اولین دستیاب شدہ

دنیا کا قدیم ترین مجموعۂ حدیث

(صحیفہ ھمام بن منبہؒ عن ابی ھریرہؓ)

تحقیق: ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ

تزئین: پروفیسر خالد پرویز

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ بیاں

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں

اللهم صل على سيدنا محمد النبي
الأمي وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

اولین دستیاب شدہ

دُنیا کا قدیم ترین مجموعۂ حدیث

(صحیفہ ھمام بن منبّہ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ)

تحقیق

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ

تزئین

پروفیسر خالد پرویز

بیکن بُکس

BEACON BOOKS

• میاں چیمبرز۔3 ٹمپل روڈ لاہور فون: 042- 6365721 6366079

• گلگشت کالونی، ملتان فون: 061-6520790-6520791

E-mail:beacon_books_pakistan@yahoo.com
E-mail:beaconbookspakistan@hotmail.com
Web: www.beaconbooks.com.pk

اشاعت : 2007ء

عبدالجبار نے
لعل سٹار پرنٹنگ پریس سے
چھپوا کر بیکن بکس ملتان-لاہور
سے شائع کی۔

قیمت : -/190 روپے

ISBN 969 - 534 - 043 - 01

اِنتساب

صاحبِ قرآن
اوّل مسلمان
صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام

پروفیسر خالد پرویز
11/6 فیصل اسٹریٹ، گلگشت ملتان
061-522252 / 0300-6302548

حسن ترتیب

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
کی تدوین وحفاظت

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

تمہید

اللہ کا پیام اس کے بندوں تک بہت سے پیغمبروں نے پہنچایا مگر بد بخت انسان عموماً برادر کشی کے جذبے میں اس کو نیست ونابود کرتا رہا۔ صحف آدم وشیث ونوح تو بہت دور ہیں، ''صحف ابراہیم'' بھی جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے،:

صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى ﴿۱۹﴾

(سورۃ الاعلیٰ:۱۹)

اب کہاں ہیں؟ اسی بد بخت انسان نے تورات موسیٰ کے ساتھ یہ برتاؤ کیا کہ اس کے سارے نسخے تباہ کر دیئے۔ زبانی یاد سے اس کے کچھ حصوں کا اعادہ ہوا تو کچھ عرصہ بعد ایک مرتبہ اور اسے یہی مصیبت اٹھانی پڑی۔

ہمارے پاس اب تیسری مرتبہ کا نسخہ ہے [1] اور جیسا ہے اس سے سب واقف ہیں۔ تالمود، مشنا اور ہگادا، وغیرہ کے نام سے یہودی احبار نے بعد کے زمانوں میں جو چیزیں لکھیں ان کے ''اِصر واَغلال'' (قید وبند) کی شدت سے خدائے رحمان کو اپنے بندوں پر پھر ترس آیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیام محبت ومرحمت لے کر مبعوث ہوئے۔ انسان نے آپ علیہ السلام کو تین چار سال بھی چین سے پرچار کا موقع نہ دیا۔ آپ علیہ السلام وعظ ضرور کرتے رہے لیکن روپوشی کی دائمی ضرورتوں، اور امت کے اجڈپن سے اس کا موقع کہاں کہ اپنی انجیل کا املاء کراتے یا اپنے مواعظ کے قلمبند ہونے کا انتظام کرتے۔ آپ علیہ السلام کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ علیہ السلام کے شاگردوں اور

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا عنوان ''بائبل'' ذیلی سرخی ''اولڈ ٹسٹمنٹ''

شاگردوں کے شاگردوں وغیرہ نے عرصہ بعد اپنی یادداشتیں مرتب کیں۔ ایسی ہر یادداشت انجیل (بشارت وخوش خبری) کے نام سے موسوم ہوئی۔ ان انجیلوں کی تعداد بھی کثیر ہوگئی، اوران کے آپس کے اختلافات بھی شدید ہو گئے تو ان میں سے چار کا کسی نہ کسی طرح انتخاب کیا گیا [1]۔ یہ مستند انجیلیں قرآن سے زیادہ حدیث سے مشابہت رکھتی ہیں یعنی صحابہ اور تابعین اپنے نبی کے ملفوظات کو جمع کرتے ہیں۔ لیکن ان کی قدر وقیمت کی یہاں جانچ کا موقع نہیں ہے۔ صرف اس بات کی طرف اشارہ کافی ہوگا کہ ان انجیلوں میں کہیں عقیدہ تثلیث کا ذکر نہیں بلکہ تورات موسیٰ کی توثیق اور وحدانیت ربانی کی ہی تعلیم ہے، لیکن آج نصرانیت اور تثلیث لازم وملزوم ہیں۔

سنت اللہ کے مطابق پھر ایک اور قوم کا کلام ربانی کی حفاظت کے لئے انتخاب ہوا۔ یہ عرب تھے مگر کیسے؟

امّی عرب:

سامی نسل کے چند قبیلے صحرائی اور ریتلے براعظم عرب میں رہتے تھے۔ کچھ ساحلی رقبہ کو چھوڑ کر، یہ زیادہ تر خانہ بدوش لوگ تھے۔ ان کے وطن میں پانی کی کمی کیا تھی کہ وسائل تمدن ناپید تھے۔ جس زمانے میں بین الممالک تجارت محض تبادلہ اشیا پر منحصر ہو اور عرب میں نہ تو زرعی اور نہ کوئی قدرتی ثروت ہو تو وہاں کے تمدن کی ترقی جتنی سُست رہ سکتی ہے، وہ ظاہر ہے۔

چنانچہ علم اور تدوین علم کے سلسلے میں حروف تہجی کے استعمال کی ضرورت تھی، ان کی زبان میں اعراب کو چھوڑ دیں تو اٹھائیس آوازیں، یا حروف صحیح تھے۔ کسی زمانہ میں انہوں نے کہتے ہیں کہ حیرہ (حالیہ کوفہ۔ عراق) والوں سے لکھنا سیکھا [2] اور ان کے حروف تہجی کو اپنی زبان کے لئے استعمال کیا۔ یہ وہی حروف تہجی ہیں جن میں اب ہم اور عرب ہر دو اپنی زبانیں لکھتے ہیں۔ لیکن اسلام سے پہلے اس خط کی کیا حالت تھی؟ دوسری تمام کوتاہیوں کو

---

1. تفصیل کے لئے دیکھئے: انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا عنوان: ''بائبل'' ذیلی سرخی ''نیو ٹسٹمنٹ'' میں بتایا گیا ہے کہ ''یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ چاروں کب اور کہاں مدون کی گئیں'' اسی میں بتایا گیا کہ ''انجیل متی کو دوسری صدی میں مدون کیا گیا''۔

2. تفصیل کے لئے بلاذری: فتوح البلدان ص: ۴۷۱ تا ص: ۴۷۲ ملاحظہ ہو۔

چھوڑ بھی دیں تو محض یہ امر کہ اس میں زبر، زیر کے اعراب تو کیا حروف کے نقطے بھی نہ تھے۔ ابجد ہوّز کے اٹھائیس حروف میں سے لفظ کے شروع میں (ب، ت، ث، ن، ی)، (ج، ح، خ)، (د، ذ)، (ر، ز)، (س، ش)، (ص، ض)، (ط، ظ)، (ع، غ)، (ف، ق) میں آپس میں کوئی فرق نہ تھا۔ اور ہر چیز محض اٹکل پر پڑھی جاتی تھی۔ اس پر عربی زبان کی زرخیزی واقعی روشنیٔ طبع کیا تھی بلائے جان تھی۔ ایک معمولی مثال لیجئے، (قتل) اسے فیل (ہاتھی) پڑھیں، قیل (کہا گیا)، قبل (پہلے) قتل، (جان سے مار ڈالا) یا فتل (رسی بٹنا)؟ بعض وقت کسی جملے میں سیاق وسباق ایک سے زیادہ متبادل صورتوں کا امکان رکھتا ہے۔

دوسری مصیبت یہ تھی کہ بدویت اور روزگار کی دشواری سے اس کا موقع کہاں تھا کہ لوگ لکھنے پڑھنے کی طرف توجہ کریں؟ اور توجہ کریں بھی تو کیا لکھیں، اور کیا پڑھیں، کہ علمی تحقیق وترقی کا ملک کو، نہ موقع ملا تھا اور نہ اس کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ بڑے سے بڑے حضری مرکز، بستی اور شہر میں بھی جہاں تاجر اپنے وصول طلب قرضوں کی یادداشت لکھتے ہوں گے، پندرہ بیس آدمیوں سے زیادہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ کچھ اندازہ ان مثالوں سے ہوگا:

تقریباً ۷ھ میں جواثی (مشرقی عرب، علاقہ الحساء) جیسے بڑے مقام پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تبلیغی خط بھیجا تو راوی کہتے ہیں کہ سارے علاقے اور قبیلہ میں ایک شخص بھی نہ تھا جو خط کو پڑھ سکے۔ لوگ تلاش اور انتظار کرتے رہے تا آں کہ ایک بچہ ملا جس نے خط پڑھ کر سنایا [1]۔ تقریباً اس زمانے یا کچھ بعد کا واقعہ ہے کہ النِمّر بن تَولَب مسلمان ہوئے یہ ایک بڑے قبیلے کے سردار تھے اور اتنے بڑے شاعر کہ ان کی نظموں کا ایک دیوان تیار ہوا ہے، انہیں ان کے قبیلہ عُکل (یمن) کا سردار مامور کر کے ایک تحریری پروانہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے عطا ہوا۔ بازار میں آ کر یہ پوچھنے لگے: کیا آپ لوگوں میں کسی کو پڑھنا آتا ہے؟ یہ خط پڑھ کر مجھے سنایئے [2]۔

---

[1] میری کتاب الوثائق السیاسیہ (نمبر ۷۷) دیکھئے۔

[2] الوثائق السیاسیہ نمبر ۲۳۳

عہد اسلام میں عربوں کی تیز گام علمی ترقی:

اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں باشندگان عرب نے لکھنے پڑھنے اور اپنی معلومات کی تدوین کرنے کی طرف اتنی توجہ نہ کی جتنی اسلام قبول کرنے کے بعد۔ لیکن حیرت اس پر ہوتی ہے کہ ان کی امیت و جاہلیت کے اور ہر قسم کے علوم وفنون سے ان کے والہانہ اعتناء کے درمیان زمانہ اتنا مختصر ہے کہ پرانی تاریخ عالم میں اتنی تیز علمی ترقی کی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔ کہتے ہیں کہ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت شہر مکہ میں سولہ سترہ سے زیادہ آدمی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، [1] شہر مدینہ میں تو اس سے بھی کم عرب یہ فن جانتے تھے، لیکن دوسری صدی ہجری ہی سے عربی زبان، علمی نقطۂ نظر سے دنیا کی متمول ترین زبانوں میں شامل ہوگئی تھی، یہ کیسے ہوا؟

اسلامی حکومت کا آغاز ۱ھ (۶۲۲ء) میں ہوا، جب کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ جا بسے۔ مگر اس وقت وہ ایک چھوٹے سے شہر کے بھی صرف چند حصوں پر مشتمل تھی کیونکہ باقی مدینہ، یہودیوں یا تا حال اسلام نہ لائے ہوئے عربوں کے قبضے میں تھا۔ اس زمانے میں جزیرہ نمائے عرب میں سینکڑوں قبیلے کیا تھے کہ حقیقت میں سینکڑوں ہی خود مختار مملکتیں تھیں جن میں ہر ایک دوسرے سے مکمل آزاد تھی۔ ۶ھ کے اواخر میں، جب مسلمانوں اور مکہ والوں میں صلح ہوئی تو اس وقت بھی یہ اسلامی مملکت چند سو مربع میل سے زیادہ رقبے پر مشتمل نہ ہو سکی تھی [2]۔ لیکن اس کے بعد پانچ سال بھی نہیں گزرے تھے کہ جب ۱۱ھ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اسلامی مملکت تقریباً دس لاکھ مربع میل علاقے (پورے عرب اور جنوبی فلسطین) پر پھیل چکی تھی۔ اس پر مشکل سے پندرہ سال گزرے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت

---

[1] تفصیل کے لئے بلاذری: فتوح البلدان ص: ۴۷۲ باب ''خط کی ابتداء'' ملاحظہ ہو۔ مؤرخ بلاذری نے ان سترہ آدمیوں کے نام بھی گنوائے ہیں۔

[2] تفصیلات اور نقشے کے لیے دیکھئے میری کتاب ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی'' ص: ۱۱۵، مابعد ''صلح حدیبیہ''۔

کے زمانے (۲۶ ھ) میں، ایک طرف طبری [۱] کے مطابق، سارے شمالی افریقہ سے گزر کر اسلامی فوجیں اندلس میں داخل ہو چکی تھیں، تو دوسری طرف بلاذری [۲] کے مطابق وہ دریائے جیحون (Oxus) کو عبور کر کے ماوراء النہر یعنی چین میں گھس گئی تھیں۔ اس کی توثیق ہمعصر چینی تاریخوں سے بھی ہوتی ہے [۳]۔ جنوب میں یہ لشکر خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں تھانہ (بمبئی یا گجرات) اور دَیبل (ٹھٹہ، قریب کراچی) تک [۴] اور شمال میں آرمینیا اور اس سے بھی آگے تک پہنچ چکے تھے [۵]۔

یہ وہ زمانہ ہے جب مسلمان عرب اپنے حریفوں سے نہ تعداد میں اور نہ ہی سازوسامان میں کوئی نسبت رکھتے تھے۔ اسی طرح بیزنطینی (رومیوں) اور ایرانیوں میں، جن سے انہیں سابقہ پڑا تھا، خود فنون حرب وقتال جس بلند درجے پر پہنچے ہوئے تھے، اس کا بیچارے بدویوں کی حالت سے مقابلہ کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ مزید برآں یہ مسلمان عرب اپنے گھروں اور خیموں سے کسی لوٹ مار یا زمانہ جاہلیت کی غارت گری کے لئے بالکل نہیں نکلے تھے۔ بلکہ صرف اس لئے کہ اللہ جل شانہٗ ہی کا بول بالا ہو۔ (لتکون کلمة الله هی العلیا)۔

اصل میں ان کی جبلی صلاحیتیں اور اسلامی تربیت ہی اس بات کی ذمہ دار تھیں کہ اس نتیجے تک پہنچیں۔ ان کے لئے فتوحات سیف ہوں کہ فتوحات قلم، دونوں ایک ہی چیز کے دو پہلو، اور ایک ہی باعث و داعی کے دو مظاہر تھے۔ ہمارے کرم فرماؤں کو اس کا یقین نہیں آتا۔ اگر فتوحاتِ سیف میں خود ان کے مقبوضات ہاتھ سے نہ گئے ہوتے تو شاید محض اسلامی تاریخوں میں اس کا ذکر دیکھ کر اس کے وجود سے بھی اسی طرح انکار کر بیٹھتے جس طرح فتوحات قلم کے متعلق ان کا رویہ ہے۔

---

[۱] تاریخ طبری، طبع یورپ ص: ۲۸۱۷ و مابعد، نیز گبن: تاریخ زوال وانحطاط سلطنت روما ج ۵ ص: ۵۵۵ مطبوعہ اکسفورڈ یونیورسٹی پریس۔

[۲] بلاذری: فتوح البلدان، طبع یورپ ص: ۴۰۸

[۳] حوالوں کے لئے بارتولڈ کی انگریزی کتاب ''ترکستان'' ص: ۶

[۴] بلاذری: فتوح البلدان ص: ۴۳۸ باب فتوح السندھ

[۵] تاریخ طبری حالات ۱۹ ھ

یہاں ہمیں آغاز اسلام کی شمشیر زنی (اور جسم انسانی کے عمل جراحی) اور اس کے ارتقاء سے بحث نہیں۔ ہم اس دور کی قلم آرائی (اور ذہن انسانی کی تربیت واصلاح) پر اکتفا کریں گے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمی سیاست:

سب جانتے ہیں کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے، قرآن شہادت دیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پڑھنا آتا تھا، نہ لکھنا!

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ (سورۃ العنکبوت: ۴۸)

اس سے پہلے نہ تو تُو کوئی کتاب پڑھتا تھا اور نہ اسے اپنے سیدھے ہاتھ سے لکھتا تھا ورنہ باطل پرست شک میں پڑ جاتے۔

یہ کتنا ولولہ انگیز امر ہے کہ نبی اُمّی کو سب سے پہلے جو وحیِ ربانی ہوئی وہ لکھنے کی تعریف اور پڑھنے کے حکم ہی پر مشتمل تھی۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (سورۃ العلق: ۱ تا ۵)

پڑھ اپنے رب کے نام سے جو خالق ہے۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون کے قطرے سے پیدا کیا۔ پڑھ کہ تیرا بزرگ و برتر رب وہ ہے جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی اور انسان کو سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

یہاں "اِقرَا" کے معنے پڑھنے ہی کے ہو سکتے ہیں۔ معمولی پیام پہنچانے کے نہیں۔ (جیسے محاورۂ یقرئک السلام میں ہوتے ہیں) کیونکہ سیاقِ عبارت میں قلم کی تعریف اور اس کے ذریعۂ علم ہونے کا ذکر ہے۔ غرض نبی اُمّی نے امت کو اللہ کا جو پہلا حکم پہنچایا — اور جس کی عمر بھر تعمیل کرائی — وہ پڑھنے اور لکھنے ہی کے متعلق تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم، جیسا کہ قرآن میں بیان ہوا ہے:

الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (سورۃ الجمعہ:۲)

یعنی اُمیوں میں انہیں میں کے ایک رسول تھے جو ان پر اس یعنی خدا کی آیتیں تلاوت فرماتے ان کو تزکیہ نفس سکھاتے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم وقتاً فوقتاً نازل ہونے والی آیتوں اور سورتوں کے فوراً لکھانے کا انتظام فرماتے، جو تزکیہ اخلاق اور تعلیم ذہنی پر مستزاد تھا۔

مگر ہم وطنوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کم مانی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو، جو خدا کی راہ میں ساتھ دے رہے تھے، طرح طرح سے ستانا شروع کیا[1]، جب اذیت کا پانی سر سے اونچا ہو گیا تو جو لوگ ہجرت کر سکتے تھے، گھر بار چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ اور آخر آپ ﷺ بھی ان سے جا ملے، اور وہاں امت کی سیاسی تنظیم و تشکیل شروع فرمائی۔ ہجرت کے بعد جو سورہ سب سے پہلے نازل ہوئی، وہ سورہ بقرہ ہے۔ اور اسی میں مشہور آیت مداینہ (اصول قرض دہی) بھی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ
...... وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا
رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ ...... وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ
صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ
اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا
(سورۃ البقرۃ:۲۸۲)

---

[1] اس زمانے میں بھی چند مدینے والے مسلمان ہوئے تو وہاں ایک معلم بھیجا گیا (یعنی حضرت مصعب بن عمیر جو مُقری کہلاتے تھے) تا کہ لوگوں کو قرآن فقہ اور دینیات کی تعلیم دیں۔ یہ ہجرت سے قبل کا واقعہ ہے (دیکھو سیرت ابن ہشام ص ۲۸۹ تا ص ۲۹۰) اسی طرح بخاری میں ہے "براء صحابی کہتے ہیں کہ صحابہ میں اول مدینہ میں مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم آئے اور قرآن کی تعلیم دینے لگے" (بخاری کتاب التفسیر)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہیں، جب تم آپس میں کوئی قرض دہی کسی معینہ مدت کے لئے کرو تو اسے لکھ لیا کرو............اور اپنے مردوں میں سے دو گواہوں کی شہادت حاصل کرو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں............اور کاہلی نہ کرو اس کے لکھنے سے چھوٹا ہو یا بڑا اس کے وعدہ تک۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور گواہی کے لئے زیادہ سیدھی اور مضبوط اور اس بات سے زیادہ قریب ہے کہ تم شک میں نہ پڑو۔

اس آیت کے نازل ہونے سے لکھنے پڑھنے پر توجہ بڑھ ہی گئی ہوگی۔[1]

لکھنے پڑھنے کی عام ترویج کا انتظام:

مدینہ منورہ آنے کے بعد رسول اکرم ﷺ نے سب سے پہلا کام جو کیا وہ مسجد نبوی کی تعمیر تھی۔ اس عمارت کے ایک حصہ میں سائبان اور چبوترہ (صُفہ) بنایا گیا۔ یہ اولین اسلامی اقامتی جامعہ تھی۔ رات کو طلبہ اس میں سوتے، اور اساتذہ مامور کئے گئے جو دن کو انہیں وہاں لکھنے پڑھنے اور مسائل دین وغیرہ کی تعلیم دیتے، چنانچہ عبداللہ بن سعید بن العاصؓ جو خوشخط تھے، اور زمانہ جاہلیت میں بھی کاتب کی حیثیت سے مشہور تھے۔ انہیں وہاں لکھنا سکھاتے [2] اسی طرح عبادۃ بن الصامت سے مروی ہے کہ انہیں رسول اکرم ﷺ

---

[1] قرض دہی کے علاوہ حدیثوں میں وصیت کو بھی لکھ رکھنے کا حکم ہے چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کو جس کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال و دولت ہو تو یہ مناسب نہیں کہ دو راتیں اس طرح گزارے مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی رکھی ہو (اِلَّا وَصِیتُہٗ مَکْتُوبَۃٌ عِندَہٗ) بخاری ج: ا کتاب الوصایا۔

[2] اُسد الغابہ لابن الاثیر ۳/۱۷۵ استیعاب لابن عبدالبر جلد دوم ص ۳۹۳ الاصابہ لابن حجر نمبر (۱۷۶۹) ان کا نام زمانہ جاہلیت میں الحَکَم تھا۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ سے موسوم فرمایا صفہ کی درس گاہ میں تعلیم پانے والوں کی کثیر تعداد کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ایک قبیلہ تمیم سے ۷۰، ۸۰ طلبہ آئے تھے، ابن عبدالبر لکھتے ہیں:

کان فی وفد تمیم سبعون اوثمانون رجلاً فا سلموا ویقیموا فی المدینۃ مدۃ یتعلمون القران والدین (قبیلہ تمیم سے ستر یا اسی اشخاص اسلام لائے اور مدینہ میں ایک مدت تک ٹھہر کر قرآن سیکھا اور دینی تعلیم حاصل کی) (استیعاب)

نے اس بات پر مامور کیا کہ صُفہ میں لوگوں کو لکھنا سکھائیں اور قرآن پڑھائیں[1] مدینے میں ۲ھ میں ایک اور اقامتی درسگاہ دار القراء کا بھی پتہ چلتا ہے۔[2]

ہجرت پر مشکل سے ایک سال گزرا تھا کہ رمضان ۲ھ میں بدر کا معرکہ پیش آیا جس میں دشمن کی تعداد مسلمانوں سے تگنی تھی [3] پھر یہ کامیاب رہے اور بہت سے قیدی ہاتھ آئے۔ ان اسیروں سے جو برتاؤ کیا گیا اس پر آدمی سر دھننے پر مجبور ہو جاتا ہے، چنانچہ دشمن کی رہائی کا فدیہ یہ مقرر کیا گیا کہ جو قیدی لکھنا پڑھنا جانتا ہو وہ دس دس مسلمان بچوں کو اس فن کی تعلیم دے۔[4] کیوں نہ ہو کہ نبی الملحمۃ [5] ساتھ ہی مدینۃ العِلم [6] بھی تھا۔ بعض دقیقہ رس محدثوں نے اس واقعہ کا خوب عنوان باندھا ہے۔ مشرک کو استاد بنانے کا جواز یہ کوئی اتفاقی واقعہ نہ تھا بلکہ تعلیم پھیلانے کے متعلق مستقل سیاست ہی کی پیش رفت و تعمیل تھی۔

رسول کریم ﷺ اکثر فرمایا کرتے "بُعِثْتُ مُعَلِّماً" [7] میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں) اسی طرح آپ ﷺ بچوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ اپنے پڑوسیوں سے علم سیکھیں [8] اور اپنے پڑوس کی مسجد میں سبق پڑھا کریں۔ [9] مورخ بلاذری نے ذکر کیا

---

[1] التراتیب الاداریہ لعبدالحی الکتانی ۱/ ۴۸ (بحوالہ ابوداؤد)

[2] الکتانی ۱/ ۵۶

[3] مسلمانوں کے پاس تین سو سے کچھ ہی زائد سپاہ تھی، دشمن کی تعداد مورخوں نے ساڑھے نو سو لکھی ہے۔ (طبری ص ۱۲۹۸، ص ۱۳۰۴ نیز ابن ہشام ص ۴۴۳) تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب: عہد نبوی کے میدان جنگ، عنوان "غزوہ بدر"

[4] طبقات ابن سعد ۱/ ۲ ص ۴ سہیلی: الروض الانف جلد ۲ ص ۹۲ مسند احمد بن حنبل ۱/ ۲۴۷، نیز کتاب الاموال ص ۱۱۶ نمبر ۳۰۹۔ مصنف عبدالرزاق میں بھی اس کا تفصیلی تذکرہ ہے۔

[5] ابن تیمیہ، ذہبی، ماوردی، طبری وغیرہ نے اسے حدیث قرار دیا ہے طبرانی کبیر میں ابو موسیٰ روایت کرتے ہیں: اَنَا نَبِیُّ المَلْحَمَۃِ، اَنَا مَدِیْنَۃُ العِلْمِ مستدرک، حاکم، طبرانی کبیر، اس کے راوی ہیں، جامع صغیر ج ۱ ص ۲۶۹۔

[6] چاہے یہ الفاظ حدیث میں ثابت نہ ہوئے ہوں، مفہوم کی صحت پر کسی کو اعتراض نہیں۔

[7] سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء، ابن عبدالبر مختصر بیان العلم ص ۱۵ نیز مشکوۃ کتاب العلم بحوالہ دارمی۔

[8] الکتانی: التراتیب الاداریہ ج ۱ ص ۴۱ بحوالہ اصابہ، ابزالخزاعی۔

[9] ابن عبدالبر: مختصر، بیان العلم ص ۱۴

ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں مدینہ میں نو مسجدیں تھیں۔ [1] پنج وقتہ نمازیں لوگ وہیں پڑھتے لیکن نماز جمعہ کے لئے رسول کریم ﷺ کے ساتھ مسجد نبوی میں جمع ہو جاتے۔ مورخ بیان کرتے ہیں کہ اہل جُواثا نے (جو بحرین یعنی موجودہ الحسا میں ہے) ایک مسجد تعمیر کی جو مدینہ کی مسجد کے بعد پہلی جامع مسجد تھی۔ اصل میں آں حضرت ﷺ نے انہیں لکھ بھیجا تھا کہ ''فلاں فلاں جگہ مسجد بناؤ ــــ اور ایک روایت میں: مسجد بناؤ اور فلاں فلاں کام کرو ــــ ورنہ میں تم سے جنگ کروں گا۔ [2] یقیناً یہاں بھی درس وتدریس کا انتظام ہوا ہوگا۔

اسی طرح جب عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا عامل (گورنر) بنا کر بھیجا گیا تو انہیں فرائض منصبی کے متعلق ایک تحریری ہدایت نامہ دیا گیا، اس میں انتظامی امور کے علاوہ تعلیم کی اشاعت کے بھی احکام ہیں [3]۔

مؤرخ طبری نے ۱۱ھ کے واقعات میں لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناظر تعلیمات بنا کر یمن بھیجا، جہاں وہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں دورہ کیا کرتے اور مدارس کی نگرانی وانتظام کرتے [4]۔

مرد ہی نہیں، عورتیں بھی اس تعلیمی سیاست کا موضوع تھیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ

---

[1] بلاذری: انساب الاشراف مخطوط قاہرہ ج اص ۴۲۵۔

[2] پورا متن میری کتاب: الوثائق السیاسیہ میں نمبر (۷۷) بحوالہ بخاری، ابن طولون، یاقوت وغیرہ دیکھئے۔

[3] الوثائق السیاسیہ نمبر (۱۰۵) بحوالہ ابن ہشام، طبری وغیرہ۔ ابن عبدالبر لکھتے ہیں:
استعملَ رسُولُ اللّٰهِ صَلّي اللّٰهُ عَليهِ وَسَلّم عَمرو بن حزم عَليٰ اهل نجران وَهُوَ ابن سبع عشرةَ سنةً ليتفقهم في الدينِ ويعلم القرآن (رسُول اللہ صلی اللہ وسلم نے عمرو بن حزم کو اہل نجران پر گورنر بنا کر بھیجا ــــ اور وہ سترہ (۱۷) سال کے تھے ــــ کہ قرآن پڑھائیں اور دینی تعلیم دیں۔) (ابن عبدالبر: الاستیعاب)

[4] تاریخ طبری (طبع یورپ) سلسلہ اول ص: ۱۸۵۲ تا ص: ۱۸۵۳ وص: ۱۹۸۱ مورخ ابن خلدون بھی لکھتے ہیں: ''بَعثَ النبي صلي الله عليه وسَلّم معاذَ بن جبل مُعَلّماً لِاهلِ اليمنِ وحضر موتَ'' (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن والوں اور حضر موت کا معلم بنا کر روانہ فرمایا۔)
قارہ اور عضل نامی دو قبیلے مشرف بہ اسلام ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے چھ مدرس مقرر فرمائے۔

وسلم نے ہفتہ میں ایک دن عورتوں کی تعلیم وتذکیر کے لئے مخصوص فرما رکھا تھا [۱]۔ موطا کی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں [۲]۔ نیز ابوداؤد [۳] وعبدالرزاق [۴] کی حدیث ہے کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم واجازت سے اپنی ایک رشتہ دار خاتون شفا بنت عبداللہ سے (جو خوب پڑھی لکھی تھیں)، لکھنا سیکھا تھا۔ یہاں اس پہلو کو طول دینے کی ضرورت نہیں، سوائے اس کے کہ زنانہ تعلیم پر اس توجہ کا ہی نتیجہ تھا کہ بعد کے زمانے میں عورتیں مختلف علمی میدانوں میں مردوں کے ساتھ مسابقت کرنے لگیں، چنانچہ صحیفہ ہمام کے مخطوطہ، دمشق کے سماعات میں ایک معلّمہ کا بھی تذکرہ ہے یعنی ام الفضل کریمہ بنت ابی الفراس نجم الدین القرشیہ الزبیریہ، جس نے اپنے گھر میں ایک مدرسۂ حدیث کھول رکھا تھا۔ اسی طرح ابوعبید قاسم بن سلام (۱۵۴ھ تا ۲۲۴ھ) کی کتاب الاموال، جو مالیہ حکومت (فنانس) کے دقیق مسائل پر مشتمل ہے، بسم

(بقیہ حاشیہ)

قد بَعَثَ رسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلّم الی عضلٍ وقارةَ مرثد بن ابی مرثدٍ، عاصم بن ثابت، حبیب بن عدی، خالد بن البکیرِ، زید بن دثنة، عبداللّٰه بن طالق، لیتفقهوهم فی الدین و یعلموهم القرآن وشرائع الاسلام ....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقل اور قارہ قبیلہ کے لئے مرثد بن ابی مرثد، عاصم بن ثابت، حبیب بن عدی، خالد بن بکیر زید بن دثنہ، عبداللہ بن طالق کو روانہ فرمایا کہ یہ قرآن پڑھائیں، دینی تعلیم اور شریعت اسلامیہ کا درس دیں۔.........

(ابن عبدالبر: الاستیعاب)

۱ بخاری ج۱، کتاب العلم، باب: هل یُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ یَوۡمًا عَلیٰ حِدَةٍ فی العلم۔

۲ موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ''ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے آزاد کردہ غلام ابو یونس کو حکم دیا کہ ان کے لئے ایک مصحف لکھ دیں'' نیز عمرو بن رافع کہتے ہیں کہ ''میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے مصحف لکھا کرتا تھا......'' امام مالک: موطا، کتاب الصلوٰۃ، الصلوٰۃ الوسطیٰ۔

۳ سنن ابی داوٗد، کتاب الطب، باب الرقی نیز بلاذری: فتوح البلدان ص: ۴۷۳۔

۴ مصنف عبدالرزاق ج۴ کتاب الجامع باب الرقاء۔

اللہ کے بعد ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے (یہ کتاب اب مصر میں چھپ گئی ہے):

قُری علی الشیخة الصالحة الکاتبة، فخر النساء شهدة بنت ابی نَصْر احمد بن الفَرَج بن عُمَر الإبری الدِینوری بمنزلها ببَغدَادَ

نکوکار وخوش نویس پروفیسر فخر النساء شهدة کو (جو سوزن ساز یعنی سوئی بنانے والے ابونصر احمد بن الفرج بن عمر دینوری کی دختر ہیں) بغداد میں ان کے گھر پر سنا کر سند حاصل کی گئی۔

اسلام کی ابتدائی صدیوں کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہوں تو حدیث یا رجال کی کتابیں دیکھ لی جائیں جن میں راویوں کے ناموں میں عہد صحابہ و تابعین و تبع تابعین کی خادماتِ علم کے نام کثرت سے مل جائیں گے۔

تدوین حدیث:

تعلیم کے بارے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عام سیاست کے جو اثرات پیدا ہوئے، یہ ان کے چند نمونے اور مثالیں ہیں۔ لیکن ہمیں تدوین حدیث کے مسئلے سے ہی یہاں خاص بحث ہے۔ حدیث یعنی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات (یعنی کسی صحابی کو کچھ کرتے دیکھ کر اسے روا اور برقرار رکھنا) تینوں شامل ہیں۔ انہیں کا تذکرہ حدیث کی کتابوں میں ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان کتابوں کی تالیف کا آغاز کب ہوا؟ اور موجودہ مروجہ کتابوں پر کوئی غیر جانبدار شخص کس حد تک اعتماد کر سکتا ہے؟ واضح رہے کہ زیر نظر صحیفۂ ہمام بھی حدیث ہی کی ایک تالیف ہے۔

بدیہی طور پر ایک محال بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہا، کیا، یا اوروں میں روا رکھا، یہ سب کا سب لکھا اور مدون کیا گیا ہو۔ یہ انسانوں کا نہیں فرشتوں کا کام ہے: كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ (سورۃ الانفطار، آیت ۱۱، ۱۲) (یعنی تم جو کچھ کرتے ہو، اسے شریف، لکھنے والے فرشتے خوب جانتے ہیں) اسی طرح یہ بدگمانی بھی بے بنیاد ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ لکھا ہی نہیں گیا، کیونکہ واقعات اس کے خلاف

ہیں۔ جیسا کہ آگے نظر آئے گا۔ بہر حال اسی اُمّی اُمت نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیثیں اپنی آنکھ دیکھی اور کان سنی باتوں کی بناء پر لکھی ہیں وہ اس سے کہیں بڑھا چڑھا ہے جو دوسری امتوں نے اپنے انبیاء کے متعلق بروقت لکھا ہو۔ بالکل اسی طرح، جس طرح یہ امّی اُمت دوسروں پر اپنے آغاز کار ہی میں فتوحات ملکی اور دور دراز براعظموں میں دین کے نشر واشاعت کے بارے میں بھی غیر معمولی فوقیت رکھتی ہے۔

لیکن نہ محض خوش اعتقادی کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس میں کوئی حرج کہ کسی جویائے حق کی طرح آغاز شک اور ''معلوم نہیں'' سے کریں اور سوائے ایسی چیز کے جس سے انکار کی مجال نہ رہے کسی بات کو نہ مانیں۔

ہم اُوپر دیکھ چکے ہیں کہ اس زمانے میں غریب عربی خط کا کیا حال تھا، اور عربوں میں لکھنا پڑھنا جاننے والوں کی تعداد کتنی تھی۔ جب ''سیکھو اور سکھاؤ'' کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروؤں کو دیا تو ان اُمیوں لیکن مخلص و مستعد فدا کاروں کے لئے یہ چیلنج تھا۔ اب ہم دیکھیں گے کہ وہ اس سے کس طرح عہدہ برا ہوئے۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سرکاری طور پر لکھی ہوئی حدیثیں:

(الف) جب مکی مسلمان مدینہ ہجرت کر گئے تو انہوں نے وہاں ایک حکومت اور شہری مملکت کی بنیاد بھی رکھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے سب باشندوں یعنی مہاجرین، انصار، یہود، تا حال اسلام نہ لائے ہوئے عربوں وغیرہ سے مشورہ کیا اور ایک دستور مملکت نافذ فرمایا۔ یہ تاریخ عالم میں سب سے پہلا ''تحریری دستور مملکت'' [1] ہے۔ اس میں حاکم ومحکوم دونوں کے حقوق و واجبات کی تفصیل ہے۔ اور ابتداء یوں ہوئی ہے: ''پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک تحریر ہے۔ جو قریش اور یثرب کے مومنوں اور مسلمانوں اور ان لوگوں کے درمیان (مؤثر) ہے جو ان (مسلمانوں) کے تابع ہوں، ان

---

[1] متن کے لئے الوثائق السیاسیہ نمبر (۱) بحوالۂ ابن ہشام، ابوعبید وابن سید الناس وغیرہ اور تفصیلی بحث کے لئے اُردو میں میری تالیف ''عہد نبویؐ کا نظام حکمرانی'' باب سوم عربی میں روئداد موتمر دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد ۱۹۳۵ء اور انگریزی میں اسلامک ریویو (واکنگ) اگست تا نومبر ۱۹۴۱ء

سے آملیں، اور جنگ میں ان کے ساتھ حصہ لیں، یہ حقیقت میں [دنیا کے] سارے لوگوں سے علیحدہ ایک مستقل اُمت ہیں .... وغیرہ۔'' یہاں ''یہ ایک تحریر ہے'' کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ ضرور ہے کہ یہ کوئی لکھی ہوئی تحریری چیز ہو [1]۔ باون دفعات کے اس دستور میں نفس متن میں پانچ مرتبہ ''اہل ھذہ الصحیفہ'' (اس دستاویز والوں) کے الفاظ دہرائے گئے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''یہ تحریر (کتاب) کسی ظالم یا گناہ گار کے برخلاف حائل نہ ہوگی''۔ یہ بھی کہا ہے کہ ''یثرب کا میدان (جوف) اس صحیفے والوں کے حق میں ایک حرم ہے''۔ اگر چہ نفس دستور میں اس یثربی حرم یعنی شہری مملکت کے حدود کی تفصیل نہیں ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ذیلی قواعد کے طور پر اس کو بھی تحریری طور پر منضبط کیا گیا تھا چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند [2] میں روایت کی ہے۔

> عَنْ رَافِعِ بِنْ خَدِيْج ...... فَاِنَّ الْمَدِيْنَةَ حَرَمٌ حَرَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَنَا فِيْ اَدِيْمٍ خَولَانِيٍّ۔
>
> رافع بن خدیج سے مروی ہے...... کہ مدینہ ایک حرم ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا ہے۔ اور یہ ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھا ہوا ہے۔

جہاں سیاسی نقطۂ نظر سے حدود مملکت اور رقبۂ سلطنت کا تعین ضروری خیال کیا گیا، وہیں عملی نقطۂ نگاہ سے سرحد اندازی بھی لازم تھی، چنانچہ مطری نے اپنی تاریخ مدینہ (مؤ انسَتِ الهُجْرَة مِنْ مَعَالِمِ دَارالهجرة) میں تصریح کی ہے [3] کہ ''کعب بن مالک کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کہ مخیص، حُفَیا،

---

[1] محدث عبدالرزاق نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں ''اِنّ رَسُولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وَسَلّم قَالَ فی الکتابِ الذی کتبه بین قریش والانصار (مصنف عبدالرزاق، کتاب العقول)۔

[2] مسند احمد حنبلؒ۔ جلد چہارم ص ۱۴۱، حدیث نمبر (۱۰)

[3] مخطوطہ شیخ الاسلام، عارف حکمت بے، مدینہ منورہ، باب تحریم المدینۃ۔

ذُوالعَشِیرہ اور تَیم (کے پہاڑوں) کی چوٹیوں پر علامت سرحد کے منارے تعمیر کروں''۔

(ب) اسی طرح ہجرت کے ابتدائی زمانے میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی مردم شماری کرائی، چنانچہ صحیح بخاری میں روایت ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُكْتُبُوالِی مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَام مِنَ النَّاس۔

مجھے ان لوگوں کے نام لکھ دو جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں۔

فَكَتَبْنَا لَهٗ اَلْفاً وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ۔ [1]

اس پر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھ دیئے۔

اس میں مرد، عورت، بچے اور بڑے سب شامل معلوم ہوتے ہیں، یہ مردم شماری تحریری طور سے ہونا بیان کی گئی ہے۔ تعداد سے گمان ہوتا ہے کہ یہ ۱ھ کا واقعہ ہوگا۔

(ج) سرکاری دستاویزوں اور معاہدوں، پروانوں کا آغاز ہجرت سے بھی پہلے ہو چکا ہوتا نظر آتا ہے، چنانچہ کہتے ہیں [2] کہ تمیم داری کو ہجرت سے پہلے بھی فلسطین کا شہر حبرون ایک پروانے کے ذریعے سے یہ کہہ کر جاگیر میں دیا گیا کہ جب یہ شہر خدا جل شانہٗ کی عنایت سے فتح ہو، تو وہ تمہارا ہے، اسی طرح خود سفر ہجرت میں سراقہ بن مالک مدلجی کو ایک پروانہ امن لکھ کر دیا گیا تھا۔[3] ان سے قطع نظر کریں تو ایسا نظر آتا ہے کہ ۱ھ میں قبیلہ

---

[1] بخاری کتاب الجہاد والسیر، باب كِتَابَةِ الاِمَامِ لِلنَّاس (کتاب ۵۶، باب ۱۸۱، حدیث نمبر ۱)

[2] الوثائق السیاسیہ نمبر (۴۳) بحوالہ حلبی، مقریزی، قسطلانی وغیرہ۔

[3] ایضاً نمبر (۲) بحوالہ ابن ہشام وغیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث المزنی کو قبیلہ کی معدنوں کا ٹھیکہ دیا تھا اس کی پوری سند کا جو متن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تحریر میں لکھ دیا تھا وہ ابوداؤد کتاب القطائع میں موجود ہے۔ نیز موطا کتاب الزکات نیز کتاب الاموال میں بھی تذکرہ ہے۔ ابوعبید قاسم بن سلام اور مورخ بلاذری کا بیان ہے کہ ''بلال بن حارث کی اولاد نے ایک جریدہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پیش کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالی عنہ نے اس فرمان مبارک کو چوما اور آنکھوں سے لگایا''۔

ابوعبید: کتاب الاموال ص: ۲۳۹ نمبر ۸۶۶ نیز بلاذری: فتوح البلدان ص: ۱۳۔

جہنیہ سے حلیفی اور دوستی کا معاہدہ ہوگیا تھا اگر چہ اس کا متن نہیں ملتا، چنانچہ سیف یعنی ساحل بحر (ینبع) کی سمت سے حضرت حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو مہم بھیجی گئی اس کے ذکر میں ابن ہشام [1] وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ ''مجدی بن عمرو الجہنی مسلمانوں اور قریشی کارواں کے مابین آڑے آگیا اور یہ دونوں فریقوں کا حلیف (مدادع) تھا'' البتہ صفر ۲ھ کا معاہدہ محفوظ ہے یہ بنی ضمرہ سے ہوا تھا۔ سہیلی [2] نے اس کا متن یوں نقل کیا ہے: ''یہ ایک تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی ضمرہ کے لئے ....'' اس طرح کے معاہدوں کا سلسلہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھر جاری رہا۔ بعض عجیب چیزیں بھی پیش آئیں۔

۵ھ میں خندق کے زمانے میں بنی فزارہ اور غطفان سے ایک توثیق طلب یا مسودہ معاہدہ (مراوضہ) [3] ہوا تھا اور بعد میں میٹ دیا گیا۔

۶ھ کے صلح نامہ حدیبیہ کے الفاظ پر جھگڑا بھی مشہور ہے جس پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر حکم دیا تھا کہ بعض لکھے ہوئے الفاظ مٹا دیئے جائیں [4]۔

۹ھ کے غزوہ تبوک کے متعلق مؤرخ لکھتے ہیں کہ دُوبَۃُ الْجَندل کے حکمراں أُکیدِر بن عبدالملك بن عبدالجِنّ الحِیری نے جب اطاعت کا معاہدہ [5] کیا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دستاویز پر ''اپنے ناخن سے مہر فرمائی'' (خَتَمَہٗ بظُفرہ) [6]۔ یہ اصل میں اُکیدر کے وطن حیرہ والوں کا قدیم رواج تھا کہ معاہدوں پر انگوٹھے کا نہیں بلکہ ناخن کا نشان لیتے تھے اور اس سے ہلال کی شکل کی ایک لکیر پڑ جاتی تھی،

---

[1] سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن ہشام (طبع یورپ) ص: ۴۱۹

[2] الروض الانف ۲/ ۵۸ تا ۵۹ نیز الوثائق السیاسیہ نمبر (۱۴۹)، بحوالہ ابن سعد وغیرہ

[3] الوثائق السیاسیہ نمبر (۸) بحوالہ ابن ہشام وطبری۔

[4] سیرۃ ابن ہشام ص: ۷۴۷۔

[5] متن کے لئے الوثائق السیاسیہ نمبر (۱۹۰) نیز ابوعبید قاسم بن سلام: کتاب الاموال ص: ۱۹۵ نیز ص: ۵۰۸، ابوعبید قاسم بن سلام [المتوفی ۲۲۴ھ] لکھتے ہیں کہ ''خود میں نے اس تحریر کو پڑھا اور وہ ایک سفید چمڑے پر لکھا ہوا تھا اور میں نے حرف بہ حرف اس کی نقل لے لی''۔

[6] طبقات ابن سعد جلد دوم حصہ اول ص: ۱۲۰، نیز تراتیب کتانی ۱/ ۱۷۹ بحوالہ اصابہ لابن حجر و وہب بن اُکیدر نیز اکیدر بن عبدالملک۔

چنانچہ آثار قدیمہ کی کھدائیوں میں پختہ اینٹوں پر کندہ کئے ہوئے زمانہ قبل مسیح کے جو معاہدے نکلے ہیں، ان پر نہ صرف ایسی علامتیں موجود ہیں بلکہ یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ ''بغرض توثیق ناخن کا نشان ثبت کیا''۔ [1]

(د) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ، مقوقس و نجاشی وغیرہ حکمرانوں کو تبلیغی خط بھیجے تھے ان میں سے قیصر کا موسومہ اصل خط حال تک موجود تھا [2] مقوقس، نجاشی اور المنذر بن ساویٰ کے خطوط کی اصلیں موجود و معروف ہیں [3]۔ ابن عساکر نے اپنی ''تاریخ دمشق'' میں لکھا ہے [4] کہ ابوالعباس عبداللہ بن محمد نے شہر ایلہ والوں سے ان کا معاہدہ نبوی ﷺ تین سو اشرفی میں خرید کیا۔ کسریٰ کے متعلق مروی ہے کہ اس نے نامہ مبارک کو پوری طرح سے بغیر چاک کر دیا تھا [5] یہ سب بھی تحریری ہی چیزیں تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ''زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

---

[1] Oluf Krueckmann, Neue-babylonisehe Recht-und Verwaltungstexte (Text 87, Tafel 38;Ch. Edwards, The Hammurabi Code, p,11; Missner, Babylonien-und-Assyrien 1,179.

[2] میری تالیف ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی'' میں باب ''مکتوب نبوی بنام قیصر روم''

[3] ایضاً باب ''مکتوبات نبوی کے دو اصول''

[4] ابن عساکر: تاریخ دمشق طبع جدید (شائع کردہ صلاح الدین المنجد) جلد اول ص: ۴۲۰

[5] صحیح بخاری کتاب العلم باب مایذکر فی المناولۃ نیز تاریخ طبری ۶ ھ کے واقعات ص: ۱۵۷۲ مطبوعہ لیڈن ہالینڈ، بخاری، کتاب الجہاد میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نامہ مبارک (عبداللہ بن حذافہ کو دے کر) کسریٰ (شاہ ایران) کے پاس بھجوایا۔ (بعث بکتابہ الی کسریٰ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبداللہ بن حذافہ کو) حکم دیا کہ خط بحرین کے حاکم (منذر بن ساویٰ) کو دینا وہ کسریٰ کو پہنچا دے گا۔ (منذر نے ایسا ہی کیا) کسریٰ نے وہ خط پڑھ کر پھاڑ ڈالا''۔

اسی بخاری کتاب الجہاد میں عبداللہ بن عباس ہی بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر (روم) کو دعوت اسلام کا ایک خط لکھ کر دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا (کَتَبَ الی قیصر یدعوہ الی الاسلام وبعث بکتابہ الیہ مع دحیۃ الکلبی) اور دَحیَۃ الکُلبِیْ سے فرمایا یہ مکتوب بصریٰ کے حاکم (حارث بن ابی شمر) کو پہنچا دینا وہ قیصر کو پہنچا دے گا''۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یہودیوں کی زبان اور تحریر سیکھی تھی [1]۔ مؤرخ طبری کے علاوہ محدث ابوداؤد اور امام بخاری لکھتے ہیں کہ ”زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یہودیوں کی کتابت سیکھی تھی اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جو مراسلے ان کو لکھتے یا جو مراسلے وہ لکھتے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو پڑھ کر سنایا کرتے تھے [2]“۔

(ھ) انتظامی ضرورتوں سے اکثر موقع پیش آتا رہتا تھا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جزیرہ نمائے عرب کے اطراف واکناف میں اپنے ہر جگہ کے گورنروں، قاضیوں، تحصیلداروں، وغیرہ کو وقتاً فوقتاً اپنی ہدایتیں بھیجیں، یا پیچیدہ گتھیوں میں یہ افسر کچھ دریافت یا استصواب کریں تو اس کا جواب بھیجیں۔ اس کا پھر متواتر ذکر ملتا ہے کہ اواخر حیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ یعنی زراعت، ریوڑوں، معدنیات، وغیرہ میں حکومت کو واطلب محصول کی شرحیں تحریر کروائیں لیکن اضلاع وغیرہ میں بھیجنے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا، اور یہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ خلفاء نے اس پر عمل کیا۔[3]

بقیہ حاشیہ:

بخاری کتاب العلم میں ایک اور واقعہ کا تذکرہ ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوج کے ایک سردار کو ایک مکتوب لکھ دیا (کَتَبَ لِاَمِیرِ السَّرِیَّۃِ کِتَاباً) اور فرمایا کہ اس کو کھول کر پڑھنا نہیں جب تک تو فلاں مقام پر نہ پہنچ جائے۔ جب وہ اس مقام پر پہنچا تو اس نے لوگوں کو وہ مکتوب پڑھ کر سنایا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ان کو بتلایا“۔ (بخاری ج ا کتاب العلم)

[1] بلاذری، فتوح البلدان ص: ۵۱۳۔

[2] بخاری نیز ابوداؤد نیز تاریخ طبری ص: ۱۴۶۰، ۴ھ کے واقعات۔

[3] سنن دار قطنی، ابوداؤد، طبرانی، دارمی، کنز العمال وغیرہ میں اس کا متن ہے۔

سنن ابی داؤد کتاب الزکاۃ اور ترمذی کتاب الزکاۃ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی کتاب لکھی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے عاملوں کو بھیجنے نہ پائے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تلوار سے لگا رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ وفات پائی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ وفات پائی۔“

ان مثالوں کے دینے سے غرض صرف یہ ہے کہ اس طرح کی حدیثیں یعنی سیاسی دستاویزیں جو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھتی ہیں تحریری ہی ہوسکتی ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر ان کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ خطوط پر ثبت کرنے کے لئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مہر تیار کرانا بھی معروف واقعہ ہے [1]۔ ایسی دستاویزوں یعنی تحریری حدیثوں کا اکٹھا کرنے کی کوششوں کا آغاز عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں شروع ہوا، جیسا کہ

بقیہ حاشیہ:

اسی ابوداؤد میں ''ابن شہاب زہری [۵۱ھ - ۱۲۵ھ] کہتے ہیں کہ میں نے اس تحریر کو پڑھا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کے پاس تھی اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ [المتوفی ۱۰۱ھ] نے اس تحریر کی نقل کروائی''۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زکوٰۃ سے متعلق جو تحریر لکھی تھی وہ امام مالک [المتوفی ۱۷۹ھ] کی کتاب موطا کتاب الزکاۃ میں محفوظ ہے اور خود مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب صدقہ کو پڑھا''۔

[1] کتانی ۱/۱۷۷ (بحوالہ بخاری، ترمذی وغیرہ) صحیح بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ ''جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ روم (دوسری روایت میں عجم کے لوگوں) کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ صرف مہر شدہ مکتوب ہی پڑھتے ہیں، چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس کی سفیدی گویا اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔ اور اس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا اور اس انگوٹھی کا نگینہ حبشی عقیق تھا'' (بخاری ج ۲۴، کتاب اللباس، نیز مسلم، کتاب اللباس)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ''جب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مجھے مصدق بنا کر بھیجا اور زکوٰۃ کے مسئلے لکھ دیئے اور اس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا۔ محمد ایک سطر میں، رسول ایک سطر میں اور اللہ ایک سطر میں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں اور پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو وہ آریس کے کنویں پر بیٹھے تھے اور انگشتری کو ہاتھ سے نکالتے کبھی پہنتے کہ ناگاہ وہ کنویں میں گر پڑی۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ تین دن تک ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ انگوٹھی کو تلاش کرتے رہے کنویں کا سارا پانی نکلوا ڈالا لیکن انگوٹھی نہ نکلی''۔ (بخاری ج ۲۴، کتاب اللباس)

آگے بیان ہوگا۔اس عاصی پُر معاصی نے بھی اس سعادت کے حصول کی بساط بھر کوشش کی۔اور اگلوں پچھلوں کی کوششوں کو یکجا کر کے "الوثائق السیاسیة فی العهد النبوی والخلافة الراشدة" مصر میں شائع کی۔اس میں خاص عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسو سے زائد دستاویزیں ہیں اس کتاب کے نئے ایڈیشن میں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید چالیس ایک معاہدے، جو بعد میں ملے، اضافہ کئے گئے ہیں۔

کتابت کی بعض اتفاقی صورتیں:

صحیح بخاری [1] وغیرہ [2] نے روایت کی ہے کہ ۸ھ میں فتح مکہ پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق انسان وغیرہ اہم مسائل پر خطبہ دیا۔ایک یمنی شخص ابوشاہ وہاں حاضر تھا۔اس نے درخواست کی، یارسول اللہ مجھے یہ لکھ دیجئے۔آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسبِ حکم دیا کہ وہ خطبہ اسے قلم بند کر دیا جائے (اُکْتُبُوہُ لِاَبی شَاہ)۔

عتبہ بن مالک انصاری کے متعلق روایت ہے کہ انہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی خطبے کی ایک بات بڑی پیاری معلوم ہوئی۔اس پر یادداشت کے لئے انہوں نے اسے لکھ لیا۔ [3]

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اہتمام کے ساتھ حدیث کی تدوین:

اگر چہ ایسی روایتیں نایاب نہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قرآن کے سوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کسی چیز کے لکھنے کی ممانعت فرمائی ہو [4] جس پر لکھی ہوئی چیزیں میٹ دی گئیں۔بلکہ ایک مرتبہ تو کہتے ہیں کہ خاصی

---

[1] صحیح بخاری ج ۱، باب کتابة العلم۔

[2] سنن ابی داؤد، باب کتاب العلم۔ترمذی ابواب العلم باب ماجاء فی الرخصة فیه۔

[3] ڈاکٹر زبیر صدیقی کا مقالہ روئیداد اجلاس اول ادارۂ معارف اسلامیہ، لاہور (صفحہ ۶۳ تا ۷۱) بعنوان: "Ahadith were Recorded during the lifetime of Muhammad"

[4] مثلاً ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی کراهیة کتابة العلم نیز خطیب بغدادی کی کتاب تقیید العلم میں تفصیلی بحث۔یہ کتاب اب چھپ گئی ہے۔

بڑی تعداد میں جلادی بھی گئیں۔[1] لیکن غور سے چھان بین کرنے سے نظر آتا ہے کہ اس کا تعلق یا تو ابتداء اسلام سے تھا، یا ایسے لوگوں کے متعلق جو تازہ مسلمان ہوئے تھے، اور قرآن وحدیث میں فرق نہ کر سکتے تھے۔ جنہیں خوب یاد ہو گیا اور جن کی صلاحیتوں سے اطمینان تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حدیث لکھنے کی نہ صرف خوشی سے اجازت دی بلکہ ترغیب بھی دی۔ ذیل کے واقعات سے اس پر روشنی پڑتی ہے۔

(الف) ترمذی [2] کی روایت ہے کسی انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اپنے حافظے کی کمزوری کی شکایت کی اور کہا کہ ہر روز وعظ وتذکیر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو اہم اور کارآمد باتیں فرماتے ہیں وہ مجھے اچھی معلوم ہوتی ہیں لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو''۔ (یعنی لکھ لیا کرو) انہوں نے اس اجازت سے فائدہ اٹھایا ہوگا لیکن مزید تفصیل معلوم نہیں۔

(ب) ایک مماثل واقعہ عبداللہ بن عمرو بن العاص القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق مروی [3] ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ملفوظات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لکھ لیا کرتے تھے تاکہ انہیں یاد رکھ لیں۔ لوگوں نے انہیں منع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بشر ہیں کبھی خوشی اور کبھی خفگی کی حالت میں ہوتے ہیں اس لئے بلا امتیاز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو لکھ لینا مناسب نہیں۔ بات معقول تھی اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا ''کیا جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنوں اسے لکھ سکتا ہوں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ہاں۔ مزید اطمینان کے لئے پوچھا: ''کیا رضامندی اور غضب ہر حالت میں؟'' اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''بخدا اس سے جو بھی نکلتا ہے وہ حق بات ہی ہوتی ہے''

---

[1] مسند احمد بن حنبل جلد سوم ص: ۱۲ تا ۱۳ سطر (۳۱) ومابعد۔

[2] ترمذی: ابواب العلم باب ماجاء في الرخصة فيه۔

[3] ترمذی حوالہ بالا نیز سنن ابی داؤد کتاب العلم، مسند ابن حنبل (طبع جدید) احادیث نمبر ۶۵۱۰، ۶۸۰۲، ۶۹۳۰، ۷۰۱۸، ۷۰۲۰، نیز ابن سعد، ابن عبدالبر سنن ابی داؤد میں (کتاب العلم) وغیرہ۔

صحیح بخاری [1] میں وہب بن منبہ نے اپنے بھائی ہمام ـــــ یعنی زیر اشاعت صحیفے کے مؤلف ـــــ سے روایت کی ہے، کہتے ہیں: ''میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہیں، بجز عبداللہ بن عمرو کے کیونکہ وہ [بروقت] لکھا کرتے تھے، اور میں نہیں لکھتا تھا۔ یہی حدیث معمر نے ہمام سے [اور انہوں نے] ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی ہے۔'' عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پاس جمع کردہ ذخیرہ حدیث کا نام ''الصحیفۃ الصادقۃ'' رکھا [2]۔ کہتے ہیں کہ اس میں ایک ہزار حدیثیں تھیں [3]۔ یہ نسخہ ان کے خاندان میں عرصے تک محفوظ رہا، چنانچہ ان کے پوتے عمرو بن شعیب، اسی کو ہاتھ میں رکھ کر روایت کرتے اور درس دیتے تھے [4]۔ اللہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے ـــــ صحیفہ ہمام ہی کی طرح، جس کا ہم آگے ذکر کریں گے ـــــ اس کو بھی اپنی ضخیم قابل قدر ''مسند'' میں مدغم فرما کر ہمارے لئے محفوظ فرما دیا ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تالیف کا ذکر ابن منظور نے (لسان العرب، مادہ ''ظہم'') بھی کیا ہے: ''حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک دن ہم لوگ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کونسا شہر پہلے فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا روم؟ اس پر انہوں نے ایک پرانی صندوق منگوائی، اس میں سے ایک کتاب نکال کر اس پر نظر ڈالی پھر کہا: ایک دن ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [بیٹھے] تھے اور جو کچھ فرما رہے تھے، لکھتے جا رہے تھے۔ اس اثناء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] بخاری۔ کتاب العلم باب کتابۃ العلم، نیز مصنف عبدالرزاق الجزء الرابع باب کتاب العلم، عبدالرزاق نے معمر سے اور انہوں نے راست ہمام بن مُنَبِّہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

[2] طبقات ابن سعد ۲/۴ ص: ۸ تا ۹

[3] اسد الغابۃ لابن الاثیر جلد سوم ص: ۲۳۳ جہاں یہ الفاظ ہیں ''قال عبداللّٰہ حفظت عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الفَ مَثَلٍ'' یہاں غالباً سادہ ضرب المثلیں مراد نہیں ہیں۔

اس حوالے میں کتاب یا صحیفہ صادقہ کا بھی صراحت سے ذکر نہیں ہے۔

[4] تہذیب التہذیب لابن حجر جلد ہشتم ص ۴۸ تا ۵۵ نمبر (۸۰)

سے پوچھا گیا: کونسا شہر پہلے فتح ہو گا، قسطنطنیہ یا رومیہ؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرقل کے بیٹے کا شہر پہلے فتح ہو گا، یعنی قسطنطنیہ''۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہی نہیں، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت ملفوظات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کرتی تھی، اور یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے عابد و زاہد تھے۔ باپ سے بھی پہلے مسلمان ہوئے۔ ذوق علم میں سریانی زبان سیکھ لی تھی [۱]۔ یہ ۶۵ھ میں بہتر سال کی عمر میں فوت ہوئے [۲]۔

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور خادم ابو رافع نے بھی احادیث لکھ لیا کرنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی اجازت دے دی [۳]۔ یہ اصل میں قبطی یعنی مصری تھے۔ اور شروع میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے [۴] مسلمان ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کر دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فوراً آزاد کر دیا۔ بظاہر یہ ۸ھ کا واقعہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو دیا ہوا پروانہ آزادی محفوظ ہے [۵] اور اس کے آخر میں ہے ''اسے معاویہ بن ابی سفیان نے لکھا'' حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ پر مسلمان ہوئے تھے۔ سنن ابی داؤد [۶] میں یہ بھی لکھا ہے کہ قریش نے انہیں غالباً ان کی کارروائی و معاملہ فہمی کی بناء پر، سفیر بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا (اسد الغابہ جلد اول ص: ۷۷ کے مطابق یہ قدیم الاسلام ہیں، غزوہ اُحد میں شرکت کی تھی، واللہ اعلم)۔

(د) ان سب سے اہم حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ آئے تو نوعمر انس کو جو دس

---

[۱] طبقات ابن سعد جلد چہارم حصہ دوم ص: ۱۱

[۲] ایضاً ص: ۱۳

[۳] زبیر صدیقی، حوالہ بالا

[۴] الروض الانف السہیلی ۲/۸۷

[۵] کتانی ۱/۲۷۴ تا ۲۷۵

[۶] سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی الامام یُستَجَنّ به فی العهود۔

برس کی عمر ہی میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے [1] ان کے والدین نے وفور عقیدت سے حکم دیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمی انجام دیں، چنانچہ انس رات دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں رہتے اور صرف اسی وقت وہاں سے نکلے جب دس سال بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ اس کے بعد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت دن ۹۱ھ تک زندہ رہے۔ ظاہر ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ باتیں دیکھنے اور سننے کا موقع ملا جو کسی اور کو آسانی سے نہیں مل سکتا تھا۔ دارمی کی روایت ہے کہ بعد میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بچوں کو ہمیشہ تاکید کیا کرتے تھے کہ ''اے میرے بچو! اس علم یعنی حدیث کو قلم بند کر لو'' دارمی ہی نے ایک اور روایت کی ہے کہ: ''میں نے دیکھا کہ آبان [ایک دن] انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے [حدیث] لکھ رہے تھے''۔ ان کے بچے اور شاگرد کیوں نہ لکھتے جب انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اوروں سے زیادہ تدوین حدیث میں مشغول رہے تھے، چنانچہ محدثین کی ایک جماعت [2] نے سعید بن بلال کی زبانی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب ہم انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ اصرار کرتے تو وہ ہمارے لئے ایک چونگہ نکالتے اور کہتے کہ ''یہ وہ [حدیثیں] ہیں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کی ہیں''۔ یہاں دیکھا جائے گا کہ وہ سنی یا دیکھی ہوئی باتوں کو صرف قلم بند ہی نہیں کرتے تھے بلکہ اسے خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے اور حسب ضرورت تصحیح واصلاح کر لیتے۔

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھوں تدوین حدیث ہونے کے جو واقعات ملتے ہیں، یہ ان میں سے چند ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اپنی یادداشتوں کو قلم بند کرنا مختلف وجوہ سے روز افزوں ہی ہو گیا۔ ان میں سے چند واقعات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

ایک صحابیؓ کی تالیف:

یہ مشہور واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] اسد الغابۃ جلد اوّل ص: ۱۲۸ (یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! ھٰذَا اِبْنِیْ وَھُوَ غُلَامٌ کَاتِبٌ)

[2] المستدرک للحاکم وغیرہ، (بحوالہ مولانا مناظر احسن گیلانی ''تدوین حدیث'' محاضرہ اول۔)

کو یمن کا عامل (گورنر) بنا کر بھیجا تو انہیں ایک تحریری ہدایت نامہ دیا[1] جس میں جو احکام اور ہدایات دینی تھیں، درج فرمائیں۔ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قیمتی دستاویز کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ اکیس دیگر فرامین نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی فراہم کیے۔ جو بنی عادیا اور بنی عریض کے یہودیوں، تمیم داری، قبائل جہینہ و جذام وطئ وثقیف وغیرہ کے نام موسومہ تھے اور ان سب کی ایک کتاب تالیف کی، جو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سیاسی دستاویزوں یا سرکاری پروانوں کا اولین مجموعہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ اس کی جو روایت تیسری صدی ہجری میں دیبل (پاکستان) کے مشہور محدث ابو جعفر الدیبلی نے کی ہے ـــــ اور جن کے حالات انساب سمعانی دیبلی، اور معجم البلدان یاقوت دیبل میں بھی ملتے ہیں ـــــ محفوظ ہے اور ہم تک پہنچی ہے، چنانچہ ''اِعلام السائلین عن کتب سید المرسلین'' کے نام سے ابن طولون نے جو کتاب تالیف کی ـــــ اور جس کا نسخہ بخط مولف کتب خانہ ''المجمع العلمی'' دمشق میں محفوظ ہے۔ نیز جو چھپ بھی گئی ہے ـــــ اس میں حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ تالیف بطور ضمیمہ شامل اور محفوظ کر دی گئی ہے۔

عہد صحابہؓ میں عام تدوین حدیث:

(الف) صحیح مسلم[2] کی روایت ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج پر ایک رسالہ تالیف کیا تھا۔ ممکن ہے اس میں خطبہ حجۃ الوداع اور مناسک حج کے متعلق دیگر حدیثیں جمع کی گئی ہوں۔ (اسے مسند ابن حنبل، باب جابر میں تلاش کر سکتے ہیں)۔ یہ بھی مشہور ہے کہ مسجد نبوی (مدینہ) میں ان کا ایک حلقۂ درس تھا جس میں لوگ ان سے علم حاصل کرتے تھے[3] چنانچہ مشہور تابعی مؤرخ وہب بن منبہ (ہمام بن منبہ کے بھائی) کو بھی انہوں نے حدیثیں املاء کرائی تھیں[4]، امام بخاری کی روایت ہے

---

[1] متن کے لئے الوثائق السیاسیہ (۱۰۵) بحوالہ طبری وغیرہ نیز مسند احمد بن حنبل و ابوداؤد و نسائی کے باب الدیات۔

[2] بحوالہ مولانا مناظر احسن گیلانی ''تدوین حدیث'' ۱/۱۰۱، مصنف عبدالرزاق میں بھی ''صحیفہ جابر بن عبداللہ'' کا حوالہ موجود ہے اور معمر نے اس سے روایتیں بیان کی ہیں مثلاً دیکھئے مصنف مذکور باب الذنوب۔

[3] اصابہ ج ا ص: ۴۳۴

[4] وہب ان کے شاگرد تھے۔

کہ [۱] مشہور تابعی قتادہؒ کہا کرتے تھے: ''مجھے سورہ بقرہ کے مقابلے میں صحیفہ جابرؓ زیادہ حفظ ہے''۔ ان کے ایک اور شاگرد سلیمان بن قیس الیشکری کہتے تھے کہ انہوں نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیثیں لکھی ہیں [۲] حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور لوگوں نے بھی درس لیا اور ان کے ''صحیفہ'' کی روایت کی ہے [۳]۔

(ب) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پڑھنا تو آتا تھا لیکن خود لکھتی نہ تھیں۔ روایت ہے کہ ان کے بھانجے، عروۃ بن الزبیر نے ان کی نیز دیگر صحابہؓ کی حدیثیں لکھی تھیں جو جنگ حرہ میں تلف ہوگئیں۔ بعد میں یہ پچھتایا کرتے کہ کاش! میں اپنے بال بچوں اور اپنے مال واسباب کو ان کتابوں کے عوض فدا کر دیتا۔[۴] عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور بھی شاگرد تھے۔ ان میں ایک خاتون عمرۃ بنت عبدالرحمٰن ہیں جن کو انہوں نے بچپن ہی سے پال لیا اور تعلیم وتربیت دی تھی۔ یہ تو معلوم نہیں کہ عمرہ خود کچھ لکھتی تھیں یا نہیں، لیکن خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مدینہ کے عامل (گورنر) ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو ـــــ جو عمرہ کے بھانجے تھے ـــــ ہدایت بھیجی تھی کہ ''عمرۃ بنت عبدالرحمٰن اور قاسم بن محمد کے پاس جو علم (یعنی ذخیرہ احادیث) ہے، اسے قلم بند کریں'' [۵]

---

[۱] التاریخ الکبیر للبخاری جلد ۴ ص: ۱۸۲ (بحوالہ مناظر احسن گیلانی مقالہ متذکرہ)

[۲] تہذیب التہذیب لابن حجر ۴/ ۲۱۵ (۳۶۹)

[۳] حوالہ بالا از ابن حجر، نیز مناظر احسن گیلانی۔

[۴] طبقات ابن سعد جلد ۵ ص: ۱۳۳۔ تہذیب التہذیب لابن حجر ۷/ ۱۸۳ نمبر (۳۵۱) نیز مصنف عبدالرزاق الجزء الرابع باب تحریق الکتب۔

[۵] مناظر احسن گیلانی مقالہ مذکورہ بحوالہ بخاری وابن حجر عسقلانی، ان کے علاوہ بھی مزید حدیثیں ملیں تو خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (۶۱ھ تا ۱۰۱ھ) نے سرکاری طور پر ان حدیثوں کو بھی لکھنے کا باقاعدہ اہتمام فرمایا تھا چنانچہ امام مالکؒ [۹۵ھ تا ۱۷۹ھ] اور امام بخاریؒ [۱۹۴ھ تا ۲۵۶ھ] بیان کرتے ہیں:

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَىٰ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ:	عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر بن حزم (مدینہ کے گورنر) کو لکھا:
أُنْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكْتُبْهُ	دیکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیثیں تم کو ملیں ان کو لکھ لو۔

بقیہ حاشیہ:

فَاِنی خِفتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَ ذَھَابَ الْعُلَمآءِ — کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں علم دین مٹ نہ جائے اور عالم چل بسیں۔

ولاتقبلْ اِلَّا حَدِیْثَ النَّبِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم — اور صرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی کو لینا۔

وَلْیُفْشُوا الْعِلْمَ وَلْیَجْلِسُوا حَتّٰی یَعْلَمَ مَنْ لاَّ یَعْلَم — اور عالموں کو چاہئے کہ علم پھیلائیں اور تعلیم دینے کے لئے بیٹھا کریں تاکہ جس کو علم نہیں وہ علم حاصل کرلے۔

فَاِنَّ الْعِلْمَ لَا یَھْلِكُ حَتّٰی یَکُوْنَ سِرًا — کیونکہ جہاں علم پوشیدہ رہا پس مٹ گیا۔

(بخاری ج ا، کتاب العلم، نیز موطا امام مالکؒ کتاب العلم)

خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے فرمان کی تعمیل میں ابوبکر بن حزم کے شاگرد ابن شہاب زُہری (۵۱ھ تا ۱۲۵ھ) نے حدیثوں کے جمع کرنے کا کام شروع کیا۔ بخاری کے مشہور شارح حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب فتح الباری شرح بخاری میں ابونعیم کی تاریخ اصبہان کے حوالہ سے یہ بیان نقل کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کا یہ حکم صرف مدینہ اور مدینہ کے گورنر کے ساتھ ہی مخصوص نہ تھا بلکہ انہوں نے اسلامی مملکت کے تمام صوبوں کے گورنروں کے نام اسی قسم کا فرمان بھیجا تھا:

کَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اِلٰی الآفَاقِ اُنْظُرُوْا حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْمَعُوْہُ — عمر بن عبدالعزیز نے تمام مملکت میں لکھا کہ رسول اللہ کی حدیث تلاش کرو اور اُن کو جمع کرو۔

(ابن حجر فتح الباری ج ا ص ۱۷)

حافظ شمس الدین ذہبی اور حافظ ابن عبدالبر کے بیان کے بموجب احادیث اور سُنن کے دفاتر مرتب ہو کر دارالخلافہ دمشق آئے اور خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ان کی نقلیں مملکتِ اسلامیہ کے گوشہ گوشہ میں بھیجیں، چنانچہ سعد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ:

اَمَرَنَا عمرُ بْنُ عَبْدِ العَزِیْز بِجمعِ السُّنن فَکَتَبْنَا ھَادفتراً دَفْتراً فَبَعَثَ اِلیٰ کُلِّ اَرضٍ لہ سُلْطَانٌ دَفْترا — ہم کو عمر بن عبدالعزیز نے احادیث جمع کرنے کا حکم دیا اور ہم نے دفتر کے دفتر حدیثیں لکھیں انہوں نے جہاں جہاں ان کی حکومت تھی وہاں وہاں ہر جگہ ایک ایک مجموعہ بھیجا۔

(ذہبی: تذکرۃ الحفاظ ج ا ص ۱۰۶ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد)

نیز ابن عبدالبر مختصر جامع بیان العلم ص ۳۸ مطبوعہ مصر۔

یہ قاسم بن محمد، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے تھے۔ یتیم ہونے کے باعث بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو گود لے لیا اور خود پالا پرورش کیا تھا۔ یہ بڑے عالم گزرے ہیں چنانچہ ابو عُیینہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیثوں کو سب لوگوں سے زیادہ جاننے والے عمرہ اور قاسم بن محمد تھے[1] بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم و فضل کے کیا کہنے، حدیث، فقہ، شاعری، انساب، تاریخ عرب اور طب غرض ہر فن میں طاق تھیں۔ بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کی قانون دانی اور نکتہ رسی کا لوہا مانتے تھے۔

(ج) روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کی تھیں اور اس رسالے میں پانچ سو ۵۰۰ حدیثیں تھیں، پھر خود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے یہ سوچ کر اُسے تلف کر دیا کہ کہیں یاد کی سہو سے کوئی غلط لفظ آں حضرت ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو گیا ہو چنانچہ تذکرۃ الحفاظ میں قاسم بن محمد کی روایت ہے:

قَالَتْ عَائِشَةُ :جَمَعَ اَبِی الحَدِیث عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلی اللّٰهُ عَلِیْهِ وَسَلَّمَ وَ کَانَتْ خَمْسَ مِائَةَ حَدِیْثٍ	حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ کی پانچ سو ۵۰۰ حدیثیں جمع کیں۔
فَبَاتَ لَیْلَةً یَتَقَلَّبُ کَثِیْراً	پھر ایک رات بڑی بے چینی سے کروٹیں بدلنے لگے۔
قَالَتْ : فَغَمَّنِی	حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اس سے مجھے بہت رنج ہوا۔
فَقُلْتُ : اتتقلب لشکوی اَوْ بشیٍٔ بَلَغَكَ؟	میں نے کہا کہ آپ مرض کی وجہ سے کرتے ہیں یا کوئی اور بات ہے؟
فَلَمَّا اَصْبَحَ ،قَالَ : اَیْ بُنیةُ ! هَلُمی الْاَحَادِیْثَ الَّتِی عِنْدَكِ فَجِئْتُهُ بِهَا، فَدَعَا بِنَارٍ فَحَرَقَهَا فَقُلْتُ: لِمَ حَرَقْتَهَا؟	جب صبح ہوئی تو مجھ سے کہا کہ بیٹی تمہارے پاس جو حدیث کی کتاب ہے، وہ لے آؤ۔ چنانچہ میں وہ لے آئی تو آپ نے آگ منگا کراسے

---

[1] تہذیب التہذیب لابن حجر ۷/۱۸۲ نمبر ۳۵۱

جلا دیا میں نے کہا آپ نے اسے کیوں جلایا؟

قَالَ: خَشِیْتُ اَنْ اَمُوتَ وَهِیَ عِنْدِیْ فَیَكُوْنُ فِیْهَا اَحَادِیْثَ عَنْ رَجُلٍ قَدْائتمنتُهُ ووثقتُ وَلَمْ یَكُنْ كما حَدَّ ثَنِیْ فَاكُوْنُ قَدْ نقلتُ ذَالِكَ فَهٰذَا لَا یصحُ واللّٰهُ اَعْلَم [1]

فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں مر جاؤں اور یہ کتاب چھوڑ جاؤں شاید اس میں کسی ایسے شخص کی بھی حدیث ہو جو میرے نزدیک تو معتبر ہو اور وہ حقیقت میں معتبر نہ ہو اور میں نے اس کو نقل تو کر دیا اور وہ صحیح نہ ہو۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

(د) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکومت کی جانب سے جمع کرنے کا اہتمام کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کیا اور اُن سب نے احادیث کو لکھ لینے کا مشورہ دیا لیکن پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ منسوخ کر دیا۔

چنانچہ محدث عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی الیمانی اپنی کتاب ''مُصنف'' میں لکھتے ہیں۔:

اَرَادَ عُمَرُ اَنْ یَكْتُبَ سُنَناً فَاسْتَشَارَاَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذَالِكَ۔فَاَشَارُوا عَلَیْهِ اَنْ یَكْتُبَهَا فَطَفِقَ یَسْتَخِیْرُاللّٰه فِیْهَا شَهْراً ثُمَّ اَصْبَحَ یَوْماً وَقَدْ عَزَمَ لَهُ،فَقَالَ : اِنِیّ كُنْتُ اُرِیْدُ اَنْ اَكْتُبَ السُّنَنَ وَاِنِیّ ذَكَرْتُ قَوْماً كَانُوْا قَبْلَكُمْ ، كَتَبُوْا كِتَاباً وَتَرَ كُوْا كِتَابَ اللّٰهِ [2]۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احادیث کو ایک کتاب میں لکھنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس

---

[1] الذہبی: تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۵ مطبوعہ دائرہ المعارف حیدر آباد دکن

[2] مُصنف عبدالرزاق۔ باب کتاب العلم (مخطوط ترکی و حیدر آباد دکن)

بارے میں مشورہ کیا۔اورانہوں نے مشورہ دیا کہ احادیث کولکھ لیا
جائے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ماہ تک استخارہ کرتے
رہے پھر ایک دن صبح اُٹھے اور انہوں رضی اللہ عنہ نے اس کا ارادہ کر
لیا تھا پھر فرمایا کہ میں احادیث کولکھ لینے کا ارادہ کررہا تھا پھر بعد میں
مجھے اس قوم کا خیال آیا جو ہم سے پہلے گزری اس نے خود ایک کتاب
لکھی اور (اس جانب ہمہ تن اس قدر متوجہ ہوگئی کہ) اللہ کی کتاب ہی
کو چھوڑ دیا۔

(ہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق بخاری [1] میں یہ روایت ملتی ہے کہ ابُو جُحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپؓ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ کہا: نہیں، بجز کتاب اللہ (قرآن) کے یا ایسی سمجھ کے جو کسی مسلمان شخص کو حاصل ہو، اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے! ابو جحیفہؓ کہتے ہیں، میں نے پوچھا: تو پھر اس صحیفے میں کیا ہے؟ کہا: ''خوں بہا اور قیدیوں کو رہا کرانے (کے قواعد) اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے باعث قتل نہ کیا جائے۔'' ایک اور روایت [2] کے الفاظ بخاری میں یوں ہیں:
''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور کہا ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھیں بجز کتاب اللہ (قرآن) کے یا جو اس صحیفے میں ہے اور کہا کہ اس میں زخم کے ہر جانے کے قواعد (جراحات) اونٹوں کی عمریں (بغرض زکوٰۃ) ہیں اور یہ درج ہے کہ مدینہ جبل عَیر سے فلاں مقام تک حرم ہے جو کوئی وہاں قتل کا ارتکاب کرے یا قاتل کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں، انسانوں سب ہی کی لعنت ہے۔ (قیامت کے دن) اس سے کوئی، رقمی معاوضہ یا بدلہ قبول نہیں کیا جائے گا اور جو معاہداتی بھائی اپنے معاہداتی بھائی (فریق ثانی) کی اجازت کے بغیر کسی اور گروہ سے معاہداتی بھائی چارہ اختیار کرے تو اس پر بھی اسی طرح (لعنت) ہے مسلمانوں (میں سے ہر ایک) کی ذمہ داری ایک ہی ہے (یعنی ایک کا دیا ہوا امن سب، پر پابندی عائد کرتا ہے) جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے تو اس پر

---

[1] بخاری ج ا کتاب العلم، باب کتابۃ العلم۔
[2] صحیح بخاری، ابواب الجہاد والسیر، باب ذمۃ المسلمین۔

بھی اسی طرح (لعنت) ہے۔" بخاری ہی کی ایک اور روایت [1] اس سے ذرا زیادہ مفصل ہے۔اس کا درمیانی فقرہ یوں ہے: "مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہی ہے ان میں سے جو قریب ترین ہو وہ اس کی (تکمیل کی) کوشش کرے گا، اور جو کوئی کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے گا تو اس پر لعنت وغیرہ۔"

غالباً اس سے مراد دستور مدینہ [2] ہے جس کا اوپر ذکر آیا اور جو اھ میں رسول اکرم ﷺ نے نافذ فرمایا۔محولہ قواعد اس میں موجود ہیں۔اس واقعہ کی ایک دوسری روایت جو "مصنف" عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی [3] میں ہے اور جو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، یہ ہے "جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ انہیں رسول اکرم ﷺ کی تلوار کے قبضے پر ایک صحیفہ بندھا ہوا ملا۔اس میں یہ بھی تھا کہ اللہ پر سب سے زیادہ گراں وہ شخص گزرتا ہے جو ایسے آدمی کو قتل کرے جو اسے قتل کرنے نہ آ رہا ہو۔اور ایسے آدمی کو مار پیٹ کرے جو اسے مار پیٹ نہ کر رہا ہو اور یہ کہ جو کسی قاتل کو پناہ دے تو قیامت کے دن اللہ اس سے کوئی رقمی معاوضہ یا بدلہ قبول نہ کرے گا۔" اس اقتباس کا پہلا جز (بطور تشریح) اور دوسرا جز تقریباً بلفظ مذکورہ دستور مدینہ سے ماخوذ ہے۔ایک تیسری روایت سنن ابی داؤد [4] میں ہے جو یہ ہے: "علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ہم نے رسول اللہ ﷺ (کے ارشادات) سے بجز قرآن اور اس چیز کے جو اس صحیفے میں ہے کچھ نہ لکھا۔کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ جبل عائر سے جبل ثور [5] تک ایک حرم ہے۔جو کوئی قتل کا ارتکاب کرے یا قاتل کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں

---

[1] صحیح بخاری، باب اثم من عاھد ثم غدر۔
[2] دنیا کا پہلا "تحریری دستور مملکت" (در کتاب عہد نبوی کا نظام حکمرانی)
[3] مصنف عبدالرزاق جلد دوم باب النھیۃ ومن آوی محدثا" (محفوظہ حیدرآباد و ترکی) اس حوالے کے لئے میں ڈاکٹر محمد یوسف الدین کا ممنون ہوں، امتاع مقریز (۱/ ۱۰۷) میں صراحت ہے کہ دستور مدینہ رسول اکرم ﷺ کی تلوار پر لٹکتا رہتا تھا۔
[4] سنن ابی داؤد کتاب المناسک "باب فی تحریم المدینہ"
[5] جبل عائر یا عیر مدینے کی جنوبی حد ہے اور جبل ثور (جو احد کے مغرب میں ہے) شالی حد ہے نقشہ کے لئے میری کتاب "عہد نبوی کے میدان جنگ" ملاحظہ ہو۔

اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اس سے کوئی بدلہ یا رقمی معاوضہ قبول نہ ہوگا۔ جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اس سے کوئی بدلہ یا رقمی معاوضہ قبول نہ ہوگا۔ اور جو معاہداتی بھائی اپنے معاہداتی بھائی کی اجازت کے بغیر کسی اور گروہ سے معاہداتی بھائی چارہ اختیار کر لے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اس سے کوئی بدلہ رقمی معاوضہ قبول نہ ہوگا۔ ابن المثنیٰ بیان کرتے ہیں...... اس قصے میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ فرمایا: اس (حرم مدینہ) کا نہ گھاس کاٹا جائے نہ شکار بھڑکایا جائے۔ نہ کوئی لقطہ (کسی کی گری پڑی چیز) اٹھائی جائے بجز اس کے کہ مالک کی تلاش میں عوام کو اطلاع دی جائے، اسی طرح کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ لڑائی کے لئے وہاں ہتھیار اُٹھائے اور نہ یہ درست ہے کہ وہاں کا کوئی درخت کاٹے بجز اس کے کہ کوئی شخص اپنے اونٹ کو چارہ دے'' یہ اقتباسات بھی دستورِ مدینہ کا کہیں بلفظ انتخاب اور کہیں شرح ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ صحیح بخاری کے ایک اور باب (یعنی کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ) [1] میں اس واقعہ کی جو تفصیل ملتی ہے اس سے گمان ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کا یہ صحیفہ کافی طویل تھا اور وہ کم سے کم چار سرکاری دستاویزوں کا مجموعہ تھا یعنی جدول زکوٰۃ، مدینے کو حرم قرار دینے کا اعلان، دستورِ مدینہ اور خطبہ حجۃ الوداع۔ ممکن ہے یہ دستاویزیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آں حضرت ﷺ کے حکم سے لکھی ہوں اور مثلاً جدول زکوٰۃ کی نقلیں مختلف صوبوں میں بھیجی گئیں تو اصل مدینے ہی میں محفوظ رہی۔ اس سلسلے میں ہم نے خطبہ حجۃ الوداع کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ کیونکہ زیر بحث حدیث کا ایک جزء اس مشہور خطبے میں بھی ملتا ہے۔[2] ممکن ہے کہ یہی جزء خطبہ فتح مکہ میں بھی رہا ہے جو حضرت ابوشاہ کو لکھوا دیا گیا تھا۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان مختلف دستاویزوں کو ایک کے نیچے ایک چسپاں کر کے لپیٹ رکھا تھا۔

---

[1] بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب مایکرہ من التعمق و التنازع فی العلم حدیث نمبر 2.

[2] متن کے لئے دیکھئے: الوثائق السیاسیہ نمبر ۲۸۷ ب۔

کتاب کی صورت میں جزء بندی نہ کی تھی۔ بہر حال بخاری کی زیر بحث حدیث یہ ہے۔علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں مخاطب کیا، ایک منبر پر چڑھے جو اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک تلوار لگی ہوئی تھی جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے۔ جو پڑھی جائے بجز کتاب اللہ (قرآن) کے یا جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پھیلایا (فَنشرھا) تو اس میں اونٹوں کی عمریں درج تھیں۔ اسی طرح اس میں لکھا تھا کہ عیر سے فلاں مقام تک مدینہ ایک حَرم ہے۔ جو کوئی اس میں قتل کا ارتکاب کرے تو اس پر اللہ فرشتوں، انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اسی طرح اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کی ذمہ داری واحد ہے جس کے لئے ان کا قریب ترین شخص جدوجہد کرے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کے لئے ہوئے عہد کو توڑے تو اس پر اللہ، فرشتوں، انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ ایسے شخص سے کوئی بدلہ یا معاوضہ قبول نہ کرے گا۔ اسی طرح اس میں لکھا تھا کہ جو کسی گروہ سے اس کے مولاؤں کی اجازت کے بغیر قانونی بھائی چارہ اختیار کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے، اللہ ایسے سے کوئی بدلہ یا معاوضہ قبول نہ کرے گا۔

(ھ) حضرت عبداللہ بن اَوفی رضی اللہ عنہ بھی جو حدیثیں لکھا کرتے تھے اور ایسا نظر آتا ہے کہ وہ خط و کتابت کے ذریعے سے درس بھی دیا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح بخاری کے متعدد ابواب میں نظر آتا ہے، چنانچہ انہوں نے مشہور کتاب المغازی کے مؤلف موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ: ''عمر بن عبداللہ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) سالم ابوالنصر جو اس (عمر بن عبداللہ) کے کاتب تھے۔ مروی ہے کہ عبداللہ بن اوفی نے خط لکھا اور میں نے وہ پڑھا۔ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں: ''جب وہ حروریوں سے لڑنے روانہ ہوا تو عبداللہ بن اوفی نے اسے خط لکھا جسے میں نے پڑھا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک غزوہ میں، جس میں دشمن سے دو چار ہوئے انتظار فرماتے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈھل گیا۔ پھر آپ ﷺ اُٹھے اور لوگوں کو مخاطب فرمایا اور کہا: اے لوگو! دشمن سے دو چار ہونے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ سے عافیت کے طلب گار رہو۔ لیکن جب اس سے دو چار ہو جاؤ تو صبر و ثبات دکھاؤ اور جان لو کہ جنت تلواروں

کے سائے میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے کتاب کے نازل فرمانے والے، بادل کو چلانے والے اور متحدہ لشکروں (احزاب) کو شکست دینے والے اللہ، ان کو شکست دے اور ہم کو ان پر نصرت عطا فرما۔ [1]

(و) حضرت سَمُرَہ بن جُندَب رضی اللہ عنہ نے بھی حدیثیں جمع کیں جو ان کے بیٹے سلمان بن سَمُرہ کو وراثت میں ملیں۔ ابن حجر [2] نے لکھا ہے کہ "سلیمان نے اپنے باپ کے حوالے سے ایک بڑا رسالہ (نسخۂ کبیرہ) روایت کیا ہے۔" نیز "ابن سیرین کہتے ہیں کہ سَمُرہ نے اپنے بیٹوں کے لئے جو رسالہ لکھا اس میں بہت علم (علمٌ کثیرٌ) پایا جاتا ہے۔[3]

(ز) حضرت سَعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ تو زمانہ جاہلیت میں بھی لکھنا پڑھنا جاننے کے باعث "مرد کامل" سمجھے جاتے تھے۔[4] ان کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں انہوں نے احادیث نبوی جمع کی تھیں اس کی روایت ان کے بیٹے نے کی ہے۔[5]

(ح) معلوم نہیں حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما نے خود کوئی حدیثیں لکھیں یا نہیں۔ لیکن طبقات ابن سعد میں سلمان بن موسیٰ کی روایت ہے کہ "ابن عُمر کے مولیٰ یعنی نافع کو دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اسے املاء کرا رہے تھے اور نافع لکھتے جا رہے تھے۔" نافع ایک بہت بڑے عالِم اور حضرت ابن عُمر رضی اللہ عنہ کے سب سے قابل شاگرد تھے، اور اپنے استاد (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کی صحبت میں پورے تیس سال ۳۰ گزار چکے تھے۔ ناگزیر

---

[1] صحیح بخاری باب لاتمنّو القاء العدو، باب اِذا لم یقاتل اوّل النہار۔ باب الصبر عند القتال (تین روایتیں)

[2] ابن حجر: تہذیب التہذیب ۴/ ۱۹۸

[3] ابن حجر: تہذیب التہذیب ۴/ ۲۳۶ نمبر (۴۰۱)

[4] ابن سعد، طبقات جلد سوم حصہ دوم ص ۱۴۲ تہذیب التہذیب ۳/ ۴۷۵ نمبر ۸۸۳ جو لوگ لکھنے پڑھنے کے ساتھ ساتھ تیر اندازی اور پیرا کی جانتے تھے انہیں کامل کہا جاتا تھا۔ چنانچہ مورخ بلاذری کا بیان ہے کہ "سعد بن عبادہ، اسید بن حضیر اور عبداللہ بن ابی اور اوس بن خولی کامل تھے یعنی کتابت کے ساتھ تیر اندازی اور شناوری بھی جانتے تھے۔"
(بلاذری: فتوح البلدان ص ۴۷۴) خط کی ابتداء

[5] مناظر احسن گیلانی مقالہ بالا (بحوالہ ترمذی، کتاب الاحکام)

انہوں نے اپنے استاد کی ساری معلومات حاصل کرلی ہوں گی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فخر سے فرمایا کرتے تھے کہ "نافع کا وجود ہم پر اللہ کا ایک بڑا احسان ہے۔"

(ط) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی علمی زندگی اتنی مشہور ہے کہ اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔ یہ تواتر سے ثابت ہے کہ ان کی وفات ہوئی تو اتنی تالیفیں چھوڑیں کہ ایک اونٹ پر لادی جاسکتی تھیں۔ ترمذی [1] نے ان کے مولیٰ اور شاگرد عکرمہ کے حوالے سے روایت کی ہے کہ کچھ اہل طائف ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کی کتابوں کو نقل کرنا چاہا، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ان کو پڑھ کر املاء کراتے گئے۔ دارمی، ابن سعد، وغیرہ [2] نے ان کے ایک اور شاگرد سعید بن جُبیر سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ جو املاء کراتے تھے، اُسے وہ لکھتے جاتے تھے۔ بعض وقت اثناء درس میں کاغذ ختم ہو جاتا تو وہ اپنے لباس پر، ہتھیلی پر بھی لکھ لیتے پھر گھر جا کر اس کی نقل کرلیتے۔

یہ بھی اشارہ کیا جاسکتا ہے کہ علاوہ مستقل تالیفوں کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حدیث کی خط وکتابت کے ذریعہ سے بھی تعلیم دیتے تھے چنانچہ سنن ابی داؤد میں ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ حلف مدعیٰ علیہ کو دیا جائے گا۔ [3]

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا انتقال ہوا تو ان کے بیٹے علی بن عبداللہ اپنے باپ کی کتابوں کے وارث بنے اور اس طرح اس سرچشمہ علم کی فیض رسانی کا سلسلہ ان کے بعد بھی جاری رہا۔

بعض دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم:

(ی) مولوی عبدالصمد صارم صاحب نے اپنی اُردو تالیف "عرض الانوار المعروف بتاریخ القرآن" (طبع دھلی ۱۳۵۹ھ) میں بھی اس موضوع پر چند معلومات لکھی ہیں۔ [4]

---

[1] ترمذی کتاب العلل (بحوالہ مناظر احسن گیلانی)

[2] بحوالہ مناظر احسن گیلانی

[3] سنن ابی داؤد، کتاب القضاء، باب الیمین علی المدعیٰ علیہ

[4] دیکھئے عرض الانوار المعروف بتاریخ القرآن ص ۷۳ وما بعد۔

افسوس ہے کہ اس میں حوالے ناتمام ہیں جن کے باعث تلاش آسان نہیں۔
بہر حال وہ لکھتے ہیں کہ انہیں ''الجامع الصغیر'' میں اس کا ذکر ملا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو حدیثیں جمع کی تھیں، وہ ان کے بیٹے کے پاس پائی گئیں۔ بعض دیگر تالیفیں، جن کی طرف صارم صاحب نے اشارہ کیا ہے وہ وہی ہیں جن کا اوپر ذکر آچکا ہے، البتہ انہوں نے سَعد بن الربیع بن عمرو بن ابی زُہیر انصاری رضی اللہ عنہ کی تالیف کا، کتاب اُسدُ الغابہ کے حوالے سے جو ذکر کیا ہے، وہ ان کتابوں میں (جو حروف تہجی پر مرتب ہیں) متعلقہ ناموں کے تحت نہ ملا۔ ممکن ہے کسی اور کتاب میں انہوں نے یہ تذکرہ پڑھا ہو۔

(ک) صحیح بخاری کے ''باب الذکر بعد الصلاۃ'' میں مروی ہے کہ المغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بظاہر ان کی دریافت پر، بعض حدیثیں اپنے کاتب کو املاء کرا کے روانہ کیں۔

(ل) رسول کریم ﷺ کے خادم حضرت ابوبکرۃ کے متعلق سنن ابی داؤد میں یہ واقعہ درج ہے کہ ''عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی جج غصے کی حالت میں دو آدمیوں کے مقدمہ کا فیصلہ نہ کرے۔[1]''

صحیفہ ہمام کا تحفظ:

بہر حال ہمام بن منبہ نے اپنے استاد سے حدیثوں کا جو مجموعہ حاصل کیا تھا، اسے نہ تو ضائع کیا اور نہ اپنی ذات کی حد تک مخصوص رکھا، بلکہ اپنی نوبت پر اسے اپنے شاگردوں تک پہنچایا اور رسالہ زیر تذکرہ کی روایت یا تدریس کا مشغلہ انہوں نے پیرانہ سالی تک جاری رکھا۔ یہ درس بہتوں نے لیا ہوگا لیکن خوش قسمتی سے انہیں ایک صاحبِ ذوق شاگرد معمر بن راشد یمنی بھی مل گئے۔ جنہوں نے بغیر حذف و اضافہ اس رسالے کو اپنے شاگردوں تک پہنچایا۔ معمر کو بھی ایک ممتاز اہل علم بطور شاگرد مل گئے، یہ عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری تھے۔

یہ بھی اسی ملک کے چشم و چراغ ہیں جس کے بارے میں حدیث نبوی وارد ہے کہ اَلاِیمَانُ یَمانٍ (ایمان یمن والوں میں ہے)

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب القضاء باب القاضی یقضی وھو غضبان۔

یہ عبدالرزاق بہت بڑے مولف گزرے ہیں۔انہوں نے المصنف نامی ایک ضخیم تالیف دو جلدوں میں علم حدیث پر چھوڑی ہے عہد نبوت صلی اللہ علیہ وسلم وعہد صحابہؓ کی تاریخ سمجھنے میں اس کتاب سے بڑی مدد ملتی ہے۔ مصنف عبدالرزاق کے مخطوطے استانبول اور یمن میں کامل اور حیدر آباد دکن، ٹونک اور حیدر آباد سندھ وغیرہ میں ناقص ملتے ہیں۔ جامعہ عثمانیہ کے فاضل پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف الدین اسے آج کل ایڈٹ کر رہے ہیں اور ازیں چہ بہتر جہاں تک زیرِ اشاعت صحیفے کا تعلق ہے۔عبدالرزاق نے بجنسہٖ روایت کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔علم کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں دو بڑے ہی اچھے شاگرد ملے، ایک امام احمد بن حنبل [1] اور دوسرے ابوالحسن احمد بن یوسف السُلمیؒ، ان دونوں نے ہمارے صحیفے کی خاص خدمت کی۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اسے اپنی ضخیم تالیف المُسند کے ''باب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک خاص فصل میں بلا حذف واضافہ ضم کردیا، اور جب تک مسند احمد بن حنبل دنیا میں باقی ہے صحیفہ ہمام کے بھی باقی رہنے کا سامان کر دیا۔ دوسرے شاگرد سلمیؒ نے اس صحیفے کی مستقل روایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور ان کو اور ان کے شاگردوں کو نسلاً بعد نسل ایسے شاگرد رشید ملتے گئے۔ جنہوں نے اس قابل قدر یادگار کو آلائش سے پاک اور حفاظت سے رکھا۔ چند نسلوں بعد عبدالوہاب ابن مندہ اصفہانی کا زمانہ آیا تو ان کے دو شاگردوں نے اس رسالے کی حفاظت کا اپنی اپنی جگہ سامان کیا۔ایک تو ابو الفرجَ مسعود بن الحسن الثقفی جن کے سلسلے میں محمد بن حنبل اور اسماعیل بن جماعہ جیسے ممتاز مشاہیر کے نام ملتے ہیں اور کم از کم ۸۵۲ھ تک باقاعدہ درس اور روایت کی اجازت دینے کا سلسلہ جاری رہا۔ دوسرے ان عبدالوہاب ابنِ مندہ کے دوسرے شاگرد محمد بن احمد اصفہانی ہیں، جن کے شاگرد ایک خراسانی عالم محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن مسعود المسعودی البند ہی (پنجد

---

[1] امام احمد حنبلؒ بمقام بغداد ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے امام شافعیؒ سے درس حاصل کیا اور ۲۴۱ھ میں انتقال ہوا امام بخاریؒ (۱۹۴ھ تا ۲۵۶ھ) اور امام مسلم (۲۰۴ھ تا ۲۶۱ھ) جیسے جلیل القدر محدثین امام احمدؒ کے شاگرد تھے۔

عہ خوشی کی بات ہے کہ مصنف عبدالرزاق ۱۱ ضخیم مجلدات میں بہ تحقیق وتخریج وتعلیق الشیخ المحدث مولٰنا حبیب الرحمٰن اعظمی، باہتمام مجلس علمی کراچی 1970 میں بیروت سے طبع ہو چکی ہے۔

ہی)[1] نے صلیبی جنگوں کے زمانے میں ۵۷۷ھ میں مدرسہ ناصریہ صلاحیہ میں (جو سلطان صلاح الدین نے دَمیاط یعنی مصر میں قائم کیا تھا) اس کا درس دیا، اتفاق سے یہ اصل نسخہ محفوظ ہے اور ۶۷۰ھ یعنی تقریباً پوری ایک صدی تک اسی نسخے پر نسلاً بعد نسل علماء نے اپنے درس کا مدار رکھا اور اس میں اپنی درس دہی اور حاضر الوقت طلبہ کے نام وغیرہ درج کر کے دستخط کیے اس سماع سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ بندہی جو الملک الافضل بن سلطان صلاح الدین کے استاد تھے، ان کے درس میں دمیاط کا فوجی گورنر، تینیس اور دَمیاط کے متعدد اساتذہ وفضلا بھی حاضر تھے۔ فیض علم کے ان جاری رکھنے والوں کا شجرہ یوں بنتا ہے۔

---

[1] ان کے حالات کے لئے دیکھو ارشاد یاقوت ۲۰/۷ بغیہ سیوطی ص ۶۶ بر دکلمان کی جرمن (تاریخ ادبیات عربی) ضمیمہ جلد اول ص ۶۰۴ نیز ضمیمہ، ضمیمہ، جلد اول ص ۷۴۳ وفیات ابن خلکان نمبر (۶۳۱)

رسول اکرم ﷺ (۵۳ھ قبل ہجرت تا ۱۰ھ)
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (فوت ۵۸ھ)
ہمام بن منبہ (فوت ۱۰۱ھ)
ابوعروہ معمر بن راشد (فوت ۱۵۳ھ)
ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع (۱۲۱ھ تا ۲۱۱ھ)
امام احمد بن حنبلؒ ۱۶۴ھ تا ۲۴۱ھ)
مطبوعہ
احمد بن یوسف السلمی
ابوبکر محمد بن الحسین القطان (ف ۳۰۲ھ)
(ابراہیم بن محمد القطان)
محمد بن اسحاق ابن مندہ (۳۱۰ھ تا ۳۹۵ھ)
عبدالوہاب بن محمد ابن مندہ
مسعود بن الحسن الثقفی
محمود بن ابراہیم ابن مندہ
محمد بن محمد بن محمد بن ہبۃ اللہ بن جھبل
القاسم بن محمود بن مظفر بن عساکر
ابراہیم بن احمد بن عبدالواحد
عبداللہ ابن جماعہ
اسماعیل ابن جماعہ
مخطوطہ برلین
محمد بن احمد محمد اصفہانی
محمد بن عبدالرحمٰن المسعودی البندی
مخطوطہ دمشق

جیسا کہ ہم نے ابھی دیکھا، صحیفہ ہمام کی جہاں نسلاً بعد نسل مستقل اور علیحدہ روایت کا سلسلہ جاری رہا، وہیں بعض محدثوں نے اس کو اپنی تالیفوں میں ضم یا مدغم بھی کر لیا۔ ان میں سے امام احمد بن حنبلؒ نے چونکہ مولف یا راوی وار حدیثیں مرتب کیں۔ اس لئے ان کے لئے ممکن تھا کہ صحیفہ ہمام کو بجنسہ محفوظ رکھیں اور انہوں نے یہی کیا بھی ہے۔[1] اس سے جہاں صحیفہ ہمام کے نو دستیاب شدہ مخطوطے کی صحت کی توثیق ہوئی ہے وہیں خود اس مخطوطے سے مسند بن حنبلؒ کے قابل اعتماد ہونے کا ثبوت ملتا ہے اللہ جل شانہٗ نے اس طرح ان دونوں خادمانِ علم کو جزا دیتے ہوئے آخرت کے ساتھ دنیا میں بھی سرخرو کر دیا ہے۔ البتہ دوسرے محدث چونکہ موضوع وار حدیثیں مرتب کرتے رہے، مثلاً امام بخاریؒ وغیرہ انہوں نے مجبوراً صحیفہ ہمام کی حدیثوں کو اپنی کتابوں کے مختلف ابواب میں منتشر کر دیا ہے مثال کے طور پر سرسری تلاش میں صحیفہ ہمام کی مندرجہ ذیل حدیثیں صحیح بخاریؒ کے ابواب مفصلہ تحت میں ملیں جو متن و عن یکساں ہیں اور سب معمر سے مروی ہیں:

حدیث نمبر ۱۰۸ بخاری باب لا تقبل صلاۃ بغیر طھور	حدیث ۵۷ بخاری باب مذکورہ نیز باب قول اللہ واذ وعدنا موسیٰ
۹۲ // مایقع من الغایات	
۶۰ // من کسا عریانا	۴۶ // باب قول اللہ وایوب اذ نادی
۱۱۹ // دفن النخامۃ	۱۰۳ // حدیث الخضر مع موسیٰ
۷۰ // من اخذ بالرکاب	۱۱۵ // بدء الخلق، باب
۲۹ // الحرب خدعۃ	۵۹ // وفاۃ موسیٰ
۱۳۳ // قول النبی حلت لکم الغنائم	۴۷ // قول اللہ و آتینا داؤد زبوراً
۸۵ // ماجاء فی صفۃ الجنۃ	۴۱ // قول اللہ واذکر فی الکتاب مریم
۵۸ // قول اللہ واذ قال ربک للملائکہ	۷۸ // حدیث الغار، باب
حدیث ۲۳، ۲۴ (ہر دو) بخاری باب علامات النبوۃ	۱۲۵ // باب علامات النبوۃ
	۱۲۴ // باب ایضاً

صحیح کا تین چوتھائی حصہ ہم نے نہیں دیکھا۔ اس میں بھی معمر کے حوالے سے مزید

---

[1] دیکھئے مسند ابن حنبل طبع اول جلد دوم ص ۳۱۲ تا ص ۳۱۹۔

حدیثیں ملیں گی۔

ظاہر ہے امام بخاری وغیرہ کی تالیفوں سے موجودہ مخطوطے کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا، بجز اس کے کہ تخریج احادیث کی جائے۔ البتہ مسند احمد بن حنبلؒ سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ جہاں وہ بجنسہٖ نقل کر دیا گیا ہے اس مقابلے پر نظر آتا ہے کہ:

(۱) مسند ابن حنبلؒ اور ہمارے مخطوطات میں احادیث کی ترتیب یکساں ہے بجز احادیث نمبر ۱۳، ۹۳، ۱۲۶، ۱۳۸ کے جن میں تقدم و تاخر ہوا ہے، لیکن الفاظ بعینہٖ وہی ہیں۔

(۲) مسند ابن حنبلؒ میں ایک پانچ لفظی مختصر حدیث ہے جو ہمارے مخطوطوں میں نہیں ہے۔ اس کے برخلاف مخطوطوں کی حدیث نمبر ۵ مسند ابن حنبلؒ میں حذف ہو گئی ہے۔ ہم نے مسند ابن حنبلؒ کے مطبوعہ نسخے پر اعتماد کیا ہے۔ اس میں طباعت کی بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ اس کا نیا اڈیشن، جو متعدد نئے مخطوطوں سے مقابلہ کر کے شائع ہو رہا ہے، ابھی تک اس حصے تک نہیں پہنچا جہاں صحیفہ ہمام درج ہے۔

(۳) ہمارے مخطوطوں کی حدیثوں (۲۹، ۴۰) میں ''وسمی الحرب خدعۃ'' کا جملہ دہرایا گیا ہے۔ مسند ابن حنبلؒ میں یہ صرف حدیث نمبر (۴۰) میں ایک بار آیا ہے نمبر (۲۹) میں نہیں۔

(۴) بعض ذیلی چیزوں میں جن سے اصل حدیث پر اثر نہیں پڑتا، دونوں پر کہیں کہیں فرق ہے۔ مثلاً لفظ ''اللہ'' کے بعد کسی میں ''تعالیٰ'' ہے تو کسی میں ''عزوجل'' یا کسی میں ''نبی'' ہے تو کسی میں ''رسول اللہ'' یا ''ابوالقاسم'' جو سب مترادفات ہیں۔

(۵) چند ایسے خفیف فرق ہیں جو عام طور پر ایک ہی کتاب کے دو مخطوطوں میں ملتے ہیں چنانچہ مخطوطہ دمشق و مخطوطہ برلین میں باہم جو فرق ہے مخطوطوں اور مسند ابن حنبلؒ کے مابین بھی اسی طرح کا فرق ہے۔ جس سے مفہوم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

اِسناد:

ماخذ معلومات کا حوالہ بیان کرنا، اور کوئی پرانا واقعہ ہو تو اپنے استاذ کے نام ہی پر اکتفا کرنا، بلکہ استاد کے استاد اور ان کے اساتذہ کے مکمل ناموں کا سلسلہ چشم دید، یا گوش شنید واقف کار تک پہنچانا یہ اسلامی مورخوں اور مؤلفوں کی اہم خصوصیت رہی ہے۔ مسلمانوں میں اس کی ابتداء اور دیگر اقوام میں اس کے کم معروف ہونے پر ایک دلچسپ بحث پروفیسر ڈاکٹر زبیر صدیقی نے کی ہے (دیکھو ان کا مقالہ "السیر الحثیث فی تاریخ تدوین الحدیث" جو موتمر دائرہ المعارف حیدر آباد میں پڑھا گیا اور روئداد موتمر میں ۱۳۵۸ھ میں شائع ہوا۔ وہاں یہ بحث ص ۴۳ تا ۵۵ میں آئی ہے)

زیر اشاعت رسالے کے مخطوطہ دمشق کی سند یہ ہے: محمد بن عبد الرحمٰن پنچدہی، از محمد بن احمد اصفہانی، از عبد الوہاب بن محمد ابن مندہ، از والد خود محمد بن اسحاق ابن مندہ، از محمد بن الحسین القطان، از احمد بن یوسف السُلمی، از عبد الرزاق بن ہمام بن نافع، از معمر، از ہمام بن مُنبہ، از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ از رسول اللہ ﷺ یہ سب پونے چھ سو سال کی سرگزشت ہے۔

لیکن انسان خطا و نسیان سے مرکب ہوتا ہے چنانچہ بہ ظاہر سہو کاتب سے ایک درمیانی نام چھوٹ گیا ہے۔ کیونکہ ان گیارہ نسلوں میں سے چوتھی کڑی پر بیان ہوا ہے کہ محمد بن اسحاق ابن مندہ نے اسے محمد بن الحسین القطان سے سنا، قصہ یہ ہے کہ ابن مندہ کی ولادت ۳۱۰ھ میں ہوئی جبکہ ان کے مبینہ استاد القطان کی دس سے آٹھ سال پہلے ۳۰۲ھ میں وفات ہو چکی تھی۔[1] ظاہر ہے کہ استاد شاگرد کا تعلق ناممکن ہے۔ ابن مندہ اور القطان کے درمیان کی ایک کڑی گم ہے۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ ایک سہو کتابت ہے اور ایک پوری سطر چھوٹ گئی ہے اور اس سہو کے محسوس نہ ہونے کا باعث یہ ہے کہ اس سطر میں صرف ایک نام یعنی سلسلہ اسناد کی صرف ایک کڑی تھی اور اتفاق سے اس کا اور اس کی بعد کی سطر کا آغاز یکساں الفاظ سے ہو رہا ہے اس لئے نقل کنندہ کاتب کی نظر چوک گئی۔

---

[1] کتاب الانساب للسمعانی تحت مادہ "قطان"

اس مفروضے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح عبدالوہاب ابن مندہ نے اپنے باپ سے تعلیم حاصل کی اور اس رسالے کی روایت کی، اسی طرح محمد بن الحسین القطان سے بھی ان کے بیٹے نے تعلیم پائی اور حدیثوں کی روایت کی ہے جیسا کہ سمعانی نے (کتاب الانساب تحت مادہ قطان) صراحت سے بیان کیا ہے۔ اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسناد کی اصل عبارت یوں ہوگی کہ

اخبرنا والدی الامام ابو عبداللہ محمد بن اسحاق ، قال : اخبرنا (ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن الحسین القطان قال: اخبرنا والدی الامام[1])ابوبکر محمد بن الحسین ....الخ

ہمیں خبر دی میرے والد امام ابو عبداللہ محمد بن اسحاق نے کہا ہمیں خبر دی (ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن الحسین القطان نے کہا:
ہمیں خبر دی میرے والد امام[1])ابوبکر محمد بن الحسین...... نے الخ

جیسا کہ نظر آئے گا، ''محمد بن اسحاق'' کے بعد ہی ابو اسحاق'' کا لفظ آیا اور پھر ''اخبرنا والدی الامام'' کے الفاظ پے در پے دو سطروں میں دہرائے گئے بے چارے کاتب کی نظر چوک گئی اور بعد میں کسی نے اسے محسوس نہ کیا تو اسے معذور رکھا جا سکتا ہے۔ یہ یوں بھی سلسلہ کی رسمی چیز کے ایک دو نہیں بارہ ناموں میں ایک کا اتفاقاً چھوٹ جانا ہے۔ اس سے کتاب کے اصل متن یعنی حدیثوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

یہ سہو کب ہوا؟ اس سوال کا جواب بھی دینا ممکن نظر آتا ہے یہ سہو نہ صرف دمشق کے مخطوطے میں ہے، بلکہ برلین کے مخطوطے میں بھی اور دونوں کے اسنادات عبدالوہاب بن محمد بن مندہ پر آ کر ملتی اور پھر مشترک ہو جاتی ہیں جیسا کہ اوپر شجرہ دے کر بتایا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لئے جو نسخہ تیار ہوا، اسی میں یہ سہو ہوا تھا۔

یہ امر کہ یہ محض سہو ہے اور یہ کہ اس سے اصل متن پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اس بات سے بھی ثابت ہے اس سہو کے تقریباً دو سو سال پہلے اس کتاب کے پورے متن کو ایک اور مولف

---

[1] بریکٹوں (   ) کے مابین کی عبارت ہماری رائے میں کاتب کی سہو سے چھوٹ گئی ہے۔

امام ابن حنبلؒ اپنی جگہ محفوظ کر چکے تھے اور آج ان دونوں ماخذوں (مسند ابن حنبلؒ اور مخطوطہ صحیفہ ابن ہمام) کا باہمی مقابلہ کرنے پر دونوں بالکل یکساں پائے جاتے ہیں۔ اور صاف نظر آتا ہے کہ سہو کاتب سے اصل کتاب پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ جہاں مسند ابن حنبلؒ سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے بعد کی صدیوں کے محدثوں نے صحیفہ ہمام کے دیانت دارانہ تحفظ میں کوئی کوتاہی نہ کی، تو ساتھ ہی صحیفہ ہمام کے نو دستیاب شدہ مخطوطوں سے خود اس کا بھی یقین ہو جاتا ہے کہ امام ابن حنبل ؒ نے پوری علمی دیانت داری سے صحیفہ ہمام کے متعلق اپنے معلومات محفوظ کیے ہیں۔ انہیں کیا خبر تھی کہ ان کی وفات کے بعد ساڑھے گیارہ سو سال بعد ان کی علمی دیانت داری کی جانچ ہوگی۔ اگر انہوں نے صحیفہ ہمام کی حد تک جعل سازی نہیں کی تو اپنی مسند کے باقی اجزاء میں بھی عمداً کوئی ایسی بد دیانتی نہیں کی ہوگی۔

ہمام بن منبہ کی وفات ۱۰۱ ھ میں ہوئی۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا یہ مجموعہ ۵۸ ھ سے (جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا) پہلے ہی حاصل کیا ہوگا۔ اس پر اب تک اس مجموعے کی عبارت نہیں بدلی، بلکہ بجنسہٖ باقی رہی تو رسول اکرم ﷺ سے سننے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس کو لکھ لینے کی مختصر مدت میں اس میں تبدیل وتحریف کا امکان نہ ہونا چاہیئے، خاص کر اس لئے کہ یہی حدیثیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا سلسلہ اسناد مختلف رہا ہے۔ بعض حدیثوں کی تو کئی کئی صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے۔ اگر آج کی صحبت میں بے ضرورت تطویل اور تھکا دینے والے اِطناب کا خوف نہ ہوتا تو اس رسالے کی ہر ہر حدیث کے متعلق تلاش کر کے یہ بتلایا جاتا کہ کس کس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا مزید کس کس صحابی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اور وہ کن کن وسائل سے محفوظ ہوتی ہوئی ہم تک آئی ہے۔ اور کس طرح وہ باہم ایک دوسرے کی توثیق کرتی ہیں۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب کسی خفیف سے خفیف جعل سازی یا علمی بد دیانتی کا گمان تک نہیں رہتا۔ یہ حدیثیں بخاری، مسلم اور صحاح ستہ کے دیگر مولفوں نے تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں اپنے دل سے نہیں گھڑیں بلکہ عصر اول سے بحفاظت چلی آنے والی چیزوں ہی کو اپنی تالیفوں میں داخل کیا۔ یہ صورتِ حال کتب

حدیث پر ہمارا اعتماد مستحکم کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔

مخطوطوں کی کیفیت:

اُوپر بیان ہوا ہے کہ صحیفہ ہمام بن منبہ کے ہمیں اب تک صرف دو مخطوطوں کا پتہ ہے۔ اور ان دونوں کا حرف بہ حرف مقابلہ کر کے یہ ایڈیشن تیار کیا گیا ہے۔ ان کی مختصر کیفیت بے محل نہ ہوگی۔

مخطوطۂ برلن

مخطوطہ برلین کا نمبر وہاں کی فہرست مخطوطات عربی میں (1797, 1384 we) ہے۔ یہ ذخیرہ دوسری جنگ عظیم سے پہلے تک برلین کے سرکاری کتب خانے میں تھا۔ دوران جنگ میں حفاظت کے لئے یہ شہر تیوبنگن بھیجا گیا اور آج تک (۱۹۵۴ء،۱۳۷۳ھ) وہ وہیں ہے وہاں صحیفہ ہمام ایک مجموعہ رسائل میں ہے جن میں وہ ورق نمبر (۵۴) سے شروع ہو کر نمبر (۶۱) تک یعنی آٹھ ورقوں میں ہے۔ بیچ میں دو جگہ ایک ایک ورق گم ہو گیا ہے۔اس کا حجم (۵ء ۱۷ × ۵ء ۱۲) سنٹی میٹر ہے۔ اور ہر صفحے میں (۱۹) سطریں آئی ہیں۔اور اس میں ہر حدیث ''وقال'' (اور انہوں نے کہا) کے الفاظ سُرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں اپنے سفر برلین کے وقت میں نے اپنے ہاتھ سے اس کی نقل کے آخر میں یہ عبارت درج کی تھی:

''نَقَلَهُ لَفظاً مِنَ الَاصْلِ ا لُمَحفُوظِ فِی خزانَةِ الُحُکُومَةِ البَرُوسَاوِيَّةِ فِیْ بَرْلَیْنَ یَوْمَ عَرفَةَ وَیَوْماً قَبلَهُ ۱۳۵۱ھ مِنَ الْهِجرَةِ وَقَابَلَهُ مِنَ الَاصْلِ المَنْقُوْلِ عَنْهُ بِحَسْبِ الِاسْتِطَاعة ،محمد حمیداللّٰه۔''

(محمد حمید اللہ نے اَصل نسخے سے جو حکومت پُروشیا کے کتب خانہ واقع برلین میں محفوظ ہے، ۱۳۵۱ ہجری میں اس کو لفظ بہ لفظ بروز عرفہ اور اس سے ایک دن پہلے نقل کیا، اور جس اصل سے یہ نقل حاصل کی گئی اس سے حسبِ استطاعت مقابلہ کیا)۔

یہ نسخہ بارھویں صدی ہجری کے ابتدائی زمانے کا ہے۔ جب ہم نے بروکلمان [1] کی طرف رجوع کیا تو افسوس ہوا کہ اس نے فاش غلطیاں کی ہیں۔ بروکلمان اس صحیفہ کو ہمام بن منبہ کے نام کے تحت نہیں بیان کرتا۔ جب ہم نے تلاش کو طول دیا تو اس کا پتہ محض اتفاقاً چلا۔ وہ اس صحیفے کو ''عبدالوہاب بن محمد بن اسحاق بن مندہ المتوفی ۴۷۳ھ مطابق ۱۰۸۲ء کی طرف منسوب کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے: ''آپ کی تالیفوں میں صحیفہ ہمام بن مندہ (نام یوں ہی ہے) المتوفی ۱۵۱/ ۷۴۸ (سنہ اسی طرح ہے) ہے جو ابو ہریرہ متوفی ۵۸/ ۶۷۸ سے مروی ہے'' یہ غلطی طبع اول ہی میں نہیں بلکہ ضمیمہ کتاب اور جلد اول کے ضمیمے میں بھی ہے۔ اس نے ''ہمام بن مندہ'' لکھا ہے حالانکہ مراد ''ہمام بن منبہ'' کے سوائے اور کچھ نہیں۔ اسی طرح اس سے ان کی تاریخ وفات میں بھی سہو ہوا ہے (صحیح تاریخ ۱۰۱ھ ہے نہ کہ ۱۵۱ھ۔ اسی طرح اس نے عبدالوہاب ابن مندہ کی طرف منسوب کرنے میں فاش غلطی کی ہے۔ وہ تو کسی ایک زمانہ میں صرف راوی تھے۔

مخطوطۂ دمشق

دمشق کا مخطوطہ اپنے ہمشیر مخطوطے پر ایسی ہی فوقیت رکھتا ہے جیسے کہ سورج کا نور چاند کی مستعار روشنی پر، اور وہ وہاں کتب خانہ ظاہریہ میں محفوظ ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی (کلکتہ یونیورسٹی) نے مجھے اس کا پتہ دیا اور دمشق کے ڈاکٹر صلاح الدین منجد کی

---

[1] اس نے جرمن زبان میں ساری دنیا کی عربی کتابوں کی ایک فہرست چھاپی ہے اور ہر کتاب کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس کا مؤلف کون تھا (مع مختصر سوانح عمری) کتاب کے کتنے مخطوطے دنیا کے کس کس کتب خانے میں (بحوالہ نمبر فہرست) پائے جاتے ہیں، ساتھ ہی اگر وہ چھپ بھی گئی ہے تو کب کب اور کہاں چھپی ہے۔ یہ سات جلدوں میں تقریباً پانچ ہزار باریک ٹائپ کے صفحوں میں جرمن زبان میں چھپی ہے۔ اس کا نام ہے ''تاریخ ادبیات عربی''۔
GESCHICHTE DER ARABISCHEN LITTERETUR
چونکہ اس کتاب میں حروف تہجی پر اشاریہ بھی ہے اس لیے یہاں صفحوں کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔

مہربانی سے مجھے اس کتاب کے فوٹو فراہم ہوئے۔ یہ دونوں میرے اور ان تمام لوگوں کے شکریہ کے مستحق ہیں جو اس کتاب کے پڑھنے سے مستفید ہوں گے۔

دمشق کا یہ مخطوطہ بھی کئی رسالوں کے مجموعہ کے ضمن میں ہے لیکن یہ امتیاز رکھتا ہے کہ مکمل ہے اور کتابت کی تاریخ کے لحاظ سے بھی برلین کے مخطوطے سے بھی زیادہ قدیم ہے چنانچہ چھٹی صدی ہجری کا لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح یہی وہ اصل نسخہ بھی ہے جو درس اور سماعت میں استعمال ہوتا رہا اور متعدد مرتبہ اس پر اجازت ثبت ہوئی ہے۔ ابن عساکر مصنف ''تاریخ دمشق'' ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اسی مخطوطے پر درس دیا ہے، وہ خوش خط ہے البتہ لکھنے والے نے اکثر جگہ حرفوں پر نقطے نہیں دیئے ہیں۔ ہر صفحہ میں ۲۱ یا ۲۲ یا ۲۳ سطریں ہیں۔ میرے پیش نظر فوٹو کا حجم جرمنی کی کتاب کے حجم کے برابر ہی ہے۔ یہ نسخہ صلیبی جنگوں کے زمانہ میں دمیاط (مصر) کے ایک نسخے سے نقل کیا گیا ہے۔ ان لڑائیوں اور فتنوں کے زمانہ میں محدثین کے پاس اسلامی درس کے جو عادات اور آداب تھے، ہم ان کو اس کی سماعتوں میں دیکھتے ہیں یہاں ان کی تفصیل کی حاجت نہیں۔

دونوں مخطوطوں میں کاتب نے روایت کے بعض اختلافات کو حاشیہ پر یوں لکھا ہے۔ ''أوْخِرُ'' یا ''أدَّخِرُ''، اسی طرح ''تَرَكْتُكُمْ'' یا تُرِكْتُمْ'' ''يحيونَكَ'' ''يُجِيبُونَكَ'' 'فَزَادَوْا' 'فَزَادَوْهُ بطعَا بِكُم'' ''بطعَاسيه'' ''حِينَ'' ''حِينَئِذٍ'' ان اختلافات سے حدیث کا مفہوم بالکل نہیں بدلتا۔ مسند ابن حنبلؒ میں بھی ہم ایسے چند اختلافات حاشیے پر درج دیکھتے ہیں ممکن ہے کہ مسند کے نئے اور بہتر اڈیشن میں یہ سارے اختلافات بھی مل جائیں کہ پہلا اڈیشن کسی قدر ناقص چھپا ہے۔ شاید یہ اختلافات مَعمر کے زمانے سے چلے آ رہے ہیں کیونکہ انہوں نے ہمام سے صحیفہ پورے کا پورا نہیں سنا تھا، جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے ابن حجر سے نقل کیا ہے کہ شروع میں ہمام ہی سناتے رہے۔ جب وہ اپنی شدید پیرانہ سالی کی وجہ سے تھک گئے تو ان کے شاگرد معمر نے اپنے نقل کردہ نسخے سے باقی عبارت پڑھ کر سنائی اور تھکے ہوئے استاد توجہ نہ کر سکے۔ پرانے عربی خط کی خامیوں کو قرأت سماعت کے ذریعہ سے کنٹرول کیا جاتا تھا جو یہاں پوری طرح نہ ہو سکا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اصل میں دو ستونوں پر قائم ہے: کتابت اور قرأت سماعت، اور وہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں اگر کوئی شخص حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور صحت میں جو حزم احتیاط برتی جاتی رہی ہے اس کا مقابلہ اسلام سے پہلے دوسرے پیغمبروں کی حدیثوں کے ساتھ جو معاملہ ہوا اس سے اور اسی طرح ہمارے اس موجودہ زمانے کی ''تاریخ'' سے کرتا ہے جو اخبارات وجرائد کے عمداً جھوٹ اور سرکاری دستاویزوں کے مکارانہ بیانات اور تدریسات پر مبنی ہوتی ہے اور فکر سلیم سے کام لے تو اس پر حدیث کی فضیلت وفوقیت واضح ہو جائے گی اور یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ محدثین کے کارنامے، عہد صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک، جو زمانے کی دستبرد سے محفوظ رہ سکے ہیں کتنی فوقیت رکھتے ہیں! مسلمان کی حدیث اور غیروں کی حدیث میں وہی فرق ہے جو زمین وآسمان میں ہے، اور ان دونوں کے فرق کا کیا ٹھکانہ ہے۔ حدیث اسلامی کی خوبیوں پر نہ دشمن کا معاندانہ طعن وطنز پردہ ڈال سکتا ہے۔ اور نہ دوستوں کی واقفیت۔ آئندہ اوراق میں صحیفہ ہمام پیش ہے، سہولت کی خاطر ان حدیثوں پر ہم نے نمبر سلسلہ بڑھا دیا ہے۔

چند باتیں اور!

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ

(محترم ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے کتابت و تدوین حدیث کے حوالے سے ایک انتہائی فکر انگیز تحقیقی مقالہ لکھا جسے آپ ابھی پڑھ چکے ہیں۔ بعد میں ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے دورانِ مطالعہ چند اور حقائق نوٹ فرمائے تو انہیں قلمبند کر دیا۔ 'چند باتیں اور' کے عنوان سے زیر نظر تحریر انہی حقائق پر مشتمل ہے۔)

(الف) کتابت احادیث کا مواد کافی جامعیت کے ساتھ مسند دارمی، خطیب بغدادی کی کتاب تقیید العلم، اور رامہرمزی کی کتاب المحدث الفاصل میں ملتا ہے، میں نے ۱۹۳۲ء میں تقیید العلم برلین میں پڑھی تھی۔ اب وہ دمشق میں چھپ گئی ہے اور ناشر نے اس کی حدیثوں کے اسنادات کی عمدہ جانچ پڑتال کی ہے۔ المحدث الفاصل کے مؤلف کی وفات ۳۶۰ھ کے لگ بھگ ہوئی، غالباً یہ ابھی چھپی نہیں ہے۔ میں اس کتاب سے موجودہ (۱۳۷۴ھ، ۱۹۵۴ھ) قیام استنبول کے زمانہ میں واقف ہوا ہوں۔

(ب) عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھائی کے سلسلے میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قابل ذکر ہیں، بعض ایرانی لوگ مسلمان ہوئے اور فارسی میں نماز پڑھنے کی

عارضی اجازت مانگی تو حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ فاتحہ کا فارسی ترجمہ کر کے انہیں بھیجا تاکہ عربی عبارت حفظ ہونے تک نماز میں اسے پڑھا کریں (۱)۔ اور یہ ترجمہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ترجمہ کر کے بھیجا گیا (۲)۔

(ج) عہدہ دار جو عہد رسالت میں کتابت کا کام انجام دیتے تھے:

مدینہ (یثرب) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے وقت نزاع کی کیفیت تھی، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں ایک شہری وفاقی مملکت قائم کی ایک تحریری دستور مرتب فرمایا۔ دس سال کے اندر یہ مملکت بڑھتے بڑھتے دس لاکھ مربع میل پر پھیل گئی۔ عہد رسالت میں دفتری تنظیم اور شعبۂ واری تقسیم عمل کا جو انتظام تھا اور حکومت کی مشنری جس کارکردگی سے حکومتی کاروبار انجام دیتی تھی اس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں صرف اتنا سا اشارہ کافی ہے کہ قرض کے وثیقے اور دستاویزات لکھنے کے لیے الگ عہدہ دار، محاصل زکوٰۃ کی آمدنی لکھنے کے لیے الگ، حجاز کی آمدنی کا تخمینہ (بجٹ، موازنہ) لکھنے کے لیے الگ، خارجہ تعلقات اور بیرونی مملکتوں کے حاکموں سے خط و کتابت، مراسلے، خطوط لکھنے کے الگ، فارسی، رومی، عبرانی، قبطی اور حبشی زبانوں کے خطوط کا ترجمہ کرنے کے لیے الگ اور پیشی مبارک کا کام انجام دینے کیلئے الگ الگ عہدہ دار (افسر) مقرر کئے گئے تھے، جہاں گرد سیاح اور مؤرخ مسعودی کی کتاب سے ایک حوالہ بے جا نہ ہوگا۔

''جو کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوتا وہی لکھتا بھی تھا۔''

''خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشی کے کاتب تھے، ہر قسم کے کام جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آتے سب میں وہی کتابت کرتے تھے۔''

---

(۱) "روی أن الفرس كتبوا إلى سلمانؓ أنْ يكتبَ لَهُمُ الفاتحة بالفارسية، فكانوا يقرؤن ذالك فى الصلاة حتى كانت السنتهم للعربية" (مبسوط سرخسی جلد اول کتاب الصلاۃ ص ۳۷)

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے فرید وجدی کی تالیف الادلة العلمية على جواز ترجمة معانى القرآن الى اللغات الاجنبية۔ مطبوعہ مصر صفحہ ۵۸ بحوالہ النہایۃ والبدایۃ۔

''مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حصین بن نمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دونوں صاحب، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات لکھتے تھے۔''

''عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علاء بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ دونوں صاحب، قرض کے وثیقے، دستاویزیں، ہر قسم کے شرائط اور معاملات کے کاتب تھے۔''

''زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جہیم بن الصلت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دونوں صاحب، زکوٰۃ کی آمدنی اور صدقات کے کاتب تھے۔''

حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حجاز کی آمدنی کا تخمینہ (موازنہ) لکھتے تھے۔''

''معیقب بن ابی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال غنیمت کی کتابت کرتے تھے اور اسی خدمت پر آں حضرت علیہ السلام کی جانب سے مامور تھے۔''

''حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بادشاہوں کو (من جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) خط لکھتے تھے اور حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خطوط کا جواب دیتے تھے، ان کا یہ بھی کام تھا کہ فارسی، رومی، قبطی وحبشی زبانوں کے خطوط کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ترجمہ کرتے، ان زبانوں کے جو لوگ اہل زبان تھے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان ہی سے مدینہ میں یہ سب زبانیں سیکھی تھیں۔''

''حنظلہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جب ان کاتبوں میں سے کسی شعبہ کا کوئی کاتب موجود نہ ہوتا تو ان کے خاص فرائض میں یہ ان سب کی نیابت کرتے تھے اور ان کا کام آپ رضی اللہ عنہ انجام دیتے تھے، یہ حنظلہ کاتب کے نام سے مشہور تھے......''

''شرحبیل بن حسنہ طانجی نے بھی آں حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابت کی۔''

''ابان بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان دونوں صاحبوں نے بھی کبھی کبھی پیشگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کتابت کی تھی۔''

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے چند ماہ پیشتر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آں حضرت صلوات اللہ علیہ کی کتابت کی تھی۔''

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں ہم نے صرف ان ہی صاحبوں کے نام لکھے ہیں جو مستقل طور پر آپ کے پاس کتابت کرتے رہے۔ اس فرض کے ادا کرنے میں مشغول تھے، ایک مدت دراز اس میں بسر کی اور ان کی کتابت کے متعلق صحیح روایتیں بھی وارد ہیں، وہ لوگ جنہوں نے فقط ایک دو تین خطوط لکھے تھے، ان کے نام نظر انداز کر دیئے کیونکہ اتنی سی بات پر وہ کاتب کہلانے کے مستحق نہ تھے اور کاتبان حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذیل میں ان کا شمار ممکن نہ تھا (۱)۔''

مؤرخ ابن اثیر الجزری نے بیان کیا ہے کہ ''حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابت کیا کرتے تھے اور سب سے پہلے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابت کا کام انجام دیا تھا (۲)''۔

(د) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور شاہ غسان نے انہیں ایک خط بھیجا تھا اور اپنے ہاں مدعو کیا تھا (۳)۔

(ھ) مشہور صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جنہوں نے جنگ بدر میں حصہ لیا تھا، لکھنا پڑھنا جانتے تھے فتح مکہ سے کچھ پہلے کا واقعہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم تینوں کو جو گھوڑے سوار تھے بھیجا کہ تم روضہ خاخ نامی مقام (جو مدینہ منورہ سے بارہ میل تھا) پر جاؤ:

فَاِنَّ فِيهَا اِمْرَاةٌ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبُ بن ابى بلتعَةَ اِلٰى الْمُشْرِكِيْنَ فَاْتُونِىْ بِهَا ...... وكَانَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ مكةَ بمسيرِ رَسُوْلِ ﷺ.

---

(۱) مسعودی: التنبیہ والاشراف ص کاتبان حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲) ابن الاثیر الجزری: تاریخ الکامل ج ۲ ص ۱۵۱ ذکر من کان یکتب لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم۔

(۳) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو بخاری ج ۱۸ کتاب المغازی باب: حدیث کعب بن مالک نیز بخاری ج ۱۹ کتاب التفسیر، سورۂ توبہ؛

وہاں ایک عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو (مکہ کے) مشرکین کے نام ہے تم وہ خط اس سے لے آؤ......
حاطب نے اہل مکہ کو لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فوج لے کر) آنے والے ہیں۔

پیام رساں عورت گرفتار کی گئی اور خط برآمد ہوا، حاطب بن ابی بلتعہ نے اقرار کرتے ہوئے معقول وجوہ کے ساتھ اپنی برأت پیش کی اور جب حقیقت حال واضح ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عفو و درگزر سے کیام لیا (۱)۔

(و) عہد صحابہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جو خطوط کے جواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو لکھ کر بھیجا کرتے تھے (۲)۔ اس سلسلے میں ہمارے ہم عصروں کی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب چٹکی لی ہے کہ فرماتے ہیں: عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہُ: انی لأریٰ لجواب الکتاب حقًّا کردِّ السَّلام، (۳) خط کا جواب دینا اتنا ہی واجب ہے جتنا کسی کے سلام کا جواب دینا!

(ز) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی بہن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ان کے شوہر سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے دوست خباب بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدنی زندگی ہی میں نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالکل ابتدائی مکی زندگی میں بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے، ایک دن اپنی تلوار حمائل کئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی ایک جماعت کے پاس جانے کے ارادے سے نکلے، راستہ میں انہیں معلوم ہوا کہ ان کی بہن اور بہنوئی بھی مسلمان ہو گئے ہیں تو ان کی طرف جانے کا ارادہ کر کے لوٹے۔

"عِندَ هُمَا خَبَّابُ بْنُ الارَتِ مَعَهُ صِحِيْفَةٌ فِيْهَا طٰهٰ يُقْرِؤُ هُمَا......

---

(۱) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو بخاری ج ۲۸ کتاب استابۃ المرتدین۔ نیز سیرۃ ابن ہشام و تاریخ طبری بر موقع۔

(۲) بخاری: تاریخ کبیر، جلد رابع نمبر ۱۵۔

(۳) بخاری: تاریخ کبیر جلد رابع نمبر ۲۸۔

ان دونوں کے پاس خباب بن الارت تھے اور ان کے ساتھ ایک کتاب تھی وہ ان دونوں کو پڑھا رہے تھے......

ان لوگوں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کی آہٹ سنی تو حضرت خباب رضی اللہ عنہ مکان کے کسی حصہ یا کمرہ کے اندرونی حصے میں چھپ گئے۔

وَاَخَذَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ الصَحِيْفَة فَجَعَلَتْهَا تَحْتَ فَخِذِهَا،

فاطمہ بنت الخطاب نے اس کتاب کو اپنی ران کے نیچے رکھ لیا،

حالانکہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب گھر کے نزدیک آئے تھے تو انہوں نے خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت سن لی تھی:

وَقَالَ لِأُختِهِ اَعْطِيْنِى هٰذِهِ الصَحِيْفَةَ الَّتِىْ سَمِعْتُكُمْ تَقْرَؤُنَ آنِفاً، اَنْظُرُ مَا هٰذَا الَّذِىْ جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ وَكَانَ عُمَرُ كَاتِباً ......

اور انہوں نے اپنی بہن سے کہا: اچھا مجھے وہ کتاب دو جسے تم لوگ پڑھ رہے تھے اور میں نے ابھی ابھی تمہیں پڑھتے سنا ہے، میں بھی تو دیکھوں کہ وہ کیا چیز ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے آئے ہیں اور عمر پڑھے لکھے تھے......

جب انہیں اسلام کی امید ہوئی تو کہا بھائی جان! آپ تو شرک کی نجاست میں ہیں اور اس کتاب کو پاک شخص کے سوا کوئی دوسرا چھو نہیں سکتا۔

فَقَامَ عُمَرُ فَاغْتَسَلَ فَاَعْطَتْهُ الصَّحِيْفَةَ وَفِيْهَا طٰهٰ، فَقَرَأَهَا، فَلَمَّا قَرَأَمِنْهَا صَدْرًا قال: مَا اَحْسَنَ هٰذَا الْكَلَامُ وَاَكْرَمَهٗ (۱)

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور غسل کیا اور ان کی بہن نے ان کو وہ کتاب دی اور اس میں طٰہٰ کی سورہ تھی، انہوں نے اس کو

---

(۱) ابن ہشام: سیرۃ سیدنا محمد رسول اللہ ج ۱ ص ۲۲۶ قصہ اسلام عمر بن الخطابؓ، مطبوعہ گوٹنجن جرمنی ۱۸۵۸ء۔

پڑھا۔ جب اس کا ابتدائی حصہ پڑھا تو کہا: یہ کلام کس قدر اچھا ہے اور کس قدر عظمت والا ہے۔

غرض حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مشرف بہ اسلام ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں میں شامل ہو گئے اور شمع رسالت کے نور سے اپنے کو منور کرنے لگے، پھر جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ "میں اور میرا انصاری پڑوسی دونوں بنو امیہ بن زید کے گاؤں میں جو مدینہ کے قرب و جوار میں تھا رہتے تھے اور ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باری باری آیا کرتے تھے۔

فَاِذَا اَنْزَلْتُ جِئْتُهٗ بِخَبَرِ ذَالِکَ الْيَوْمَ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ، وَاِذَا اَنْزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَالِکَ (۱)۔

جس دن میں جاتا تو اس دن کی خبریں اور وحی اور دیگر باتیں آکر اس کو بتلا دیتا اور جس دن کہ وہ جاتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی مملکت کے اہم مسائل کے حل میں عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور عمل درآمد دریافت کرنے کی جستجو رہتی تھی اور ان ہی کی روشنی میں فیصلے صادر کرتے تھے (۲)۔

---

(۱) بخاری ج ۱ کتاب العلم، باب التناوب فی العلم۔

(۲) اسلامی قانون کا پہلا ماخذ قرآن مجید اور دوسرا ماخذ سنت نبوی، تیسرا ماخذ، اجماع امت اور چوتھا ماخذ رائے یا قیاس (ہم صورت ہم شکل واقعات سے کسی مسئلہ کا استنباط کرنا) ہے۔
اللہ کا جو پیغام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ سے وصول ہوتا تھا اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً ایک ترتیب سے لکھوا دیتے تھے اس کے مجموعے نے کتاب اللہ اور قرآن کا نام حاصل کیا۔
قرآنی پیغام کی تشریح و توضیح اور اصلاح قوم کے سلسلہ میں ملک کے بہت سے اچھے اور معقول قدیم رواجات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متبعین میں برقرار رہنے دیا یہ بھی اسلامی قانون کا بہت بڑا ماخذ ہے خاص کر اس لئے بھی کہ قرآن مجید نے متعدد جگہ اس کا صراحت سے حکم دیا ہے کہ پیغمبر اسلام کا ہر قول اور ہر امر و نہی واجب التعمیل اور لائق تقلید ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ

اپنی خلافت کی ابتداء میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس امر کی شہادت دی کہ

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی صرف قانونی احکام ہی نہیں ہیں بلکہ دیگر قسم کے امور بھی ملیں گے، قانونی احکام کچھ تو قرآنی اجمال کی تفصیل وتکمیل پر حاوی تھے تو کچھ ملکی اچھے رسم ورواج کے مختلف اجزاء کو برقرار رکھنے پر مشتمل تھے، پیش ہونے والے مقدمات کے فیصلے، روزمرہ نظم ونسق کا تذکرہ سرکاری حکام اور افسروں کو ہدایتیں، خصوصی خطبات واعلانات، غرض بیسیوں قسم کی چیزیں سنت میں ملتی ہیں۔

لیکن بڑا اہم سوال آئندہ کی ترقی کا ہے کہ مستقبل میں پیدا ہونے والے نامعلوم اور ان گنت نئے مسائل سے دوچار ہونے پر کیا کیا جائے؟ اس بارے میں امام ترمذیؒ وغیرہ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث متعدد ماخذوں سے روایت کی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکاری افسر بنا کر روانہ کیا تو رخصتی یا باریابی میں حسب ذیل گفتگو فرمائی:

''اگر کوئی مقدمہ پیش ہو تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟''

''جیسا کہ کتاب اللہ میں حکم ہے''

''اگر کتاب اللہ میں صراحت نہ ہو تو؟''

''تو پھر رسول اللہ کی سنت کے مطابق''

اگر سنت رسول میں بھی نہ ملے تو؟''

تو پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا''

''تعریف اس خدا کو سزاوار ہے جس نے اپنے رسول کے فرستادہ کو اس چیز کی توفیق دی جسے اس کا رسول پسند کرتا ہے''

یہ مکالمہ نہ تو کوئی کاغذی نظریہ بنا رہا اور نہ ہی کوئی انفرادی واقعہ تھا، اہم معاملات میں استصواب، نگرانی اور تصحیح کی ناگزیر ضرورتوں کے ساتھ ساتھ وسیع صوابدید کا حق خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے افسران قانون کے لئے تسلیم کر لیا جانا اور ایک دوسرے موقع پر انتم اعلم باموردنیاکم (تم لوگ اپنے دنیاوی امور کو زیادہ بہتر جانتے ہو) ارشاد فرما کر اپنے خالص جمالیاتی حکم کو منسوخ کر دینا ایک انقلابی لیکن فیصلہ کن نظیر تھی، جس کے باعث اسلامی قانون کے مستقبل نے اپنے متعلق مکمل اطمینان حاصل کر لیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب امام ابوحنیفہ کی تدوین قانون اسلامی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ھجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا [۱]۔" مؤرخ بلاذری نے اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ "مسجد نبوی میں مہاجرین کی ایک مجلس تھی جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ بیٹھ کر دنیا بھر کے معاملات پر جو ان کے پاس فیصلے کے لئے آیا کرتے تھے گفتگو کیا کرتے تھے، ایک دن انہوں نے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مجوسیوں کے ساتھ کیا کیا جائے (اور وہ اہل کتاب بھی نہیں ہیں)؟ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کہ اسی قانون کے مطابق برتاؤ کرو جو اہل کتاب کے لئے ہے [۲]۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت تک تو بے شمار لوگ تعلیم یافتہ ہو

---

(۱) بخاری ج ۱۲ کتاب الجہاد نیز مسلم و ترمذی ابواب السیر۔

(۲) فتوح البلدان بلاذری ص ۲۶، خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں ﴿وشاورھم فی الامر﴾ کی ہدایت ہوئی ہے، عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جملہ انتظامی و سیاسی معاملات میں مشاورت پر جتنا زیادہ زور دیا جاتا تھا اس کے تذکرے سے احادیث کی کتابیں پُر ہیں، پھر قرآن ہی میں صحابہ کرام کی شان میں بیان ہوا ہے کہ ﴿اَمرُھُم شُورٰی بینھُم﴾ (ان کے تمام کام آپس کے مشورہ سے ہوتے ہیں) ابتدائے اسلام میں مسجد نبوی عملاً پارلیمان کا کام دیتی تھی اور مجلس شورائے عام کا اجلاس وہیں منعقد ہوتا تھا۔ بعض وقت اہم معاملات میں تصفیہ کے لئے تمام لوگوں کے بجائے ان کے نمائندوں کو طلب کیا جاتا تھا، عہد رسالت میں بنو ہوازن کے مال اور جنگی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ پیش آیا تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جلسہ عام میں لوگوں کی رائے معلوم کرنی چاہی لیکن لوگ بے شمار تھے ہر ایک کی رائے ٹھیک طور پر معلوم نہ ہوسکی:

قَالَ: اِنَّا لَانَدرِیُ مَنُ اَذِنَ مِنکُم مِمَّنُ یَاذِنُ۔ فَارُجِعُوا حَتّٰی یَرُفَعَ اِلَینَا عُرفَاؤُکُم اَمرُکُم، فَرَجَعَ النَّاسُ، فَکَلَّمَھُم عُرَفَاؤُھُم ثُمَّ رَجَعُوا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاخبَرُوہُ اَنَّھُم طَیَّبُوا وَاَذِنُوا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم کو معلوم نہیں کہ تم میں کون راضی ہے اور کون راضی نہیں۔ تم اب جاؤ اور تمہارے نمائندے (عریف) تمہارا معاملہ ہم سے بیان کریں گے۔ پھر لوگ چلے گئے پھر ان کے نمائندوں نے اپنے لوگوں سے گفتگو کی پھر ان نمائندوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ وہ لوگ راضی ہیں اور انہوں نے اجازت دی ہے۔

گئے اور اسلامی مملکت تین براعظموں پر پھیل گئی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کے نسخوں کو نقل کروا کر اسلامی مملکت کے گوشہ گوشہ میں روانہ کیا، اس سلسلہ میں امام بخاری نے تو ایک دلچسپ باب ہی اپنی صحیح میں قائم کیا ہے کہ ''ایک ملک کے عالم دوسرے ملکوں کے عالموں کو علمی باتیں لکھ کر بھیج سکتے ہیں۔'' اس سلسلے میں پہلے تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ:

نَسَخَ عثمانُ المَصَاحفَ فَبَعَثَ بِهَا اِلٰی الآفاق.

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے مصحف لکھوائے اور ان کو ملکوں میں بھجوایا۔

پھر یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

كَتَبَ لاَ مِيرِالسَّرِيَّةِ كِتَاباً. وَقَالَ: لاَ تَقْرَأْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذا. فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ وَاَخْبَرَهُمْ بِاَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ (۱).

ایک فوج کے سردار کو ایک خط لکھ دیا اور فرمایا: اس کو پڑھنا نہیں جب تک کہ تم فلاں مقام پر نہ پہنچ جاؤ۔ پھر جب وہ اس مقام پر پہنچا تو اس نے لوگوں کو وہ خط پڑھ کر سنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ان کو بتایا۔

پھر امام بخاریؒ نے مختلف حکمرانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نامے مبارک روانہ کئے تھے ان کی تفصیل بیان کی ہے۔

(ح) سب سے اہم قابل ذکر امر شاید یہ ہے کہ معمر کی تالیف بھی اب جامعۂ انقرہ (ترکی) کے ''شعبہ لسان و تاریخ و جغرافیہ'' کے ذخیرۂ اسماعیل صائب میں ایک مخطوطہ میں دستیاب ہوگئی ہے اور اس طرح راویوں ہی کا نہیں ان کی تالیفوں کا سلسلہ بھی مکمل ہوگیا ہے چنانچہ مثال کے طور پر ہماری یہ حدیثیں امام بخاریؒ کے ہاں ملتی ہیں تو اس کے

---

(۱) بخاری ج ۱ کتاب العلم، باب مایذکر فی المناولة و کتاب اهل العلم بالعلم الی البلدان۔

ماخذ:

امام بخاریؒ: کتاب الجامع الصحیح (مطبوعہ)

از امام احمد حنبلؒ: کتاب المسند (مطبوعہ)

از عبدالرزاق بن ہمام بن نافعؒ:

المصنف (مخطوطات مدینہ منورہ، یمن وترکی، ہند، وسندھ)

دوسرے الفاظ میں امام بخاریؒ نے کوئی چیز من گھڑت اور جعل سازی کر کے نہیں لکھی بلکہ اسناد میں ماخذ در ماخذ کا جو سلسلہ دیا ہے وہ پورے کا پورا واقعی وحقیقی بھی ہے اور بتامہ ہمارے سامنے آ جانے سے ان کی صداقت کی جانچ بھی ممکن ہوگئی ہے اور یہ سب کے سب سچے ثابت ہوئے ہیں اور کس شان کے ساتھ!

چند انتہائی غور طلب حقائق

پروفیسر خالد پرویز

اور پھر یکا یک انہوں نے رخت سفر باندھا۔ اگر چہ انہیں بخوبی علم تھا کہ راستہ انتہائی پیچیدہ بھی ہے اور خطرناک بھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ طویل بھی ہے مگر انہوں نے سفر کا مصمم اور اٹل ارادہ محض اس لیے کر لیا تھا کیونکہ ان کے پیش نظر ایک ایسا بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ مقصد تھا کہ جس کے لیے وہ جان تک قربان کرنے کو تیار تھے۔ اس قدر صبر آزما اور طوالت آشنا سفر کے لیے انہوں نے مقدور بھر سامان خورد ونوش لے تو لیا تھا مگر اتنا بھی نہ لے سکتے تھے کہ جو منزل کے پہنچنے تک کافی ہوتا۔ غراتے صحراؤں بل کھاتے دریاؤں اور چنگھاڑتی ہواؤں کا مسلسل ایک ماہ تک مقابلہ کرنے کے بعد وہ مدینہ منورہ سے بالآخر مصر پہنچے۔

وہ شہر میں تو پہنچ گئے مگر اپنے اُس دیرینہ دوست کے گھر کا پتہ معلوم نہیں تھا کہ جس سے ملاقات کیلئے وہاں گئے تھے۔ اسی سوچ میں تھے کہ کیا کریں مگر جب مقصد نیک ہو تو رب کریم ورحیم خود ہی آسانیاں پیدا کر دیتے ہیں۔ یکدم انہیں ایک خیال آیا اور وہ مصر کے امیر حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ بن مخلد انصاری کے ہاں تشریف لے گئے۔ ان کے پاس پہنچتے ہی اپنا مدعا بیان کیا تو انہوں نے اپنا ایک آدمی ان کے ساتھ روانہ کر دیا جس نے انہیں ان کے پرانے اور گہرے ساتھی کے گھر تک پہنچا دیا۔

دروازے پر دستک دی۔ اندر سے آواز آئی ''کون ہے؟'' انہوں نے اپنا نام بتایا تو ان کا دوست انتہائی خوشی کے عالم میں دوڑا ہوا آیا اور انہیں گلے لگا لیا۔ وہ انہیں اپنے گھر کے اندر لے گیا۔ اس نے خاطر تواضع کا بہتر سے بہترین سامان اکٹھا کیا مگر انہوں نے صاف صاف کہہ دیا ''پیارے دوست! میں کسی بھی چیز کو اس وقت تک ہاتھ

نہیں لگاؤں گا جب تک تم میرے ایک سوال کا جواب نہیں دو گے کیونکہ اسی ایک سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے ہی میں نے اتنا کٹھن سفر طے کیا ہے"۔

دوست نے کہا "پوچھو! میں ابھی بتاتا ہوں"۔ انہوں نے کہا "مومن کی پردہ داری اور عیب پوشی کے متعلق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان ایک موقع پر اہم دونوں نے اکٹھے سنا تھا۔ اب میں وہی حدیث پاک آپ سے پوچھنے آیا ہوں۔ تمہیں لازماً یاد ہوگی۔ فوراً مجھے بتاؤ"۔ دوست نے کہا "خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہو اور مجھے ازبر یاد نہ ہو یہ کیسے ہوسکتا ہے! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جس نے دنیا میں کسی مومن کے عیب کو چھپایا قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے عیبوں کو چھپائیں گے۔"

انہوں نے دوست کی زبانی وہ حدیث سنی تو ان کی خوشی بیان سے باہر تھی۔ انہوں نے کہا "اے میرے دوست عقبہ بن عامرؓ! اگرچہ مجھے اس حدیث کا انہی الفاظ کے ساتھ پہلے بھی علم تھا لیکن خدا معلوم کیوں اس کے الفاظ میں مجھے انتائی معمولی وہم سا ہوگیا تھا اور میں نے یہ گوارا نہ کیا کہ اس کی تصدیق وتوثیق سے پہلے لوگوں کو یہ حدیث سناؤں۔"

حدیث کی تحقیق کے بعد انہوں نے اپنے دوست حضرت عقبہ بن عامرؓ کے ہاں کھانا کھایا اور فوراً ہی واپسی کے سفر کے لیے تیار ہوگئے۔ دوست نے کہا "آپ اتنی دُور سے کتنی مشکل کے ساتھ یہاں آئے ہیں۔ کچھ دن تو ٹھہریئے پھر چلے جایئے گا۔" مگر حدیثِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اپنا معمولی سا وہم دُور کرنے کے لیے آنے والے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"میں دنیا کے تمام شہروں پر دیارِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دیتا ہوں۔ یہ وہی شہر ہے جہاں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد کے بعد مجھے میزبانی کا شرف بخشا تھا۔ میں یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ بغیر کسی جائز مقصد کے ایک لمحہ کے لیے بھی مدینہ منورہ سے دُور رہوں چنانچہ میں جارہا ہوں۔ اللہ حافظ۔"

(عینی، فتح الباری، جامع بیان العلم)

آیئے اب مدینہ منورہ سے ملک شام چلتے ہیں جہاں ایک ماہ کی تکلیف دہ مسافت کے بعد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور صحابیٔ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر اس اونٹ پر سوار ہو کر پہنچے ہیں جو انہوں نے خاص طور پر اس سفر کے لیے خریدا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میزبان کے مکان کا دروازہ کھٹکھٹانے کی بجائے اُسے آواز دیتے ہیں تو وہ اپنے نام کی صدا سنتے ہی باہر دوڑے چلے آتے ہیں اور یوں دونوں ایک دوسرے کو پہچاننے کے بعد بغلگیر ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مہمان حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھتے ہیں ''آپ نے اس قدر طویل اور تھکا دینے والے سفر کی تکلیف اُٹھائی اور یہاں پہنچے۔ فرمائیے میرے لائق کیا خدمت ہے؟''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی اشتیاق و انہماک سے عرض کرتے ہیں ''میں نے سنا ہے کہ آپ کے پاس خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی حدیث ہے جو میں نے نہیں سنی۔ جیسے ہی مجھے اس بات کا علم ہوا تو مجھے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں اس حدیث کے سننے سے پہلے ہی فرشتۂ اجل کو لبیک نہ کہنا پڑ جائے۔ اس لیے جلدی جلدی آیا ہوں۔ اب آپ بھی جلدی سے مجھے وہ حدیث سنا دیجیے اور دیر مت کیجیے۔ میں آپ کا یہ احسان بھلا نہیں پاؤں گا۔''

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ''میں نے معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن لوگ جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسی آواز سے ندا دیں گے جسے دُور والے بھی سنیں گے جس طرح قریب والے سنیں گے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ فرمائیں گے کہ میں محاسبہ کرنے والا بادشاہ ہوں۔ کوئی جنتی اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو جب تک کسی دوزخی کا اس کے ذمے کسی ظلم کا حساب باقی ہو اور وہ قصاص نہ دے حتیٰ کہ ایک تھپڑ کے ظلم کا حساب بھی نہ چکا دے۔''

حدیث سنتے ہی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام تر تھکاوٹ دُور ہو جاتی ہے۔ بشاشت ان کے چہرے کا احاطہ کر لیتی ہے اور ان کے جسم کا انگ انگ مسرت رنگ ہو جاتا ہے۔ وہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت

لے کر مدینہ منورہ واپسی کی راہ لیتے ہیں۔ (فتح الباری، الادب المفرد)

اور اب مدینۃ الحکمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دارالہجرت مدینہ منورہ ہی کے ایک رہائشی کی کہانی اُسی کی زبانی:

''میں لمحہ لمحہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مصروف خدمت رہتا تھا۔ ہادیٔ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم اکثر میرے لیے دعا فرماتے تھے کہ ''اے رب کریم و رحیم! اسے دین کی سمجھ عطا فرما''۔ اور پھر وقت نے کروٹ لی۔ سردار الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے داعیٔ اَجل کو لبیک کہہ دیا۔ اس وقت میری عمر محض تیرہ برس تھی۔ میں نے حصول احادیث کے لیے کمر ہمت باندھ لی اور اپنی پوری کوشش و کاوش شروع کر دی۔ جس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مجھے پتہ چلتا کہ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے تو اُن کے پاس پہنچ جاتا۔ ان سے حدیث سنتا اور یاد کر لیتا۔ بعض اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاس جاتا تو وہ آرام فرما رہے ہوتے۔ میں اپنی چادر ان کی چوکھٹ پر رکھ کر ان کے باہر آنے کا انتظار کرتا۔ اکثر اوقات گردوغبار سے میرا چہرہ اور جسم اٹ جاتا مگر میں کسی بھی مشکل کو خاطر میں نہ لاتا۔ جس وقت وہ بیدار ہوتے تو میں ان سے حدیث سنتا اور شکریہ کے کلمات ادا کر کے گھر کی راہ لیتا۔''

''وہ حضرات مجھے یہ کہتے بھی کہ آپ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے برادرِ عم زاد ہیں۔ آپ نے یہاں آنے کی زحمت کیوں اُٹھائی۔ ہمیں یاد کرتے تو ہم خود آپ کے پاس حاضر ہو کر آپ کو حدیث سناتے مگر میں انہیں یہی کہتا کہ احادیث کی مجھے تلاش ہے اس لیے یہ میرا فرض بنتا ہے کہ میں خود حاضری دوں۔''

بعض اصحاب مجھ سے پوچھتے کہ کب سے بیٹھے انتظار کر رہے ہو اور جب میں انہیں بتاتا کہ کئی گھنٹوں سے منتظر ہوں تو وہ زور دے کر کہتے کہ آپ نے اپنی آمد کی اطلاع آتے ہی ہمیں کیوں نہ بھجوا دی ہم اسی وقت حاضر ہو جاتے۔ یوں آپ کو انتظار کی کافی تکلیف اٹھانا پڑی مگر میں انہیں یہی جواب دیتا۔ میں نے یہ مناسب خیال نہ کیا کہ آپ کو میری وجہ سے اپنی دوسری مصروفیات ملتوی کرنا پڑیں۔''

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو حصول احادیث کے حوالے

سے روداد بیان کر رہے تھے۔ ان کے اسی ذوق وشوق اور جذب ومستی ہی کی وجہ تھی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں کم عمری کے باوجود ممتاز اور اکابر علماء میں شمار کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے جنہیں کثیر الروایہ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ محدثین اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کثیر الروایہ شمار کرتے ہیں جس سے ایک ہزار سے زائد احادیث مروی ہوں۔

("المنهل اللطيف فی اصول الحديث الشريف"

صفحہ 30 از محمد بن علوی المالکی الحسنی)

یہ اُن ان گنت واقعات میں سے محض تین واقعات ہیں کہ جو احادیث کے حصول کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اس جوش و جذبہ کو ظاہر کرتے ہیں جو بعد از وصال نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں پایا جاتا تھا۔ یوں اس صداقت کو بخوبی محسوس کیا جا سکتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حصول حدیث کے لیے ذوق وشوق کس قدر دیدنی ہوگا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے نکلے ایک ایک لفظ کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک عمل کی جزئیات تک کو نہ صرف ازبر یاد کرتے تھے، دل و دماغ میں نقش کرتے تھے بلکہ انہیں ضابطۂ تحریر میں بھی لے آتے تھے۔

اس کھلی سچائی اور واضح دلیل سے کیسے انکار کیا جا سکتا ہے کہ جس قوم کو رب علیم و خبیر کی طرف سے یہ حکم ہو کہ:

وَلَا تَسْـَٔمُوٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا

(البقرہ:282)

''اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اُس کی میعاد تک لکھنے میں سستی نہ کرو۔ یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک انصاف کو زیادہ قائم رکھنے والا ہے اور شہادت کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ قریب ہے اس

بات کے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو۔"

یعنی یہ کہ جو دین آپس کے معمولی لین دین کو بھی لکھ لینے کا حکم دیتا ہو تو یہ بات اس دین کی روح ہی کے خلاف ہے کہ وہ ان ہدایات (احادیث) کو لکھنے پر توجہ نہ دے جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہونے کی بناء پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات (احادیث) قیامت تک ملت اسلامیہ کی رہنمائی کیلئے ضروری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے ہر دور میں کتابت حدیث کی طرف بھرپور توجہ دی۔

اور پھر جب رب رحمٰن و رحیم نے پہلی وحی ہی میں فرما دیا کہ "ہم نے انسان کو قلم کے ذریعے علم دیا" اور یہ کہ قرآن مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم بنا کر ہی بھیجا گیا تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مدینۃ العلم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جو کہ سراپا علم تھیں اور قرآن پاک کی مکمل تفسیر و توضیح تھیں انہیں رب قادر و قدیر قلم کے ذریعے رہتی دنیا تک رہنمائی کا ذریعہ نہ بناتے۔ یہی وجہ ہے کہ رب ذوالجلال نے نہ صرف قلم کی قسم کھائی ہے بلکہ ان تحریروں (قرآن و احادیث) کی بھی قسم کھائی ہے جنہیں قلم لکھتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ (القلم:1)

"ن۔ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔"

منشاء رب العزت کے تحت معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار مواقع پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کتابت حدیث کی ترغیب دی، تلقین کی اور حکم دیا۔ حاکم نے "المستدرک" میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیدوا العلم بالکتاب

"علم کو کتابت کی قید میں لے آؤ"

(منتخب کنز العمال جلد 4، صفحہ 69)

سرور کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کتابت حدیث کی عام اجازت تھی۔ جس کسی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ضابطۂ تحریر میں لانے کی اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوری طور پر اس کو اجازت مرحمت فرما دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ کتابت کی اجازت دی بلکہ بہت سے مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احکامات وارشادات خود لکھوائے اور املاء کرائے مثلاً

(1) فتح مکہ کے موقع پر سپہ سالار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا تھا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک صحابی حضرت ابوشاہ یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کاتب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اس خطبہ کو لکھ کر حضرت ابوشاہ یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیا جائے۔
(صحیح بخاری، باب کتابتہ العلم)

(2) ہادیٔ کون و مکاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقات، دیات اور فرائض وسنن کے متعلق ایک کتاب تحریر کرائی۔ محمد بن شہاب زہری کا بیان ہے کہ "یہ کتاب چمڑے پر تحریر تھی اور حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ابوبکر بن حزم کے پاس موجود تھی۔ وہ یہ کتاب میرے پاس بھی لے کر آئے تھے اور میں نے اس کو پڑھا تھا۔" (سنن نسائی، نصب الرایہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

(3) "میں دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہمراہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھا۔ میں ان سب سے کم عمر تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ سے عمداً جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہر آئے تو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے معاملہ میں کس قدر شدید وعید فرمائی ہے اور آپ حضرات ہیں کہ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں۔ یہ سن کر وہ لوگ

ہنسے اور کہنے لگے کہ اے بھتیجے! ہم جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔"

(مجمع الزوائد جلد اول صفحہ 151، 152، السنتہ قبل التدوین صفحہ 93)

(4) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں وہ تمام احادیث جن کا تعلق مسائل زکوٰۃ سے تھا یکجا قلمبند کروادیں جس کا نام "کتاب الصدقہ" تھا مگر اس کو عمال و حکام کے پاس روانہ کرنے سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان احکامات کو اپنے اپنے دور خلافت میں نافذ کیا۔ "کتاب الصدقہ" میں اونٹوں، بکریوں، چاندی اور سونے کی زکوٰۃ کے نصاب کا بیان ہے۔ یہ کتاب ہادیٔ اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھائی تھی۔

(بخاری، سنن ابوداؤد، مسند حنبل، دار قطنی)

(5) ہادیٔ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز، روزہ، ربا اور شراب وغیرہ کے متعلق احکامات حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھوا دیئے تھے۔

(معجم صغیر)

(6) حضرت معن سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میرے لیے ایک کتاب نکالی اور میرے سامنے قسم کھا کر کہا کہ یہ کتاب میرے والد ماجد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھی۔ اس کتاب میں احادیث رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم تحریر تھیں۔ (السنتہ قبل التدوین)

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ احادیث دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر ہر دور میں کتابت شدہ شکل میں موجود تھیں اور ابتداء ہی سے کتابت شدہ مواد سے روایت کرنے کا رواج رہا ہے اور یہ کہ کتابت شدہ مواد سے روایت کرنے کا رواج اسلام سے پہلے بھی عربوں میں موجود تھا۔

احادیث کی حفاظت کے لیے ابتداء ہی سے حافظے کے ساتھ ساتھ کتابت کا ذریعہ استعمال ہوتا رہا۔ اگرچہ شروع میں قدرے حافظے پر زور تھا کیونکہ عرب کے باشندے ذہین وفطین ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اعلیٰ قسم کے حفاظ بھی تھے چنانچہ جو لوگ احادیث کو لکھتے تھے وہ ان کو حفظ بھی ضرور کرتے تھے تاہم حافظے کی مدد سے روایت کرنے کو وہ ذہانت وفطانت کی علامت سمجھتے تھے لیکن رفتار زمانہ کے ساتھ ساتھ کتابت نے حافظے پر فوقیت حاصل کر لی اور حدیث ہر دور کے تقاضوں کے مطابق حفاظت کے مختلف ذرائع سے محفوظ و مامون ہو کر ہم تک پہنچی۔

رب ذوالجلال نے قرآن پاک میں مسلمانوں کو واضح طور پر حکم دیا کہ ان کے پاس جو بھی خبر پہنچے اس کی مکمل تحقیق کے بغیر اسے فوراً تسلیم نہ کریں۔ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان لوگوں کو آگ کے ابدی عذاب سے ڈرایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی باتوں کو منسوب کریں مزید یہ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے دنیا اور آخرت کی نعمتوں کی دعا کی جو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہیں اور پھر پوری دیانت داری سے ان احادیث کو دوسروں تک منتقل کرتے ہیں۔

رب العالمین جل شانہٗ اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکامات و ارشادات کا واضح تقاضا یہی تھا کہ مسلمان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے حصول اور ان کی روایت میں ازحد احتیاط کریں۔ قبول حدیث کے حوالے سے اس احتیاط کی مثالیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے رویے میں واضح طور پر نظر آتی ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت حدیث کرنے والوں کو سختی سے اپنی روایت پر گواہ پیش کرنیکا حکم دیتے تھے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی یہی رویہ اپناتے تھے۔

احادیث طیبہ کو سینوں میں محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ احادیث کو تحریری شکل میں محفوظ رکھنے کی انفرادی کوششیں اتنی محتاط، عمدہ اور ٹھوس و بااعتماد تھیں کہ ان کی موجودگی میں سرکاری سطح پر احادیث کی باقاعدہ تدوین کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی لیکن پہلی

صدی ہجری کے اختتام پر حالات نے خلیفہ وقت حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو تدوین حدیث کی طرف مائل وقائل کیا اور ان ہی کے حکم سے سرکاری سطح پر تدوین حدیث کا آغاز ہوا۔

اس کے بعد ہر زمانے میں اکابرین امت مسلمہ نے احادیث مبارکہ کی تدوین و تشہیر میں بھر پور حصہ لیا اور یہ کہ جب بھی حدیث کی حفاظت کے لیے نئے اسلوب اور طریقے اپنانے کی ضرورت محسوس ہوئی انہوں نے وہ بحسن وخوبی اپنائے۔

رب کائنات جل شانہٗ نے محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی اتباع اور پیروی کا حکم دیا ہے۔ ارشادِ رب العزت ہے:

(1) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(آل عمران: 132)

''اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''

(2) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

(آل عمران: 31)

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تا کہ اللہ تم سے محبت کرے۔''

(3) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: 21)

''تمہارے اعمال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔''

یہ اور ان جیسی دوسری آیات ربانی واضح طور پر اس امر کی ترجمانی کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات (احادیث) پر عمل پیرا ہونا قیامت تک مسلمانوں پر لازم ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعد کے افراد کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات وافعال کا کس ذریعہ سے علم ہو گا۔ رب ذوالجلال نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنایا ہے لیکن جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہمارے

سامنے نہ ہوتو ہم اپنی زندگیوں کوکس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں ڈھال سکیں گے جبکہ ہمیں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم صرف احادیث سے ہی ممکن ہے۔

اس سے یہ امر واضح ہوا کہ جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیلئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک بہ نفس نفیس ہدایت اور نمونۂ عمل تھی اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہمارے لیے ہدایت اور نمونۂ عمل ہیں۔ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث معتبر و مستند نہ ہوں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی حجت اپنے بندوں پر ناتمام رہے گی کیونکہ رب کائنات نے رشد و ہدایت کے لیے صرف قرآن کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکامات کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات (احادیث) کی اطاعت کو بھی لازم قرار دیا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو جاننے کے لیے احادیث کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اتمام حجت کے لیے مستند و معتبر احادیث ہی ہم تک پہنچائی ہیں کیونکہ وہ ذات پاک قادر و قدیر بھی ہے اور علیم و خبیر بھی ہے۔

اگر احادیث پاک کو معتبر و مستند تسلیم نہ کیا جائے تو اس سے نہ صرف یہ کہ رب کریم و عظیم کے حکم کے تقاضے کے طور پر نہ تو اتمام حجت ہوگا اور نہ ہی ہم قرآن مجید کی دی ہوئی ہدایات سے مکمل طور پر فیض یاب ہوسکیں گے کیونکہ قرآن پاک کے نفس مضمون کو سمجھنے کے لیے بھی ہمیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے گویا قرآن معظم (الکتاب) اور قرآن مجسم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) لازم و ملزوم ہیں۔ اگر قرآن معظم کو سمجھنا ہے تو قرآن مجسم کو سمجھنا ہوگا اور قرآن مجسم کو سمجھنے کے لیے ہمارے پاس صرف اور صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ حدیث پاک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا کہ:

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (البقرۃ:129)

''اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں''

اس آیت میں واضح طور پر کتاب سے مراد قرآن کریم اور حکمت سے مراد قرآن کی تفسیر (احادیث) ہے۔

اگر احادیث کو معتبر و مستند نہ مانا جائے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم حکمت کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا صدق کیسے ظاہر ہوگا! اس سے ظاہر ہوا کہ جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک کے حرف حرف اور لفظ لفظ کو بحفاظت ہم تک پہنچایا ہے اور اس کی تا قیامت محافظت کا وعدہ فرمایا ہے اسی طرح اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات وافعال جو کہ محض قرآن پاک کی تفسیر وتشریح وتوضیح ہیں ان کو بھی معتبر و مستند حوالوں سے ہم تک پہنچایا ہے تاکہ ہم رب کائنات کے ان احکامات کی تعمیل کر سکیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور یہاں تک کہہ دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کی اطاعت ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (النساء: 80)

''جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی''

اور یہ کہ

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ (الحاقہ: 40)

''بے شک قول الٰہی ہی قول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے''

جب قول الٰہی ہی قول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو کیا اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک کی طرح حدیث پاک کو مستند و معتبر اور محفوظ و مامون نہیں رکھیں گے!!

☆ —— ☆ —— ☆
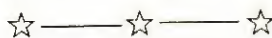
''صحیفہ ھمام بن منبہ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ'' کی جملہ احادیث اس صحیفہ کے نسخوں کی دریافت سے پہلے ''مسند احمد بن حنبلؒ'' اور ''مصنف عبدالرزاق'' میں آ چکی

تھیں مگر اصل صحیفہ دستیاب نہیں تھا۔

اس صحیفہ کو سب سے پہلے ڈاکٹر محمد حمید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا۔ انہیں اس کا ایک قدیم نسخہ برلن سے ملا۔ مزید جستجو پر انہیں دمشق (شام) کی ایک لائبریری ''المکتبہ الظاہریہ'' سے اس کا ایک اور نسخہ مل گیا۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں نسخوں (مخطوطوں) کا تقابل کرنے کے بعد دمشق والے نسخے کو 1953ء میں شائع کرا دیا جس میں کل 138 احادیث شامل تھیں۔

بعد ازاں جامعہ الازہر (مصر) کے ایک عالم الدکتور (ڈاکٹر) رفعت فوزی عبدالمطلب کو تحقیق کے دوران مصر کی ایک لائبریری ''دارالکتب المصریہ'' سے اس صحیفے کا ایک اور مخطوطہ مل گیا۔ اس مخطوطہ (نسخہ) میں سابقہ دو نسخوں کے مقابلہ میں ایک حدیث

اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُم اَخَاہُ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْہَ

''تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے چہرے پر نہ مارے''

زائد تھی۔ یہ حدیث اس سے پہلے مسند احمد بن حنبلؒ، صحیح بخاریؒ اور صحیح مسلمؒ سمیت سات کتب حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

پروفیسر خالد پرویز
11/6 فیصل اسٹریٹ گلگشت ملتان
061-522252 / 0300-6302548

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا خاندانی نام عبد شمس تھا ان کا رنگ گندمی شانے کشادہ دانت آبدار اور آگے کے دو دانتوں کے درمیان جگہ خالی تھی۔ ابھی بچے تھے کہ سر سے والد کا سایہ اُٹھ گیا۔ غربت و افلاس بچپن سے ہی ساتھی بن گئے اور جوانی میں بھی ساتھ رہے۔ مجبوراً ایک یمنی عورت بسرہ بنت غذوان کے پاس محض روٹی کپڑے پر ملازم ہو گئے اور خدمت یہ سپرد تھی کہ جب وہ کہیں جانے لگیں تو یہ پاپیادہ ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے اس کی سواری کے ساتھ چلیں۔

وقت گزرتا رہا اور پھر اتفاق سے بعد میں یہی عورت ان کے نکاح میں آ گئی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ہم قبیلہ طفیل بن عمر دوسی ہجرت عظمیٰ سے قبل مکہ ہی میں قرآن سے مسحور ہو چکے تھے اور قبول اسلام کے بعد اس کی تبلیغ کے لیے یمن لوٹ آئے ان ہی کی کوششوں سے دوس میں اسلام پھیلا اور غزوہ خیبر کے زمانہ میں یہ یمن سے اسی (80) خانوادوں کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں مدینہ حاضر ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر میں تشریف رکھتے تھے اس لیے یہ لوگ مدینہ سے خیبر پہنچے اسی قبیلہ کے ساتھ عبد شمس بھی تھے جو ہنوز اپنے آبائی مذاہب پر تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ میں بڑے شوق اور ولولہ کے ساتھ شعر پڑھتے جاتے تھے۔ اسی ذوق وشوق کے ساتھ خیبر پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل فرما کر عمیر رکھ دیا۔

جب وہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر دولت اسلام سے مالا مال ہونے کے لیے آ رہے تھے تو ان کا ایک غلام راستہ میں گم ہو گیا تھا۔ اتفاق سے اسی

وقت وہ دکھائی دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمیر تمہارا غلام آ گیا، عرض کی اللہ کی راہ میں آزاد ہے۔ بیعت اسلام کے بعد وہ دامن نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے وابستہ ہوئے کہ مرتے دم تک ساتھ نہ چھوڑا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمیر جبکہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنیت تھی سلسلہ نسب یہ ہے۔ عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عامر بن عبد ذی الشریٰ بن طریف بن غیاث بن لہنیہ بن سعد بن شعلبہ بن سلیم بن فہم بن غم بن دوس اصل خاندانی نام عبد شمس تھا۔ کنیت کی وجہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بلی پالی ہوئی تھی شب میں اس کو ایک درخت میں رکھتا تھا اور صبح کو جب بکریاں چرانے جاتا تو ساتھ لے لیتا اور اس کے ساتھ کھیلتا۔ لوگوں نے یہ غیر معمولی دلچسپی دیکھ کر مجھ کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا شروع کیا۔ لہٰذا یہ کنیت ایسی مشہور ہوئی کہ اصل نام پس منظر میں چلا گیا۔

دولت اسلام سے بہرہ ور ہونے کے بعد فکر ہوئی کہ بوڑھی ماں کو بھی جو زندہ تھیں اس سعادت میں شریک کریں مگر وہ برابر انکار کرتی رہیں۔ ایک دن حسب معمول ان کو اسلام کی دعوت دی انہوں نے شان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ ناروا الفاظ کہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کر کے ماں کے اسلام کے لیے طالب دعا ہوئے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی واپس ہوئے تو دعا قبول ہو چکی تھی۔ والدہ اسلام کے لیے نہا دھو کر تیار ہو رہی تھیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر پہنچے تو ان کو اندر بلایا اور **اشهد ان لا اله الا اللّٰه و اشهد ان محمد ا عبده و رسوله** کہہ کر ان کا استقبال کیا۔ یہ فوراً الٹے پاؤں مسرت سے روتے ہوئے کاشانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی خدا نے میری ماں کو اسلام کی ہدایت بخشی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم کی بڑی جستجو تھی۔ ان کا ذوق علم حرص کے درجہ تک پہنچ گیا تھا۔ ان کے علمی حرص کا اعتراف خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ایک مرتبہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا قیامت کے دن کون خوش قسمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا زیادہ مستحق ہوگا۔

فرمایا تمہاری حرص علی الحدیث کو دیکھ کر میرا پہلے سے خیال تھا کہ یہ سوال تم سے پہلے کوئی نہ کرے گا۔

عام طور پر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سوالات کرتے ہوئے جھجکتے تھے لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت دلیری سے پوچھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا بخدا ان کی روایات میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ کرنا اس کی وجہ محض یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے میں بہت جری تھے اس لیے وہ ایسے ایسے سوالات کرتے تھے جن کو ہم لوگ نہیں کر سکتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود جیسے علم کے شائق تھے چاہتے تھے کہ ہر مسلمان کے دل میں طلب علم کا یہی جذبہ پیدا ہو جائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن بازار میں جا کر لوگوں کو پکارا کہ تم کو کس چیز نے مجبور کر رکھا ہے۔

لوگوں نے پوچھا ''کس شے سے''۔

کہا ''وہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اور تم لوگ یہاں بیٹھے ہو''۔

لوگوں نے پوچھا ''کہاں''۔

کہا ''مسجد میں''۔

چنانچہ سب دوڑ کر مسجد آئے لیکن وہاں کوئی مادی میراث نہ تھی اس لیے لوٹ گئے اور کہا وہاں کچھ بھی تقسیم نہیں ہو رہا تھا۔ البتہ کچھ لوگ نمازیں پڑھ رہے تھے کچھ لوگ قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے کچھ حلال وحرام پر گفتگو کر رہے تھے۔ بولے تم لوگوں پر افسوس ہے یہی تمہ[illegible]ے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔

غزوات میں ان کی [illegible]ت کی تصریح نہیں ملتی مگر اتنا معلوم ہے کہ اسلام کے بعد

متعدد غزوات میں شریک ہوئے۔ ان کا بیان ہے کہ میں جن جن لڑائیوں میں شریک رہا غزوہ خیبر کے سوا ان سب میں مال غنیمت ملا کیونکہ اس کا مال حدیبیہ والوں کے لیے مخصوص تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ملکی معاملات میں کوئی حصہ نہیں لیا اس مدت میں اپنے محبوب مشغلے حدیث کی اشاعت میں مصروف رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ سے زندگی کا دوسرا دور شروع ہوا انہوں نے ان کو بحرین کا عامل مقرر کیا اس دن سے ان کا فقر و افلاس ختم ہوا۔ جب وہاں سے واپس ہوئے تو دس ہزار روپیہ پاس تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باز پرس کی کہ اتنی رقم کہاں سے ملی؟ عرض کیا گھوڑیوں کے بچوں، عطیوں اور غلاموں کے ٹیکس سے۔ تحقیقات سے ان کا بیان صحیح نکلا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ ان کو عندہ پر واپس کرنا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ''تم کو امارت قبول کرنے میں کیوں عذر ہے''؟

بولے ''میں بے چارہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا ہوں میں تین باتوں سے ڈرتا ہوں ایک یہ کہ بغیر علم کے کچھ کہوں دوسرے یہ کہ بغیر حجت شرعی کے فیصلہ کروں تیسرے یہ کہ مارا جاؤں۔ میری آبروریزی کی جائے اور میرا مال چھینا جائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عہد خلافت خاموشی میں بسر کیا۔ البتہ آخر میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محصور ہونے کے بعد لوگوں کو ان کی امداد و اعانت پر آمادہ کرتے تھے اور محاصرہ کی حالت میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں موجود تھے کچھ اور لوگ بھی تھے ان سب کو خطاب کر کے کہا:

''میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تم لوگ میرے بعد فتنہ اور اختلاف میں مبتلا ہو گے''۔

لوگوں نے پوچھا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارا کیا طرز عمل ہونا چاہیے۔''

فرمایا ''تم کو امین اور اس کے حامیوں کے ساتھ ہونا چاہیے''۔ اس سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غنی کی طرف اشارہ تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محاصرہ تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پتہ چلتا ہے اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں کہیں نظر نہیں آئے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ اس زمانہ میں اکثر محتاط صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ بہتوں نے تو آبادی چھوڑ کر تنہائی اختیار کر لی تھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی فتنہ میں مبتلا ہونے کے خوف سے کہیں روپوش ہو گئے تھے ان فتنوں کے بعد امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں مروان کبھی کبھی ان کو مدینہ پر اپنا قائم مقام بناتا تھا۔

57 ہجری میں مدینہ میں بیمار ہوئے بڑے بڑے لوگ عیادت کو آتے تھے خود مروان بن حکم بھی آتا تھا۔ بیماری کی حالت میں زندگی کی کوئی آرزو باقی نہ رہی تھی۔ اگر کوئی تمنا تھی تو صرف یہ کہ جلد سے جلد دارالابتلاء چھوڑ کر دارالبقا میں داخل ہو جائیں۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن عیادت کو آئے اور ان کی صحت کے لیے دعا کی انہوں نے کہا خدایا اب دنیا میں نہ لوٹا پھر ابوسلمہ کو مخاطب کر کے بولے وہ زمانہ بہت جلد آنے والا ہے جب انسان موت کو سونے کے ذخیرہ سے زیادہ پسند کرے گا اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے کہ جب آدمی کسی قبر پر گزرے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش بجائے اس کے وہ اس میں دفن ہوتا۔

بستر مرگ پر پیش آنے والی منزل کے خطرات کو یاد کر کے بہت روتے تھے لوگ رونے کا سبب پوچھتے تو فرماتے کہ میں اس دنیا کی دلفریبیوں پر نہیں روتا بلکہ سفر کی طوالت اور زاد راہ کی قلت پر آنسو بہاتا ہوں۔ اس وقت میں دوزخ جنت کے نشیب و فراز کے درمیان ہوں معلوم نہیں ان میں سے کس راستہ پر جانا ہو۔

آخر وقت میں تجہیز و تکفین کے متعلق یہ ہدایتیں دیں۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح مجھ کو عمامہ اور قمیص پہنانا اور عرب کے پرانے دستور کے مطابق میری قبر پر نہ خیمہ نصب کرنا اور نہ جنازہ کے پیچھے آگ لے کر

چلنا اور جنازہ لے جانے میں جلدی کرنا اگر میں صالح ہوں گا تو جلد اپنے رب سے ملوں گا اور اگر بدقسمت ہوں گا تو ایک بوجھ تمہاری گردن سے دُور ہو گا۔''

انتقال کے بعد اس وصیت کی پوری تعمیل کی گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر باش تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو بلا کر پوچھا تم یہ کیسی حدیثیں بیان کرتے ہو حالانکہ جو کچھ میں نے دیکھا اور سنا وہی تم نے بھی سنا اور دیکھا۔

عرض کیا ''آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر میں مصروف رہتی تھیں اور خدا کی قسم میری توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی چیز نہیں ہٹاتی تھی۔''

ایک مرتبہ مروان کو ان کی کوئی بات ناگوار ہوئی اس نے غصہ میں کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت حدیثیں روایت کرتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کچھ ہی دنوں پہلے مدینہ آئے تھے۔

بولے ''جب میں مدینہ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے اسوقت میری عمر تیس برس سے کچھ اوپر تھی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات تک سایہ کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے گھروں میں جاتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کرتا تھا۔ اس لیے میں دوسرے لوگوں سے زیادہ حدیثیں جانتا ہوں۔ خدا کی قسم وہ جماعت جو مجھ سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تھی وہ میری حاضر باشی کی معترف تھی اور مجھ سے حدیثیں پوچھا کرتی تھی۔ ان پوچھنے والوں میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا بھی زیادہ علم ہی کی مانگتے تھے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

ایک دوسرا شخص مسجد میں بیٹھے دعا اور ذکر خدا میں مشغول تھے اس دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم لوگ خاموش ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا کام جاری رکھو اس ارشاد پر میں اور دوسرا شخص حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبول دعا کرنے لگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے جاتے تھے۔ ان کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی کہ خدایا جو کچھ میرے ساتھی مجھ سے قبل مانگ چکے ہیں وہ بھی مجھے دے اس کے علاوہ ایسا علم عطا فرما جو پھر فراموش نہ ہو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی اس کے بعد ہم دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بھی ایسا علم عطا ہو جو فراموشی کی دست برد سے محفوظ رہے۔

فرمایا وہ دوسی نوجوان کے حصے میں آ چکا اسی طرح ایک مرتبہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسیان حدیث کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چادر پھیلاؤ انہوں نے چادر پھیلا دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دست مبارک ڈالے پھر فرمایا کہ اس کو سینہ سے لگا لو کہتے ہیں اس کے بعد سے میں پھر کبھی نہیں بھولا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیثوں کے بارے میں بہت احتیاط سے کام لیتے تھے بھولنے یا الفاظ کے ردوبدل کے ڈر سے جو کچھ سنتے اس کو قلم بند کر لیتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کثرت روایت کی وجہ سے بعض اشخاص کے دل میں ان کی روایات کی جانب سے شکوک وشبہات پیدا ہوئے۔ چنانچہ ایک مرتبہ مروان نے امتحان کی غرض سے ان کو بلوایا اور اپنے کاتب کو تخت کے نیچے بٹھا کر ان سے حدیثیں پوچھنا شروع کیں یہ بیان کرتے جاتے تھے اور کاتب چھپا ہوا ان کی لاعلمی میں لکھتا جاتا تھا دوسرے سال پھر اسی طریقہ سے امتحان لیا۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے بلا کم وکاست وہی جوابات دیئے جو ایک سال قبل دے چکے تھے حتیٰ کہ ترتیب میں بھی کوئی فرق نہ آیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ خاص امتیاز ہے کہ اللہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس فیاضی سے علم کی دولت عطا کی اسی فیاضی سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے اس کو مسلمانوں کے لیے وقف عام کیا۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے جہاں بھی کچھ مسلمان مل جاتے ان کے کانوں تک اقوال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا دیتے۔ جمعہ کے دن نماز سے قبل کا وقت حدیث کے لیے مخصوص تھا چنانچہ ہر جمعہ کو نماز سے پہلے لوگوں کے سامنے حدیثیں بیان کرتے اور یہ سلسلہ اس وقت تک قائم رہتا جب تک مقصورہ کا دروازہ نہ کھلتا اور امام برآمد نہ ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم وعرفان کی بارش سے عورتیں بھی سیراب ہوتی تھیں۔ گو اس طبقہ کو وہ باقاعدہ تعلیم نہیں دیتے تھے لیکن اگر کسی عورت سے کوئی فعل خلاف احکام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سرزد ہو جاتا تو فوراً ٹوک دیتے اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس کو بتا دیتے۔ ایک مرتبہ ایک عورت سے ملے اس کے پیراہن سے خوشبو کی لپٹ آتی تھی پوچھا ''تم مسجد سے آئی ہو''۔

اس نے کہا ''ہاں''۔

پھر پوچھا ''مخصوص مسجد جانے کے لیے خوشبو لگائی تھی''۔

اس نے کہا ''ہاں''۔

فرمایا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عورت کی نماز جو مخصوص مسجد جانے کے لیے خوشبو لگاتی ہے اس وقت تک مقبول نہ ہوگی جب تک وہ غسل نہ کر ڈالے یعنی اس کی خوشبو دھل نہ جائے کیونکہ وہ فتنہ بن جاتی ہے''۔ غرض اس عہد مبارک کی خواتین بھی ان کے خرمن علم کی خوشہ چیں تھیں چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمرہ روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بھی نظر آتا ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن کمال میں جس قدر علمی جواہر تھے سب عام مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے لیکن وہ احادیث جو فتنہ سے متعلق تھیں اور جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کے طور پر فرمایا تھا زبان سے نہ نکالیں کہ یہ خود فتنہ بن جاتیں۔ فرماتے تھے کہ میں نے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دو ظرف میں محفوظ کی ہیں۔

عام تعلیمی لحاظ سے وہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت میں بہت نمایاں تھے عربی مادری زبان تھی اس کے علاوہ فارسی بھی جانتے تھے ایک مرتبہ ایک ایرانی عورت

اللہ کا بندوں کے بارے فرشتوں سے سوال

ALLAH QUESTIONS THE ANGELS ABOUT HIS SERVANTS

٨۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَلْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ : مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ. ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ ، فَيَسْئَلُهُمْ ، وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ : كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ قَالُوْا : تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ، وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ))

(٨) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے نوبت بہ نوبت تمہارے پاس آیا کرتے ہیں، اور صبح کی نماز اور عصر کی نماز میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری (پروردگار) کے پاس اوپر جاتے ہیں اور وہ اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے — تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں، ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، اور ہم اس حال میں ان کے پاس گئے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

8. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "The angels of the night and the day come to you on their prescribed time and they meet with one another at the time of *Fajr* (dawn) and *Asr* (afternoon) prayers. When those angels who spend night with you return to their Mighty Lord. He questions them (though He is all knowing). 'In which state you left My servants.' They say. 'We left them praying and when we had reached there we found them praying.'"

فرشتوں کی نمازی کیلئے دُعا

THE AGELS PRAY FOR THE WORSHIPPER

٩۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ ، وَتَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ))

(٩) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے تم میں سے ہر شخص پر اس وقت تک رحمت بھیجتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر جہاں اُس نے نماز پڑھی تھی (بیٹھا) رہے اور وہ کہتے ہیں: ''یا اللہ! تو اس کی مغفرت کر، یا اللہ تو اس پر رحم کر''، جب تک کہ اس شخص کا وضو نہ ٹوٹ جائے۔

9. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The angels continue to send blessings on the worshippers as long as they remain sitting on the place of worship. They say, 'O Allah forgive them, have mercy on them.'"

سابقہ گناہوں کی معافی

PARDONING OF PREVIOUS SINS

١٠۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ ، فَوَافَقَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى ، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ))

(١٠) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ''آمین'' (قبول کر) کہے اور فرشتے بھی آسمان پر ''آمین'' کہیں ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا ساتھ دینا موافق ہو تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے۔

10. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "When you say *Aameen*' (O. Allah hear our supplications) the angels too say '*Aameen*' in heaven. If voices of the worshippers and the angels coincide, the previous sins of the worshippers are pardoned."

قربانی کے جانور پر سواری

RIDING ON THE SACRIFICE ANIMAL

۱۱۔ ((وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةُ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِرْكَبْهَا. فَقَالَ : اِنَّهَا بَدَنَةٌ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ : وَيْلَكَ ، اِرْكَبْهَا ، وَيْلَكَ اِرْكَبْهَا.))

(۱۱) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ ایک شخص قربانی کے جانور کو اس کے گلے میں پٹہ ڈالے پیدل ہانکے چلا جا رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اس پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا جانور ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا، تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا۔

11. Hazrat Abu Hurayra (May Allah be pleased with him) said, "Once a person was going and driving a cattle along. The Prophet (peace and blessings be upon him) said to him, "(O man) ride on it." He answered, 'O Prophet of Allah it is for sacrifice.' The Prophet said, 'It is pity (you are not riding), ride on it.' (He repeated it)."

دوزخ کی آگ انہتر درجے زیادہ

FIRE OF HELL 69 TIMES HOTTER

١٢۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((نَارُكُمْ هٰذَا ، مَا يُوْقِدُ بَنُوْ اٰدَمَ ، جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ. فَقَالُوْا : وَاللّٰهِ! اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَتَنَا ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّ سِتِّيْنَ جُزْءًا ، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا))

(۱۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری یہ آگ جس کو تم بنی آدم سلگاتے ہو حرارت میں دوزخ کی آگ سے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر اتنی بھی ہوتی تو ہم کو کافی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ کی آگ اس سے انہتر درجے زیادہ ہے اور ان میں سے ہر ہر درجہ حرارت میں اتنا ہی ہے۔

12. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "(O people) Your worldly fire is seventy times less burning as compared to fire of Hell." The people said, "O Prophet of Allah, couldn't be this fire adequate for us.' The Prophet said, "The fire of Hell is sixty nine times more burning than this fire and scales too are higher than here."

اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب

MERCY OF ALLAH IS GREATER THAN HIS WRATH

۱۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ ، كَتَبَ كِتَابًا ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ : إِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ))

(۱۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ نے خلقت کو پیدا کیا تو یہ عبارت لکھ دی اور یہ اس کے پاس عرش کے اُوپر (موجود) ہے کہ ''یقیناً میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے''۔

13. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "When Allah created the mankind He wrote down His verdict 'Verily My mercy is dominant over My wrath' and this verdict exists in heaven with Him."

تم روتے زیادہ، ہنستے کم

MORE WEEPING THAN LAUGHING

١٤ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ ، لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا.))

(۱۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، میں جو کچھ جانتا ہوں اگر تم بھی جانتے ہوتے تو یقیناً روتے زیادہ اور ہنستے کم۔

14. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By His name in whose hand Muhammad's soul is, if you knew what I know you would have cried more than you laughed."

روزہ دار اور جہالت

I AM FASTING

۱۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ ، فَاِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یَوْمًا صَائِمًا ، فَلَا یَجْھَلُ ، وَلَا یَرْفَثْ ، فَاِنْ امْرُءٌ قَاتَلَہٗ ، اَوْ شَاتَمَہٗ ، فَلْیَقُلْ: اِنِّیْ صَائِمٌ ، اِنِّیْ صَائِمٌ))

(۱۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ ایک ڈھال ہے اگر تم میں سے کوئی شخص کسی دن روزہ رکھے تو اس کو نہ تو جہالت سے پیش آنا چاہئے اور نہ فحش کلامی کرنی چاہئے۔ اگر کوئی شخص اس سے لڑائی کرے یا اس کو گالی دے تو یہ کہنا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔

15. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Fasting is a shield (against sins). If one is fasting, neither his behaviour should manifest indecency nor indulge in loose-talk. If someone is bent to quarrel with him or abuse him just say to him, (to avoid scuffling) 'I am fasting'" (he repeated).

اللہ کے ہاں مُشک کی بُو کونسی ہے؟

WHOSE MOUTH SMELLS LIKE MUSK?

١٦ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ ، يَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ مِنْ اَجْلِیْ ، فَالصِّيَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ))

(١٦) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ یقیناً روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے پاس مشک کی بُو سے زیادہ اچھی ہے (اللہ کہے گا) کہ وہ اپنی خواہش، اپنا کھانا اور پینا میری خاطر چھوڑ دیتا ہے، پس روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

16. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By His name in whose hand Muhammad's soul is that the smell from the mouth of a fasting person is more favourite to Allah than the pleasing odour of musk. (Allah will say) 'He abondones his desires, food and drinks (to fast) for Me. His fasting is to please Me and I will give him its reward.'"

چیونٹی کا قصور؟

PROPHET AND THE ANT

۱۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ ، فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ. فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ ، فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ، وَاَمَرَ بِهَا ، فَاُحْرِقَتْ فِي النَّارِ فَاَوْحَى (اللّٰهُ) اِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً؟))

(۱۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبیوں میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے اترے تو ایک چیونٹی نے انہیں کاٹا، اس پر انہوں نے اپنا سامان وہاں سے نکلوایا اسے آگ لگوا کر جلا ڈالا اس پر (اللہ نے) ان کی طرف وحی کی کہ کیا (قصور) صرف ایک چیونٹی کا نہ تھا؟

17. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once one of the prophets of Allah stayed under a tree. An ant bit him. He removed his luggage from there and burnt it out. Upon this Allah revealed to him. "Was not only the ant responsible (to hurt you but you burnt all your luggage)".

سواری کا انتظام

RIDING FOR THE SOLDIERS

۱۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ، مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً اَحْمِلُهُمْ ، وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِیْ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّقْعُدُوْا بَعْدِیْ))

(۱۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر مومنوں پر دشواری کا احتمال نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں لڑنے والی کسی جماعت کے پیچھے نہ بیٹھتا لیکن میں اتنی گنجائش نہیں پاتا کہ ان سب کے لئے سواری کا انتظام کروں، اور وہ بھی اتنی گنجائش نہیں پاتے کہ میرے ساتھ ساتھ آئیں، اور ان کا جی خوش نہیں ہوتا کہ میرے پیچھے بیٹھے رہیں۔

18. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By Him in Whose hand Muhammad's soul is, if I had had not fear it could cause difficulties for the Muslims I would never have liked to be left behind (to run the affairs of the state etc., failing which could put the Muslims in trouble) while sections of the Muslims were gone fighting in the way of Allah. Also I have not resources to provide riding to all the warriors (who are left behind) and they themselves too do not find means to manage to go for battles with me (when I choose to go for fighting). They are not happy to sit behind (away from battle)."

ہر نبی کی ایک دُعا کی قبولیت

ONE SUPPLICATION OF EVERY PROPHET HEARD

۱۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ تُسْتَجَابُ لَہٗ. فَاُرِیْدُ ، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ، اَنْ اُءَخِّرَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ))

(۱۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک نبی کی، ایک منہ مانگی دعا ضرور قبول کی جاتی ہے (اوروں نے اس کو اس دنیا ہی میں پورا کرالیا)۔ ان شاءاللہ میرا ارادہ ہے کہ اسے امت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن تک ملتوی کروں۔

19. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "At least one supplication of every messenger of Allah is guaranteed to have been heard. (all others consumed this favour in this world). And I will *Insha Allah* consume this opportunity on the Day of Judgement for the intercession with Allah to get pardon for my *Umma*."

اللہ سے ملاقات کیسے!

MEETING WITH ALLAH

٢٠۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ ، اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَائَہٗ. وَمَنْ لَّمْ یُحِبُّ لِقَاءَ اللّٰہِ ، لَمْ یُحِبُّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ.))

(٢٠) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات پسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات پسند نہیں کرتا تو اللہ بھی اس سے ملاقات پسند نہیں کرتا۔

20. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "One who wishes to meet Allah is reciprocated by Allah in same terms and one who doesn't like meeting with Allah receives the same answer from Him."

اللہ کی اطاعت کی شرط

REWARD OF OBEDIENCE TO THE PROPHET (peace be upon him)

٢١۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَنْ اَطَاعَنِیْ ، فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ، وَمَنْ يَّعْصِنِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهُ ، وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ ، وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ))

(٢١) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت کی گویا اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی تو گویا اُس نے اللہ ہی کی نافرمانی کی، اور جس شخص نے (میرے مقرر کردہ) امیر کی اطاعت کی گویا اُس نے میری ہی اطاعت کی اور جس نے (میرے) امیر کی نافرمانی کی تو گویا اُس نے میری ہی نافرمانی کی۔

21. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "One who obeyed me is as he obeyed Allah and one who disobeyed me is as he disobeyed Allah. And one who obeys your leader who is appointed by me is as he obeys me whereas one who disobeys your leader who is appointed by me is as he disobeys me."

قیامت کی نشانیاں

SIGNS OF DAY OF JUDGEMENT

۲۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ ، فَیَفِیْضُ ، حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّتَقَبَّلَ مِنْهُ صَدَقَتَهٗ. قَالَ : وَیُقْبَضُ الْعِلْمُ ، وَ یَقْتَرِبَ الزَّمَانُ ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ ، وَیَکْثُرُ الْهَرْجُ. قَالُوْا اَلْهَرْجُ ، اَیُّ هُوَ ، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : اَلْقَتْلُ ، اَلْقَتْلُ.))

(۲۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تم میں مال کی کثرت نہ ہو جائے، وہ بہا بہا پھرے گا یہاں تک کہ مالدار کو اس بات کی فکر ہو گی کہ اس سے اس کا صدقہ (زکوٰۃ) کون قبول کرے گا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور علم اُٹھا لیا جائے گا، اور زمانہ (قیامت سے) قریب تر ہو جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج کثرت سے ہو گا (لوگوں نے کہا) یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل، خونریزی۔

22. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Doomsday will not come until there is abundance of wealth with you, to such an extent that the rich may be worried not to find a needy to accept charity." He further said, "And (near the Doomsday) the knowledge will lose its value. There will be wide-spread mischief and chaos and (you will see) *Haraj* on large scale." The companions asked: O messenger of Allah, what is *Haraj*. "Murder and bloodshed," he replied.

دو بڑی جماعتوں کی جنگ

FIGHTING BETWEEN THE ARMIES

۲۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ ، تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ ، وَ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ.))

(۲۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دو بڑی جماعتیں آپس میں جنگ نہ کریں، ان دونوں کے درمیان بڑی جنگ ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

23. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Doomsday will not come until the battle between two big parties is faught. There will be heavy fighting while both the parties claiming to be at right."

30 جھوٹے دجال

30 FALSE PROPHETS

٢٤ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُنْبَعِثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ.))

(۲۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تقریباً تیس (۳۰) جھوٹے دجال نہ نکلیں، ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

24. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Doomsday will not come until the appearance of thirty false Dajjal (from time to time) and everyone of them will claim to be the prophet."

سورج مغرب سے کب نکلے گا!

WHEN THE SUN RISES IN THE WEST

٢٥ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا. فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَءَهَا النَّاسُ ، اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ ، وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا.))

(٢۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک آفتاب اپنے مغرب سے نہ نکلے۔ (پھر اس کے بعد) جب آفتاب طلوع ہوگا اور لوگ اس کو دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لائیں گے لیکن یہ اس وقت ہوگا جب کہ کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا کہ اس سے پہلے نہ تو وہ ایمان لایا تھا اور نہ ہی اپنے ایمان ہی سے کوئی بھلائی حاصل کی تھی۔

25. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Doomsday will not come until the sun rises from the West (and after that phenomenon) all the people will enter the belief in Allah. But this will happen when the conversion is of no use to the converts because any convert had neither entered the right belief (Islam) in time nor he could be able to get any blessing by this way." (the door of penitence will have been closed by then).

فلاں بات یاد کر

SATAN'S EFFORTS

۲۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ ، اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ ، لَهٗ ضُرَاطٌ ، حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ. فَاِذَا قُضِيَ التَّاذِيْنُ اَقْبَلَ ، حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ ، حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ ، يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ ، وَيَقُوْلُ لَهٗ : " اُذْكُرْ كَذَا ، اُذْكُرْ كَذَا." لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ يَّدْرِیْ كَمْ صَلّٰى.))

(۲۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو وہ پھر آ جاتا ہے یہاں تک کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھر کر چلا جاتا ہے پھر جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو آدمی اور اس کے نفس کے درمیان خطرہ ڈالنے کے لئے چلا آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ: ''فلاں بات یاد کر، فلاں بات یاد کر'' جو اس سے پہلے یاد نہیں آتی تھی۔ یہاں تک آدمی یہ جاننے کے قابل نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی۔

26. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "When *Aadhan* (call for prayer) is said the Satan takes to his heels (to escape its effects) and returns when it is over. When *Iqamah* is said he again runs away from there and as the *Iqamah* is over he returns again (to spoil the prayers.) He reminds the worshipper how was that matter and how was this matter until the worshipper forgets how many *Raka* (bows) he made."

اللہ کا سیدھا ہاتھ

ALLAH'S RIGHT HAND

۲۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((یَمِیْنُ اللّٰہِ مَلْاٰی ، لَا یَغِیْضُھَا نَفَقَۃٌ ، سَحَّاءُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ ، اَرَءَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ؟ فَاِنَّہٗ لَمْ یَنْقُصْ مِمَّا فِیْ یَمِیْنِہٖ. قَالَ : وَعَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ. وَبِیَدِہِ الْاُخْرٰی ، اَلْقَبْضُ ، یَرْفَعُ وَیَخْفِضُ۔))

(۲۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے، دن رات کے مسلسل خرچ کرنے سے بھی وہ خالی نہیں ہوتا۔ دیکھو تو کہ جب سے کہ اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے کیا کچھ نہیں خرچ کیا؟ مگر اس کے سیدھے ہاتھ میں جو کچھ ہے وہ کم نہیں ہوتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش (تخت) پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں روک لینے کی قابلیت ہے، وہی بلند کرتا ہے اور وہی پست کرتا ہے۔

27. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah's right hand is full (of resources) and notwithstanding the continuous spending no decrease takes place. Behold since the creation of the heaven and the earth indefinite spending could not have made any loss to His right hand treasures."

The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "*Arsh* (Throne) is on the water and Allah's left hand bears the power to withhold and He is the only Who can elevate or otherwise.

ایک دن ایسا آئے گا

A DAY WILL COME

۲۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ ، لَيَاْتِيَنَّ عَلٰی اَحَدِكُمْ يَوْمٌ لَّا يَرَانِیْ ، ثُمَّ لِاَنْ يَّرَانِیْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ مِّثْلِ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ۔))

(۲۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم میں سے کسی پر ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ مجھے نہ دیکھے گا، اس وقت مجھ کو دیکھنا اسے اس سے زیادہ پسند ہوگا جتنا اپنے اہل وعیال اور مال ومنال کو دیکھنا۔

28. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By Him in Whose hand my soul is, a day is destined to come when someone among you will not be able to see me, (I will be no more) though his wish to see me being greater than to see his family and properties."

جنگ ایک دھوکہ

WAR IS A DECEIT

٢٩۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((يَهْلِكُ كِسْرٰى ، ثُمَّ لَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ ، وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ، ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرَ بَعْدَهٗ ، وَلَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَسَمَّى الْحَرْبَ " خُدْعَةً "))

(۲۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر (روم کا بادشاہ) بھی ہلاک ہو جائے گا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا، اور تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اور (آں حضرت نے) جنگ کو ایک ''دھوکہ'' فرمایا۔

29. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Chosroe (the Persian emperor) is destined to be killed and no Chosroe will ever come after him (end of dynasty). Similarly Caesar (the king of Syria) will be killed and no Caesar is to follow him and you (the Muslims) are to spend the treasures of both (the empires) in way of Allah." He then said, "(but) The war is a deceit."

صالح بندوں کیلئے نایاب چیزیں

ALLAH'S UNSEEN GIFTS

۳۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ:

((اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ.))

(۳۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے اپنے صالح بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خطرہ گزرا۔

30. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Allah Al-Mighty says. 'I have for my servants who do good in this world. in store. that none of the eyes has ever been cast on. neither any ear ever heard about and nor any soul thought of.'"

سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کی وجہ

WHY THE PREVIOUS NATIONS WERE ANNIHILATED

۳۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ. فَاِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَ اِخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ. فَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ ، وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ ، فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.))

(۳۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس وقت تک چھوڑے رکھو جب تک کہ میں تمہیں چھوڑے رکھوں کیونکہ جو لوگ تم سے پہلے گزرے وہ اپنے پیغمبروں سے سوال کر کے اور پھر ان کو نہ ماننے کے باعث ہلاک ہو گئے۔ پھر جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اس چیز سے بچو، اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو تم سے جتنا ہو سکے اس پر عمل کرو۔

31. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Leave me (from inquisitive queries about this and that) as long as I leave you as the previous nations were annihilated because they asked the prophets (different questions regarding Allah's way) and then disobeyed them. (Therefore) When I prohibit you from something keep away from it and when command you to do something do it as much as possible."

کب روزہ نہ رکھا جائے

WHEN NO FASTING

۳۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ ، صَلٰوۃِ الصُّبْحِ ، وَ اَحَدُکُمْ جُنُبٌ ، فَلَا یَصُوْمُ یَوْمَئِذٍ.))

(۳۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح کی نماز کے لئے اذان دی جائے اور تم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں ہو تو اس دن روزہ نہ رکھے۔

32. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If *Aadhan* for *Fajr* prayer is (started to be) said and you are polluted (and have no time to clean because of late rising) then do not observe the fast that day." (Make it up some other day after *Ramadan*).

اللہ طاق ہے

ALLAH'S NUMBER IS ODD

۳۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا ، مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ ، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. اِنَّهُ وِتْرٌ ، يُحِبُّ الْوِتْرَ.))

(۳۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ننانوے نام ہیں: ایک کم سو، جو شخص ان کو یاد رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ طاق ہے، طاق (عدد عبادت) کو پسند کرتا ہے۔

33. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah has ninety-nine names. One who learns them by heart will (be allowed to) enter Paradise. Allah is One and it is odd number and He is pleased by worship with odd numbers."

حسد کی بجائے شکر

GRATEFUL NOT JEALOUS

٣٤۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِىْ الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ))

(۳۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایسے شخص کو دیکھے جس کو اس سے مال اور اخلاق میں فضیلت دی گئی ہو تو اس کو چاہئے کہ ایسے آدمی کو دیکھے جو اپنے سے کم ہو نہ کہ ایسے شخص کو جو بالاتر ہو۔ تاکہ حسد کی جگہ اللہ کا شکر کر سکے۔

34. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If you see a person who is higher than you in wealth and virtues, you must see a person lower than you so that you may be grateful to Allah rather than being jealous."

سات مرتبہ کی دھلائی

SEVEN TIMES CLEANING

۳۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((طُهُوْرُ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْهِ ، فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.))

(۳۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے برتن میں جب کتا منہ ڈالے تو اس کو چاہئے کہ پاک کرنے کے لئے سات مرتبہ دھولے۔

35. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If a dog pollutes your pot or utensil, you must clean by washing it seven times."

آگ کس کے گھر کولگائی جائے؟

WHOSE HOUSE IS TO BE SET ON FIRE?

٣٦۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَاتِىْ اَنْ يَّسْتَعِدُّوْا لِىْ بِحُزَمٍ مِنْ حَطَبٍ ، ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ ، ثُمَّ اُحَرِّقُ بُيُوْتًا عَلٰى مَنْ فِيْهَا.))

(٣٦) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، میرا جی چاہتا ہے کہ اپنے نوکروں کو حکم دوں کہ میرے لئے لکڑی کے گٹھے لائیں، پھر میں ایک شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں لوگوں کو (جو نماز کو نہیں آتے) ان کے گھروں سمیت آگ لگا کر جلا ڈالوں۔

36. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By His name in Whose hand Muhammad's soul is that I wish I could ask my helpers to collect bundles of fire-wood and then after having assigned someone the duty to lead the prayers, I would burn the people by setting their homes on fire who do not care to come to mosque for prayers."

رعب اور جامع کلمے

RESPECT WITH KNOWLEDGE

٣٧۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَاُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ.))

(٣٧) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رعب کے ذریعہ سے میری مدد کی گئی اور مجھے جامع کلمے دیے گئے ہیں۔

37. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "I was helped with respect (in hearts) of people for me. and graced with (God-sent) knowledge."

دونوں پاؤں ننگے

DO NOT WEAR ONE SHOE

۳۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ أَوْ شِرَاكُهُ ، فَلَا يَمْشِ فِيْ إِحْدَاهُمَا بِنَعْلٍ وَاحِدٍ ، وَالْأُخْرٰى حَافِيَةٌ ، لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا))

(۳۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کسی کی چپل کا تسمہ یا پٹہ ٹوٹ جائے تو دونوں پاؤں میں سے صرف ایک پاؤں میں چپل پہن کر نہ چلے اور دوسرا (پاؤں) ننگا رہے، یا تو دونوں پاؤں ننگے رکھے یا دونوں پاؤں میں چپل پہن لے۔

38. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If lace or strap of any of your shoes is broken (and you are unable to wear that shoe) it is not advisable to wear one shoe. Either you wear both the shoes or both the feet should be free of shoes."

نذر اور بخل

VOW OF MISER

۳۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَأْتِي ابْنَ اٰدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ اَكُنْ قَدَّرْتُهُ ، وَلٰكِنْ يُلْقِهِ النَّذْرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ ، اُسْتُخْرِجَ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ وَيُؤْتِيْنِيْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ اٰتَانِيْ مِنْ قَبْلُ .))

(۳۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [اللہ تعالیٰ فرماتا ہے] نذر ماننے سے انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں مل جاتی جو میں نے اس کی قسمت میں مقدر نہ کی ہو بلکہ نذر ماننے سے وہ شخص صرف ایسی چیز حاصل کرتا ہے جو میں نے اس کے لئے پہلے ہی سے مقدر کر رکھی ہے۔ البتہ نذر کی خاطر بخیل سے [کچھ خیرات] نکل آتی ہے اور وہ مجھے اس کی خاطر ایسی چیز دیتا ہے جو اس سے پہلے نہیں دیتا تھا۔

39. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "(That Allah says) One, by making a vow cannot get what is not in his fate but gets only what I already had ordained for him. The vow, however, guarantees some charity to be taken from a person who generally does not give alms before."

میں تجھے اور دوں گا

I WILL GIVE YOU MORE

٤٠۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِنَّ اللّٰهَ قَالَ : اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ ، وَسَمَّى الْحَرْبَ " خُدْعَةً "))

(۴۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''خیرات کر، میں تجھے اور دونگا'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو ایک ''دھوکہ'' فرمایا۔

40. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah says, 'Give alms (generously) and I will return it with increase. And war is a deceit.'"

میں اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں

I BELIE MY EYES

٤١۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ. فَقَالَ لَهُ عِيْسٰى: سَرَقْتَ؟ فَقَالَ : كَلَّا ، وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. فَقَالَ عِيْسٰى: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنَيَّ.))

(۴۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم ؑ نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا۔ اس پر عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا: ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں اور اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں۔

41. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Eesa (Jesus Christ) (peace be upon him) saw someone stealing something. He asked him if he was stealing. He refused and said, 'By His name Who is the sole worthy of worship' (that I did not make theft). On this Eesa said, 'I believe in Allah and belie my eyes."

میں ایک خازن ہوں

I AM *Khazin*

٤٢۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَا اُوْتِيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَّ لَا اَمْنَعُكُمُوْهُ اِنْ اَنَا اِلَّا خَازِنٌ ، اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ.))

(۴۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہ تو کوئی چیز تمہیں دیتا ہوں اور نہ کوئی چیز تم سے روک لیتا ہوں، میں تو صرف ایک خازن ہوں، مجھے جہاں رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے وہاں رکھتا ہوں۔

42. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I give you anything nor I withhold anything from you (by my own will). I am just a *Khazin* (trustee) and keep things where I am commanded for."

امام سے اختلاف نہ کرو

DO NOT DEVIATE FROM *Imam*

٤٣ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ. فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ ، فَكَبِّرُوْا ، وَإِذَا رَكَعَ ، فَارْكَعُوْا ، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ، فَقُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. فَإِذَا سَجَدَ ، فَاسْجُدُوْا ، وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا ، فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعِيْنَ.))

(۴۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے ، اس لئے تم امام سے اختلاف نہ کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ "سَمِعَ اللّٰهُ لمنْ حَمِدَه" (جو شخص اللہ کی حمد کرتا ہے اللہ اس کو سنتا ہے) کہے تو تم اللهم ربنا لك الحمد (یا اللہ! اے ہمارے رب تیرے لئے ہی حمد ہے) کہو پھر جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

43. The Prophet (peace and blessings be upon him) "The leader of the prayers (*Imam*) is to be followed. Do not deviate from his lead. When he says *Takbeer* (prayer caution - Allah-u-Akbar) you must follow him and when he says سمع الله لمن حمده (Allah accepts any who is grateful to Him) you should say ربنا لک الحمد (Our Lord, praise be to You)' and when he prostrates himself, you are to follow him and when he prays in sitting posture (*Jalsa*) you must be in the same position."

نماز کا حُسن کیا ہے!

BEAUTY OF PRAYER

٤٤ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَقِيْمُوْا الصَّفَّ فِيْ الصَّلٰوةِ ، فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ.))

(۴۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں صف باندھ لیا کرو کیونکہ صف باندھنا نماز کا حُسن (خوشنمائی) ہے۔

44. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Stand in straight rows for prayer as rows are beauty of the prayers."

موسیٰ علیہ السلام لاجواب ہو گئے

MOSES WAS LEFT SPEECHLESS

٤٥ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى. فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِىْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ فَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَى الْاَرْضِ؟ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ : اَنْتَ مُوْسَى الَّذِىْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ ؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ: اَ تَلُوْمُنِىْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ كَانَ كُتِبَ عَلَىَّ اَنْ اَفْعَلَ مِنْ قَبْلِ اَنْ اُخْلَقَ؟ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى.))

(۴۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے (ایک بار) آپس میں حجت کی چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: کیا تم ہی وہ آدم ہو جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا اور ان کو جنت سے زمین پر نکالا؟ اس پر آدم نے ان سے کہا: کیا تم ہی وہ موسیٰ ہو جن کو اللہ نے ہر چیز کا علم دیا اور اپنا رسول بنا کر دوسرے لوگوں سے برگزیدہ بنایا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آدم علیہ السلام نے) کہا: کیا تم مجھے ایسی بات کے متعلق ملامت کرتے ہو جو میری پیدائش سے پہلے ہی لکھ دی گئی تھی کہ میں ایسا کروں گا؟ اس طرح آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو لاجواب کر دیا۔

45. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Once Adam (peace be upon him) and Moses (peace be upon him) argued (over their individual role). Moses said. 'Adam! it is you who misguided the human beings and caused their

expulsion from Paradise. Adam said, 'Its' you Moses, who was granted knowledge about all things and Allah chose you His prophet'. Moses said, 'Yes', (you are right). Adam said, 'Do you blame me for what had been ordained for me to do far before my birth."

ایوب علیہ السلام غسل خانے میں

AYYUB (A.S.) IN BATHROOM

٤٦۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((بَيْنَمَا اَيُّوْبَ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا ، خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ. فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ. قَالَ ، فَنَادَاهُ رَبُّهٗ : يَا اَيُّوْبَ! اَ لَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَبِّ! وَلٰكِنْ لَا غِنٰى لِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ.))

(٤٦) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ جب کہ ایوب علیہ السلام غسل خانے میں ننگے نہا رہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک دَل گرنے لگا اور ایوب علیہ السلام ان کو اپنے کپڑوں میں سمیٹنے لگے کہا: پھر ان کے رب نے اُن کو آواز دی، اے ایوب! تم نے جو چیز دیکھی ہے کیا میں نے تم کو اس سے بے نیاز نہیں بنایا ہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں؟ اے میرے پروردگار! لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز کہاں ہوں۔

46. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Once prophet Job (Ayyub) peace be upon him) was bathing and was undressed when a swarm of (gold) locusts started landing on him. The prophet busied collecting the locusts into his garments. Allah called him and said. 'Job! did I not make you free of what you are doing' (free of worldly benefits) He said. 'Yes my Lord but how I can ignore Your blessing.'"

گھوڑے پر زین لگنے سے پہلے

DAWUD'S (A.S.) MEMORY

٤٧ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ ، فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجَ. فَكَانَ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُسْرِجَ دَابَّتُهٗ. وَكَانَ لَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ.))

(۴۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کو قرآن پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا۔ وہ اپنے گھوڑے پر زین لگانے کا حکم دیتے تھے اور گھوڑے پر زین لگنے سے پہلے ہی (پورا) قرآن پڑھ لیا کرتے تھے اور وہ سوائے اپنے ہاتھ کی کمائی کے کوئی چیز نہیں کھایا کرتے تھے۔

47. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Prophet Dawud (David) (peace be upon him) was granted the ability to read the Holy Book with great ease. He would order to saddle the horse and recited the whole Book before the horseman did his job."

نبوت کا 46واں حصہ

46TH PART OF THE PROPHETHOOD

٤٨ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((رُءْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ.))

(۴۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صالح آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

48. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "The dream of a pious man is placed at forty-sixth part of the prophethood". (The dreams of the prophets of Allah are true therefore the dream of a pious person are true at forty-sixth grade downward).

کسے کس کو سلام کرنا چاہیے

WHOM SHOULD BE GREETED

٤٩ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لِيُسَلِّمِ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ.))

(۴۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹے کو بڑے پر، اور گزرنے والے کو بیٹھے ہوئے پر اور قلیل (جماعت) کو کثیر (جماعت) پر سلام کرنا چاہیے۔

49. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The younger should pay salam to the elder (when they meet), the passer-by should pay salam to the person sitting (on the way) and small band of people is to proceed to salute the larger group."

میں لڑتا رہوں گا

I WILL KEEP ON FIGHTING

۵۰۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا اَزَالُ اُقَاتِلُ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ." فَاِذَا قَالُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَنْفُسَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ.))

(۵۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک کہ وہ یہ نہ کہیں کہ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه (اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں) جوں ہی وہ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه کے قائل ہو جائیں تو مجھ سے ان کے خون اور مال اور جانیں محفوظ ہو جائیں گی بجز ان کے حق کے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

50. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I will continue to fight until the people (Unbelievers) are ready to say "*There is no God but Allah*". Once they utter these words, their souls and properties are safe (from Muslims)."

جنت اور دوزخ کا مکالمہ

DIALOGUE BETWEEN PARADISE AND HELL

۵۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ:

((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ ، فَقَالَتِ النَّارُ : اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ : فَمَا لِيْ ، لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ.

فَقَالَ اللّٰہُ لِلْجَنَّةِ : اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ ، اَرْحَمُ بِلِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ. وَقَالَ لِلنَّارِ : اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ ، اُعَذِّبُ بِلِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ. وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا.

فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰہُ فِيْهَا رِجْلَهٗ. فَتَقُوْلُ : قَطْ ، قَطْ. فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ. وَلَا يَظْلِمُ اللّٰہُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا. وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا.))

(۵۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایک مرتبہ) جنت اور آگ (دوزخ) آپس میں حجت کرنے لگے۔ دوزخ نے کہا: مجھے مغرور اور ظالم لوگوں کی قیام گاہ بننے کے لئے ترجیح دی گئی ہے اور جنت نے کہا: کیا بات ہے کہ مجھ میں ضعیفوں اور پست اور بھولے لوگوں کے سوائے اور کوئی داخل نہ ہوگا اس پر اللہ نے جنت سے کہا: تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں رحم کروں گا، اور دوزخ سے کہا: تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں عذاب دوں گا، اور تم میں سے ہر ایک بھر جائے گی لیکن دوزخ اس وقت تک نہ بھرے گی جب تک کہ اللہ اس میں اپنا پاؤں نہ رکھ

دے پھر (دوزخ) کہے گی: بس، بس وہ اس وقت بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے سے مل جائے گا، اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا، رہی جنت تو اس کے لئے اللہ عزوجل ایک مخلوق پیدا کرے گا۔

51. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Once Paradise and Hell entered upon dialogue and Hell said (inaugurating the talk), 'I have been preferred as dwelling of the arrogants and tyrants.' Paradise retorted 'Well, none except the weak, low and simple people will enter me.' On this Allah intervened and said to Paradise, You are (means of) My blessing and by you I will give My bounties to My servants with whom I am pleased. And to Hell He said, 'You are (means of) My torments and by you I will punish My servants whomever deserves My wrath'. Paradise will become full at a particular time but not Hell until Allah puts His foot inside it. Then it will say, 'Enough, Enough' and its opposite walls will draw closer. And Allah is never unkind to His creatures."

طاق اعداد

ODD NUMBERS

٥٢ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((إِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوْتِرْ.))

(٥٢) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ڈھیلہ لے تو طاق (تعداد میں) لے۔

52. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, When anyone of you picks clods to absorb drops of urine (after urination) he should take odd numbers."

دس نیکیاں، ایک بُرائی

TEN VIRTUES, SINGLE SIN

٥٣۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِیْ بِاَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً ، فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ حَسَنَةً مَالَمْ يَعْمَلْهَا. فَاِذَا عَمِلَهَا ، فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا. وَاِذَا تَحَدَّثَ بِاَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَاَنَا اَغْفِرُهَا لَهٗ ، مَالَمْ يَعْمَلْهَا ، فَاِذَا عَمِلَهَا ، فَاَنَا اَكْتُبُهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا.))

(۵۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میرا بندہ دل میں یہ کہے کہ نیک کام کرے گا تو میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ لیتا ہوں جب تک کہ وہ اس کو نہ کرے پھر جب وہ اس کو کرتا ہے تو میں اس کے لئے اس جیسی دس (نیکیاں) لکھ لیتا ہوں، اور جب یہ کہے کہ وہ بُرا کام کرے گا تو میں اس کو معاف کر دیتا ہوں جب تک وہ بُرا کام نہ کرے، پھر جب وہ بُرا کام کرتا ہے تو میں اس کے لئے صرف ایک بُرائی لکھ لیتا ہوں۔

53. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah says 'When any of my servants just intends to do good, I add one good in his account and when he actually does it, I reward him equal to ten virtues. But if one intends to do something wrong, I ignore it until he actually does it and then I record only one act of sin.'"

کوڑے کی ڈوری

STRING OF STICK

٥٤۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((وَاللّٰهِ! لَقِيْدُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ لَّهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔))

(۵۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے کسی کو جنت میں ایک چابک کے برابر جو جگہ ملے گی، وہ اس سے بہتر ہے جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

54. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "There is a person among you who will have (in Paradise) a stick whose string is better than all that exists between the earth and the heaven."

کیا تو نے آرزو کرلی؟

LOW DWELLER OF PARADISE

٥٥۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِنْ هُيِّءَ لَهُ اَنْ يُّقَالَ لَهُ: تَمَنَّ. فَيَتَمَنّٰى وَ يَتَمَنّٰى. فَيُقَالُ لَهُ : هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ لَهُ: فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ.))

(۵۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں تم میں سے کسی کا ادنیٰ ٹھکانا اگر اس کے لئے تیار کیا جائے تو اس سے کہا جائے گا: آرزو کر، پھر وہ آرزو کرے گا آرزو پر آرزو کرے گا۔ اس پر اس سے کہا جائے گا: کیا تو نے آرزو کرلی؟ وہ کہے گا: ہاں۔ پھر اس سے کہا جائے گا: تجھ کو تیری آرزو کے موافق دیا جاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ اس جیسا اور۔

55. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "The low grade inmate of Paradise (too) enjoys such honours that whatever he demands is promptly met with and even more than he demands."

انصار کے ساتھ گھاٹی میں

WITH *Ansaar* IN A VALLEY

٥٦۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَوْلَا الْهِجْرَةُ ، لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْاَنْصَارِ. وَلَوْ يَنْدَفِعُ النَّاسُ فِيْ شُعْبَةٍ ، اَوْفِيْ وَادٍ ، وَالْاَنْصَارُ فِيْ شُعْبَةٍ لَانْدَفَعْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِعْبِهِمْ.))

(٥٦) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک آدمی ہوتا، اگر لوگ ایک گھاٹی یا ایک وادی میں جاتے اور انصار ایک دوسری گھاٹی میں تو میں انصار کے ساتھ ان کی گھاٹی میں جاتا۔

56. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "If there were no migration (even then) I would have been in the company of *Ansar* and if they chose to proceed to a valley and the rest of the people to another valley. I would go with *Ansar*."

اگر بنی اسرائیل اور حوا نہ ہوتیں

IF NOT WERE *Bani Israel* AND *Hawa* (A.S.)

٥٧۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَوْلَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ ، وَلَوْ لَا حَوَّاءُ ، لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ .))

(۵۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور گوشت سڑ نہ جاتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔

57. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If children of Israel were not there, neither the food could rot nor meat (the quality of food to rot was result of Allah's wrath for disobedience to Allah on part of the children of Israel). And if Eve were not there no woman could be unfaithful to her husband." (Eve being the mother of all human beings, including the women was responsible for women's creation).

ساٹھ ہاتھ لمبا شخص

PERSON SIXTY FEET TALL

۵۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ، وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا. فَلَمَّا خَلَقَهٗ ، قَالَ: اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ ..... وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ.....فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ. فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ.....قَالَ : فَذَهَبَ. فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. فَزَادُوْا : " رَحْمَةَ اللّٰهِ." قَالَ : فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ : طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا. فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ.))

(۵۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے آدم کو اپنی شکل پر بنایا۔ ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی، پھر جب ان کو پیدا کیا تو اُن سے کہا: ''جاؤ اور اس جماعت کو سلام کرو'' ـــــــ یہ فرشتوں کی ایک بیٹھی ہوئی جماعت تھی۔ ''اور سنو کہ وہ تم کو سلام کا کیا جواب دیتے ہیں؟ وہی تمہارا اور تمہاری ....اولاد کا سلام ہو گا''۔ پھر وہ گئے اور کہا: السلام علیکم (تم پر سلامتی ہو)۔ انہوں نے کہا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ (اور تجھ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو)، انہوں نے ''ورحمۃ اللہ'' زیادہ کیا۔ کہا: ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا آدم کی صورت کا ہوگا، اس کی لمبائی ساٹھ ہاتھ ہوگی۔ پھر اس کے بعد مخلوق (قد میں) اب تک گھٹتی ہی گئی ہے۔

58. The Prophet (peace and blessings be upon him) said.

"Allah created Adam in His beauty. His height was sixty feet. When He created Adam He asked him to go and salute a band of angels. Allah said, 'Angels' answer will be the way of your salutation and of your kind." Adam went and said, '*Assalamo Alaykum*' (peace be upon you), the angels answered, '*Wa Alaykumu-Salam Wa Rahmatullah* (peace be upon you and mercy of Allah). Thus they added *Wa Rahmatullah*." He further said, "Everyone to enter Pradise will resemble Adam. Their height will be (the same) sixty feet. After Adam, height of the human kind continued decreasing gradually."

موسیٰ علیہ السلام نے فرشتۂ اجل کی آنکھ پھوڑ دی

MOSES SLAPS ON ANGEL'S FACE

۵۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی ، فَقَالَ لَهٗ : اَجِبْ رَبَّكَ. قَالَ : فَلَطَمَ مُوْسٰی عَیْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ ، فَفَقَاَهَا. قَالَ : فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ، فَقَالَ : اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّكَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ ، وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِیْ. قَالَ فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیْہِ عَیْنَهٗ. قَالَ: اِرْجِعْ اِلٰی عَبْدِیْ ، فَقُلْ لَّهٗ : اَلْحَیَاةَ تُرِیْدُ؟ فَاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْحَیَاةَ فَضَعْ یَدَكَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ. فَمَا وَارَتْ یَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِیْشُ بِهَا سَنَةً. قَالَ : ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ : ثُمَّ تَمُوْتُ. قَالَ : فَالْاٰنَ مِنْ قَرِیْبٍ. قَالَ: رَبِّ اَدْنِنِیْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْیَةً بِحَجَرٍ.

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :لَوْ اَنِّیْ عِنْدَهٗ ، لَاَرَیْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِیْقِ ، عِنْدَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ.))

(۵۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے کہا: تمہارے پروردگار کے پاس چلو۔ کہا: اس پر موسیٰ علیہ السلام نے موت کے فرشتہ کی آنکھ پر طمانچہ مارا اور آنکھ پھوڑ ڈالی، کہا: پھر فرشتہ اللہ کے پاس واپس گیا اور کہا: تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اور میری آنکھ پھوڑ ڈالی، کہا: اس پر اللہ نے اس کو اس کی آنکھ واپس کر دی،

فرمایا: میرے بندے کے پاس جا اور اس سے کہہ: کیا تو زندہ رہنا چاہتا ہے اگر تو زندہ رہنا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ۔ تیرا ہاتھ جتنے بال ڈھانک لے گا تو اتنے سال زندہ رہے گا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: پھر کیا ہوگا؟ کہا: پھر تم مر جاؤ گے، کہا: پھر تو اب جلدی ہی بہتر ہے۔ کہا: اے میرے رب! مجھے ارض مقدس سے اتنا ہی قریب کر دے جتنا کہ ایک پتھر پھینکنے کا فاصلہ ہوتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ان کے پاس ہوتا تو تم کو راستے کے کنارے سرخ ٹیلے کے قریب ان کی قبر بتلاتا۔

59. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Angel of death came to Moses, the prophet (peace be upon him) and said, 'Get ready (O Moses) to go to your Lord.' He (retorted very angrily and) slapped on angel's face to take his eyeball out. The angel returned to Allah and said, 'O my Lord! You have sent me to a perosn who does not want to die and made me blind instead.' Allah Al-Mighty returned his eye and said, 'Go to my servant and ask him if he wanted to live more. If yes, tell him to place his hand on the back of a bull, he would live for the years equal to the number of hair come under his palm.'

When the angel gave him the message, he asked, 'And after all those years?' 'You will die after that' the angel answered. (If I am to die afterall) 'It is better then to do it as early as possible'. Moses said. Then said, 'O my Lord! let me be as near to the Holy Land as a stone throw distance' (before death) The Prophet Muhammad said, continuing the episode "If I were there I would have spotted his grave to you near the red hillock."

پتھر آگے، موسیٰ علیہ السلام پیچھے!

MOSES RUNNING BEHIND THE MOVING STONE

٦٠ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ. وَكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ. فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُ. قَالَ : فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ ، فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ. قَالَ : فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ ، يَقُوْلُ : ثَوْبِىْ ، حَجَرُ ، ثَوْبِىْ ، حَجَرُ! حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْئَةِ مُوْسٰى ، فَقَالُوْا : وَاللّٰهِ! مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ. قَالَ: فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ مَا نُظِرَ اِلَيْهِ ، فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ ، وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا.

فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: وَاللّٰهِ! اِنَّهٗ نَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوْسٰى بِالْحَجَرِ.))

(٦٠) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھتے تھے، اور موسیٰ علیہ السلام تنہا نہایا کرتے تھے۔ بنی اسرائیل نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کو ہمارے ساتھ نہانے سے کوئی چیز نہیں روکتی مگر یہ کہ وہ خصیوں کی بیماری میں مبتلا ہوں گے، کہا: ایک مرتبہ وہ نہانے کے لئے گئے، اور اپنا کپڑا ایک پتھر پر رکھا، پتھر ان کے کپڑے لے بھاگا، کہا: پھر موسیٰ علیہ السلام اُس کے پیچھے یہ کہتے ہوئے بھاگے کہ ''میرا کپڑا

پتھر، میرا کپڑا پتھر، پھر تو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی شرم گاہ کو دیکھ لیا اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ کہا: ان کی شرم گاہ پر نظر پڑ جانے کے بعد پتھر ٹھہر گیا، انہوں نے اپنا کپڑا لے لیا اور پتھر کو مارنے لگے، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! پتھر پر نشان ہیں جو چھ یا سات بار موسیٰ علیہ السلام نے مارے تھے۔

60. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Bani Israel (children of Israel) used to bathe naked openly and would watch one another's private parts too. Moses, however took his bath separately. The people (being curious of his solitary wash) blamed some hidden disease for his solitude. Once Moses was taking his bath and his garments were placed on a stone. when suddenly (on the command of Allah) the stone began to move from there with his clothes on it. The bewildered Moses followed the stone to fetch his clothes. naked. until he reached where his people were bathing. They watched Moses without clothes and found no disease on his body. By then the stone had stopped and Moses began to strike on the stone angrily." (Allah willed to clear His prophet of suspicion of disease).

نفس کی تونگری

RICHNESS WITH HEART

٦١۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَيْسَ الْغِنٰى مِنْ كَثْرَةِ الْعَرْضِ ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ.))

(۶۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کثیر مال سے تونگری نہیں ہے بلکہ تونگری نفس کی تونگری ہے۔

61. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "One is not rich with wealth but a generous heart makes him rich."

وعدہ ٹالنا ظلم ہے

PROMISE MUST BE FULFILLED

٦٢۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّ مِنَ الظُّلْمِ مَطْلُ الْغَنِيِّ ، وَإِنْ أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ ، عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ .))

(٦٢) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مالدار کا وعدہ کو ٹالتے رہنا بھی ایک ظلم ہے تم میں سے کسی کا کسی پیٹ بھرے سے پالا پڑے تو چاہئے کہ اس کا پیچھا کرے۔

62. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Using delaying tactis by some wealthy person in fulfilling the promise is (not less than) tyranny. If your dealings are with some propsperous person (and he is not mindful of his promises) you must chase him" (until he meets his promise).

سب سے زیادہ خبیث

MOST WICKED PERSON

٦٣۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((اَغْیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَخْبَثُہُ وَاَغْیَظُہُ عَلَیْہِ رَجُلٌ کَانَ یُسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ ، لَا مَلِکَ اِلَّا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ۔))

(٦٣) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو سب سے زیادہ غصہ میں لانے والا اور سب سے زیادہ خبیث اور اللہ کا سب سے زیادہ غصہ اُٹھانے والا وہ شخص ہوگا جس کو شاہِ شاہان (بادشاہوں کا بادشاہ) کہتے ہوں، اللہ عزوجل کے سوائے کوئی بادشاہ نہیں ہے۔

63. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The worst of all the wicked men who invites Allah's wrath is that whq is called master of kings. None other than Allah Himself is the Master of all the kings."

مغرور زمین میں دھنس گیا

THE ARROGANT SINKS INTO GROUND

٦٤ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ ، وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ ، خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.))

(٦٤) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص تھا دو چادروں میں اکڑتے ہوئے چل رہا تھا اور اس کو اپنے نفس پر غرور تھا اتنے میں وہ زمین میں دھنس گیا اور وہ قیامت کے دن تک دھنستا رہے گا۔

64. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once a man was walking arrogantly in two loose garments. He was so proud of himself that Allah made him to sink into the earth and will continue to go deeper and deeper."

بندے کا گمان

MAN'S THINKING

٦٥۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ((اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ.))

(٦٥) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا گمان کہ وہ میرے ساتھ رکھتا ہے۔

65. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Allah says. 'I go along the imagination of My servant as he imagines Me.'".

بچے کے والدین کا کردار

CHARACTER OF PARENTS

٦٦۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((مَنْ يُّوْلَدُ ، يُوْلَدُ عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ. فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ كَمَا تُنْتِجُوْنَ الْبَهِيْمَةَ ، هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءِ حَتّٰى تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَرَءَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ ، وَهُوَ صَغِيْرٌ؟ قَالَ : اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ.))

(٦٦) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پیدا ہوتا ہے وہ اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پس اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں اور اس کو نصرانی بنا دیتے ہیں جس طرح تم جانور سے بچے پیدا کرتے ہو تو کیا تم ان میں ناک کان کٹا پاتے ہو؟ یہاں تک کہ تم خود نہ کاٹو (یعنی بچے کو تم یہودی یا نصرانی بناتے ہو وہ خود بخود نہیں بنتا)، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! (کافروں کا جو شخص بچپن میں مر جاتا ہے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا: وہ بچے جو کچھ کرنے والے تھے اللہ ان کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔

66. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Every child is born on nature. They are the parents who make him Jew or Christian. Just as you get the calves from your cattle and do you find them born with slit nostrils and ears or do it yourselves (after their birth)." (child is not Jew or Christian but you make him so). The companions of the Prophet asked. 'O Prophet of Allah. what about the fate of the children of Unbelievers died in their childhood?' The Prophet said. 'Allah knows what they were going to do (if grown)."

کس ہڈی کوزمین نہیں کھاتی!

WHICH BONE IS NOT DECOMPOSED

٦٧۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((اِنَّ فِی الْاِنْسَانِ عَظْمًا ، لَا تَأْکُلُہُ الْاَرْضُ اَبَدًا. فِیْہِ یُرَکَّبُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ. قَالُوْا : اَیُّ عَظْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ : عَجْمُ الذَّنَبِ. وَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ: اِنَّمَا ھُوَ " عَجْبٌ " وَلٰکِنَّہٗ قَالَ بِالْمِیْمِ))

(٦٧) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان میں ایک ہڈی ہوتی ہے، اس کو زمین کبھی نہیں کھاتی، اسی سے وہ قیامت کے دن مرکب ہوگا۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! کونسی ہڈی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عجم لذنب" (ریڑھ کی ہڈی اور ابوالحسن نے کہا: وہ "عجب" ہے لیکن "میم" سے (عجم) فرمایا۔

67. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "A bone in human body is not decomposed (in grave) and it will base their resurrection on the Day of Judgement." The companions asked, 'O Prophet of Allah, which is that bone.' "Back bone" he said.

صوم وصال

UNSCHEDULED FASTING

٦٨۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ ، اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا: فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : اِنِّيْ لَسْتُ فِيْ ذٰلِكُمْ مِثْلَكُمْ : اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ ، فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ بِهٖ طَاقَةٌ.))

(٦٨) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (صوم) وصال (نفل روزے پے در پے) نہ رکھا کرو، لوگوں نے کہا: مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود (صوم) وصال رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس بارے میں تمہارے جیسا نہیں ہوں: میں رات گزارتا ہوں تو میرا پروردگار مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے، پس تم ایسے ہی عمل کی تکلیف اُٹھاؤ جس کی تمہیں طاقت ہو۔

68. The Prophet (peace and blessings be upon him) said to the companions, "Do not keep supererogatory fasts consecutively." 'But you yourself do the same, O Prophet of Allah' said the companions "I am not like you. My Lord feeds me at nights. You must do your worship within your strength."

ہاتھ اور رات

WHEN YOU GET UP IN THE MORNING

٦٩۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعْ یَدَہٗ فِیْ الْوَضُوْءِ حَتّٰی یَغْسِلَھَا. اِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَحَدُکُمْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ.))

(٦٩) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اُٹھے تو اس کو چاہئے کہ اپنا ہاتھ دھوئے بغیر وضو کے پانی میں نہ ڈالے، تم میں سے کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات کہاں رہا ہے۔

69. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "You must not dip your hand in pot of ablution after you arise in the morning before you wash them as you do not know what parts of your body had been touched by your hands in sleep."

نیکیاں ہی نیکیاں
ALL VIRTUES

۷۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. قَالَ : تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ. وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ وَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا ، اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ. وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ. وَتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ.))

(۷۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص پر اس کے اعضاء کے جوڑوں کے برابر ہر روز صدقہ لازم ہے، جب تک کہ اس پر سورج طلوع ہوتا رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی نیکی ہے، اور کسی آدمی کو سوار ہونے میں مدد دینا اور اس کو یا اس کے اسباب کو سوار کرانا بھی نیکی ہے اور میٹھی اچھی بات کرنا بھی نیکی ہے اور ہر قدم جو نماز کی طرف چل کر جائے وہ بھی نیکی ہے اور راستہ سے ایذا دور کرنا بھی نیکی ہے۔

70. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "To give away a small bone (for some purpose) is a virtue until the sun rises (till the end of this life)." He further said, "Doing justice between two is also an act of virtue and help a person to mount a horse (or board a vehicle) and loading his luggage, talking politely to someone, going to mosque for prayers and removing cause of trouble on the way are all acts of virtues."

جانوروں کی زکوٰۃ

Zakat ON LIVESTOCK

۷۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ یُعْطِ حَقَّھَا ، تُسَلَّطُ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ، تَخْبِطُ وَجْھَہٗ بِاَخْفَافِھَا۔))

(۷۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جانوروں کا مالک جانوروں کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا، تو قیامت کے دن اس کے وہی جانور (بطور عذاب) اس پر مسلط کر دیئے جائیں گے جو اپنی لاتیں اس کے منہ پر مارتے رہیں گے۔

71. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If the owner of a herd of cattle does not pay *Zakat* on his livestock, the cattle will be opened to him on the Day of Judgement to kick him on his face."

نہایت زہریلا سانپ
POISONOUS SNAKE

۷۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعُ. يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ وَيَقُوْلُ: اَنَا كَنْزُكَ. قَالَ: وَاللّٰهِ! لَنْ يَّزَالَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يَبْسُطَ يَدَهُ، فَيُلْقِمَهَا فَاهُ.))

(۷۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کا خزانہ قیامت کے دن گنجا یعنی نہایت زہریلا سانپ بن جائے گا، صاحب خزانہ اس سے بھاگنا چاہے گا لیکن وہ اس کا پیچھا کرے گا اور کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں۔ فرمایا: اللہ کی قسم! وہ پیچھا کرتا ہی رہے گا یہاں تک کہ (اس زکوٰۃ نہ دینے والے) شخص کو اپنے قبضے میں لا کر اپنا نوالہ بنا لے گا۔

72. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The wealth of someone from you (who does not pay *Zakat*) will be made (like) a bald-headed poisonous snake on the Day of Judgement. The wealthy man will run to escape the snake but it will chase him, saying, 'I am your wealth'. The Prophet further said, "By the name of Allah the snake will continue to chase him until he catches him and swallow him whole."

ٹھہرا ہوا پانی

STAGNANT WATER

۷۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((لَا یُبَالُ فِیْ الْمَآءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ، ثُمَّ یُغْتَسَلُ بِہٖ.))

(۷۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پانی ٹھہرا ہوا ہے اور بہتا نہیں ہے اس میں پیشاب کر کے پھر اسی سے غسل نہ کرنا چاہیے۔

73. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Urination in the stagnant water and (consuming that water for) taking a bath must be avoided."

اصلی مسکین کون ہے!

WHO IS NEEDY?

٧٤ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ هٰذَا الطَّوَّافُ الَّذِیْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ ، إِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَيَسْتَحْيِیْ اَنْ يَّسْئَلَ النَّاسَ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ.))

(۷۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چکر لگانے والا جو (بھیک مانگنے کے لئے) لوگوں کے پاس چکر لگایا کرتا ہے اور ایک لقمہ یا دو لقمے یا ایک کھجور یا دو کھجور پاتا ہے وہ مسکین نہیں ہے، اصل میں مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہ ہو اور لوگوں سے مانگنے میں شرم کرے اور لوگ اس کی حالت نہیں جانتے کہ اس کو کچھ خیرات دے سکتے۔

74. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The beggar who goes door to door to get one or two loaves of bread and one or two dates is not poor but the poor is who has nothing in terms of wealth and property but feels shame to ask for anything and the people are not aware of his affairs to help him."

شوہر کی اجازت

WITH THE PERMISSION OF THE HUSBAND

۷۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَصُوْمُ الْمَرْءَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِإِذْنِهٖ. وَلَا تَأْذَنُ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِإِذْنِهٖ. وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ عَنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ ، فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ.))

(۷۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی عورت کا شوہر گھر پر موجود ہو تو اس کو اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھنا چاہئے اور اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو آنے کی اجازت نہ دینی چاہئے۔ اور اس کی آمدنی سے اس کے حکم کے بغیر جو کچھ خیرات کرے تو اس کا آدھ ثواب شوہر کو ملے گا (یعنی علاوہ مال کے ثواب کے، نفس فعل خیرات دہی کا بھی پورا ثواب عورت کو نہ ملے گا۔)

75. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "A woman should not keep fast (supererogatory) without the willingness of her husband if he is at home (not gone on journey). She also should not let anyone to be at her house until her husband allows. Half of its reward what she gives away as charity from her husband's wealth without being in his notice goes to him."

موت کی خواہش مت کرو!

DO NOT WISH FOR DEATH

٧٦۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَتَمَنّى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ ، وَلَا يَدْعُوْ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّأْتِيَهٗ. اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ. اَوْ قَالَ: اَجَلُهٗ. اِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَيْرًا.))

(٧٦) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی خواہش نہ کرے، اور اس کے آنے سے پہلے اس کی دعا نہ کرے، جب تم میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کا ''عمل'' منقطع ہو جاتا ہے ـــــ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کی ''زندگی'' ختم ہو جاتی ہے ـــــ مومن کی عمر زیادہ ہونے سے اس کی بھلائی میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔

76. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "None of you should wish for death and never pray the death should come (before it is destined). (Because) When you die, your (good) deeds are then no more (or perhaps he said. 'his life ends). He further said, "As long the Believer lives, his good deeds continue to increase."

مردِ مسلمان

MUSLIM IS GENEROUS

۷۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ " اَلْكَرْمُ " اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ.))

(۷۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص عنب (انگور) کو ''کرم'' نہ کہے، کرم تو مردِ مسلمان ہے۔

77. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "None of you should praise the grapes (wine) to make you generous as generosity is (the quality of) Muslim." (As intoxication makes one generous)

لڑکے، لڑکی کی شادی

RIGHT USE OF TREASURE

۷۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقارًا. فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِى اشْتَرٰى الْعَقَارَ فِىْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ. فَقَالَ لَهٗ الَّذِى اشْتَرٰى الْعَقَارَ : خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّىْ ، اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ ، وَلَمْ اَبْتَغِ مِنْكَ الذَّهَبَ. فَقَالَ الَّذِىْ شَرَى الْاَرْضَ : اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا. فَتَحَاكَمَا اِلَى الرَّجُلِ. فَقَالَ الَّذِىْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ : اَ لَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ اَحَدُهُمَا : لِىْ غُلَامٌ. وَقَالَ الْاٰخِرُ : لِىْ جَارِيَةٌ. فَقَالَ : اَنْكِحِ الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ ، وَتَصَدَّقَا.))

(۷۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص تھا جس نے کسی سے ایک زمین خریدی، پھر جس شخص نے زمین خرید کی تھی اس نے اپنی زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا، زمین کے خریدار نے (بائع سے) کہا: مجھ سے اپنا سونا لے لو، میں نے تو تم سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا، مگر جس شخص نے زمین فروخت کی تھی اس نے کہا: میں تو زمین اور جو کچھ اس میں ہے تمہیں بیچ ڈالا تھا۔ اس پر ان دونوں نے ایک کو حَکم (پنچ) بنایا۔ حَکم نے کہا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے۔ اس نے کہا: لڑکے سے لڑکی کی شادی کر دو اور سونا اپنے ہی پر خرچ کر دو اور صدقہ دو۔

78. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once a person bought land from someone. The buyer found a pot there full of gold coins. He tried to return it to the previous owner saying he did purchased the land but not the gold coins. But the seller refused saying he sold the land with all it had in it. They took their case to an arbiter who asked one of them if he had a child. He told that he had a son. 'I have a daughter' the other said. The arbite said, Marry them with each other and spend the gold on yoursevels with some as charity.'"

اللہ جل شانہٗ زیادہ خوش کب ہوتے ہیں!

WHEN ALLAH IS PLEASED

۷۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَيَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِرَاحِلَتِهٖ اِذَا ضَلَّتْ مِنْهُ ثُمَّ وَجَدَهَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ ، لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ اِذَا تَابَ ، مِنْ اَحَدِكُمْ بِرَاحِلَتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا))

(۷۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اگر کسی کی سواری کا جانور گم ہو جائے پھر مل جائے تو کیا اس کو خوشی ہوگی کہ نہیں؟ لوگوں نے کہا: ہاں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ کو بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ کسی شخص کو (گم شدہ) سواری کے پھر مل جانے سے (خوشی ہوتی ہے)۔

79. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If your means of transport (camel, horse etc.) is lost (How grieved is a man if his only means of transport is lost) and later is found, whether it will bring pleasure to the owner or not." The companions answered in affirmative. The Prophet said, "By the name of my Lord in whose hand Muhammad's soul is that when a servant of Allah makes penitence to return to Him, Allah is more pleased than the person whose lost camel or horse returns to him."

اللہ جل شانہٗ کی بندے سے محبت

ALLAH'S LOVE WITH HIS SERVANTS

۸۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: ((اِذَا تَلَقَّانِیْ عَبْدِیْ بِشِبْرٍ ، تَلَقَّیْتُہٗ بِذِرَاعٍ ، وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِذِرَاعٍ ، تَلَقَّیْتُہٗ بِبَاعٍ ، وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ جِئْتُہٗ..... اَوْ قَالَ : اَتَیْتُہٗ..... بِاَسْرَعَ.))

(۸۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: جب میرا بندہ مجھ سے ایک بالشت آگے بڑھ کر ملتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ بڑھ کر ملتا ہوں، اور جب میرا بندہ مجھ سے ایک ہاتھ بڑھ کر ملتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ بڑھ کر ملتا ہوں، اور جب مجھ سے دو ہاتھ بڑھ کر ملتا ہے تو میں اس کے پاس اس سے زیادہ تیز جاتا ہوں، یا یہ فرمایا کہ "آتا ہوں" (راوی کو الفاظ میں شک ہے)۔

80. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah says, 'When a servant of Mine proceeds one span (equal to the length between tips of thumb and little finger of stretched palm) to Me, I proceed double of it to him. If he comes more towards me, I go even more to him (or said, 'I come' instead of 'I go to', the narrator is not sure.)".

وضو کا ادب

DIP YOUR NOSTRILS

۸۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرَيْهِ مِنْ مَّآءٍ ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ.))

(۸۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اُس کو چاہیے کہ دونوں نتھنوں میں پانی ڈالے پھر جھڑک دے۔

81. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "When you make ablution cleanse your nostrils by dipping them in handful of water and then sniff out."

اُحد کے پہاڑ برابر سونا

GOLD EQUAL TO MOUNT OF *Uhud*

٨٢۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْ اَنَّ عِنْدِیْ اُحُدًا ذَهَبًا لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّا يَأْتِیْ عَلَیَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَّ عِنْدِیْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اَجِدُ مَنْ يَّتَقَبَّلُهٗ مِنِّیْ ، لَيْسَ شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ فِیْ دَيْنٍ عَلَیَّ۔))

(٨٢) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر میرے پاس اُحد (ایک پہاڑ کا نام) کے برابر بھی سونا ہوتا تو میں اس بات کو پسند کرتا کہ تین رات گزرنے سے پہلے اگر کوئی اس کو لینے والا ہوتا تو ایک دینار بھی باقی نہ رکھوں، میں کوئی چیز باقی رکھ کر (اللہ کے سامنے) مقروض نہیں بننا چاہتا۔

82. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By Him in Whose hand Muhammad"s soul is that if I had gold equal to the mount Uhud I would have wished to give it away in the way of Allah before the three nights are gone not leaving a single Dinar with me. Because I do not like to be indebted (in the eyes of Allah) by keeping anything (to be given away) with me."

باورچی کا حق

RIGHT OF THE COOK

۸۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا جَآءَ كُمْ الصَّانِعُ بِطَعَامِكُمْ قَدْ اَغْنٰى عَنْكُمْ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ ، فَادْعُوْهُ ، فَلْيَأْكُلْ مَعَكُمْ ، وَ اِلَّا فَالْقِمُوْهُ فِيْ يَدِهٖ (اَوْ لِيُنَاوِلْهُ فِيْ يَدِهٖ))

(۸۳) اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب تمہارا کھانا پکانے والا تمہارے پاس تمہارا کھانا لائے جس نے تمہیں گرمی اور دھوئیں سے بچایا تو اس کو بھی اپنے ساتھ کھانے کے لئے بلالو ورنہ اس کے ہاتھ میں لقمہ ہی دے دو (یا: ''اس کے ہاتھ میں ہاتھ دو'') فرمایا (یہ فرمایا یا وہ راوی کو شک ہے)۔

83. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "When your cook serves you food who saved you from (the pain of) heat and smoke, invite him to join you or (if it is not possible) give him some food in hand." (or perhaps the Prophet said, 'join hands with him to appreciate him, as the narrator remains unsure about it).

میرا بچہ، میری بچی

MY BOY, MY GIRL

٨٤۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ "اِسْقِ رَبَّكَ" اَوْ "اَطْعِمْ رَبَّكَ" "وَضِّئْ رَبَّكَ." وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ "رَبِّىْ" وَ لْيَقُلْ "سَيِّدِىْ" مَوْلَاىَ. وَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ : "عَبْدِىْ ، اَمَتِىْ" وَ لْيَقُلْ: "فَتَاىَ ، فَتَاتِىْ ، غُلَامِىْ.")

(٨٤) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: ''اپنے رب کو پانی پلاؤ'' یا ''اپنے رب کو کھانا کھلاؤ'' اور ''اپنے رب کے لئے (چراغ) روشن کرو'' اور تم میں سے کوئی شخص کسی کو یہ نہ کہے: ''میرا رب'' بلکہ یہ کہے ''میرا سردار''، ''میرا مولا'' اور تم میں سے کوئی شخص ''میرا بندہ''، ''میری بندی'' نہ کہے بلکہ ''میرا بچہ''، ''میری بچی''، ''میرا لڑکا''، کہے۔

84. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "None of you should ever say, serve your Lord the drinking water or feed your Lord the food and light the lamp for your Lord. (And, none of you should ever call any man as my lord. Call him, my leader or my chief, instead. Also you must not call any man as 'my servant' and any woman as 'my maid',. You may call them 'my boy' and 'my girl.'"

ہرایک کی دو بیویاں

TWO WI\ ES IN PARADISE

۸۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ فِيْهَا. اٰنِيَتُهُمْ وَ اَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. وَ مَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ ، وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ. وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ. لَا اِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ ، وَلَا تَبَاغُضَ ، قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبٍ وَاحِدٍ ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا.))

(۸۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہو گی ان لوگوں کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی۔ جنت میں وہ نہ تھوکیں گے اور نہ اس میں ناک صاف کریں گے اور نہ اس میں بیت الخلا کو جائیں گے۔ ان کے برتن اور کنگھیاں سونے، چاندی کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیاں ایلوے کی ہوں گی اور ان کا چھڑکاؤ مشک کا ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی، بیوی کی پنڈلی کا گدھ حسن کی (شفافی کی) وجہ سے گوشت میں سے نظر آئے گا۔ (جنت کے) لوگوں کے درمیان نہ تو اختلاف ہو گا اور نہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے سے بغض ہوگا، وہ صبح شام اللہ کی حمد و ثنا بیان کریں گے۔

85. The Prophet (peace and blessings be upon him) said.

"The faces of the first group of the Believers to enter Paradise will be (shining) like the moon. They will neither spit nor blow their noses. They will not require to go to toilet. Their pots and combs will be made of gold and silver. The fuel of their grates will consist of aloes and musk will be sprinkled for perfuming the air. Everyone of the dwellers of Paradise will have two wives, the marrow of whose shin bones will be visible (through the transparent body owing to the great beauty of women of Paradise). The inmates of Paradise will have no difference among themselves nor malice towards others. They will be praising their Lord in the morning and evening."

اللہ جل شانہٗ سے عہد لینا

TAKE PLEDGE FROM ALLAH

٨٦۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَکَ عَھْدًا لَّنْ تُخْلِفَہٗ. اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ. فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُہٗ اَوْ شَتَمْتُہٗ اَوْ جَلَدْتُہٗ اَوْ لَعَنْتُہٗ ، فَاجْعَلْھَا صَلٰوۃً وَّ زَکٰوۃً وَّ قُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ بِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.))

(٨٦) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں تجھ سے ایک عہد لیتا ہوں جس کی تو ہرگز خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ میں ایک انسان ہوں (اس لئے اگر) کسی مسلمان کو مجھ سے کوئی تکلیف پہنچے، یا میں اسے گالی دوں یا مارلوں یا لعنت بھیجوں، تو تو اسے اس کے حق میں نماز، زکوٰۃ اور کسی کار ثواب میں تبدیل کردے جس کے باعث تو قیامت کے دن اسے اپنا قرب نصیب فرمائے۔

86. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "O my Lord, I want to take pledge from You and implore You not to let the things go against it. That I am a human being and never hurt or abused any Muslim. If I have ever agonised or cursed anyone, O Allah You turn it into blessing and piety (in favour of that person) which may cause his closeness (with Allah) on the Day of Judgement."

غنیمت کا مال

SPOILS OF WAR

۸۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِمَنْ كَانَ قَبْلَنَا ، ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا ، فَطَيَّبَهَا لَنَا.))

(۸۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سے پہلے جو لوگ تھے ان کے لئے غنیمت کا مال حلال نہیں تھا یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ نے ہمارے ضعف اور ہماری عاجزی کو دیکھا، اسی لئے اس نے اس کو ہمارے لئے پاک بنا دیا۔

87. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Our predecessors were not allowed to take the spoils of war. Allah Al-Mighty made it lawful for us owing to our weakness and frailty."

بلی کی وجہ سے دوزخ ملی!

CAT TOOK HER TO HELL

۸۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((دَخَلَتِ امْرَءَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا اَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا ..... فَلا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَ لَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَتَقَمَّمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ ، حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا .))

(۸۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت تھی جو اپنی بلی کی وجہ سے (یا یہ فرمایا: بلی کو باندھ رکھنے کی وجہ سے) دوزخ میں گئی چنانچہ نہ تو وہ اس کو کھانا ڈالتی تھی اور نہ چھوڑ ہی دیتی تھی کہ وہ خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے، پرندے پکڑ کر کھالے، یہاں تک وہ بلی فاقے کر کے مر گئی۔

88. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Once a woman was sent unto Hell for a cat (or he said. 'for leashing a cat to starve her to death'). Neither she fed the cat nor freed her (to let her go and find her food). Thus the cat was made to die because of starvation."

کوئی شخص کب مومن نہیں ہوتا!

WHEN ONE IS NOT BELIEVER

۸۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَسْرِقُ سَارِقٌ وَّهُوَ حِيْنَ يَسْرِقُ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَزْنِيْ زَانٍ وَّ هُوَ حِيْنَ يَزْنِيْ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَشْرِبُ الحُدُوْدَ اَحَدُكُمْ ..... يَعْنِي الْخَمْرَ ..... وَهُوَ حِيْنَ يَشْرِبُهَا مُؤْمِنٌ.
وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَا يَنْتَهِبُ اَحَدُكُمْ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ اِلَيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ اَعْيُنَهُمْ فِيْهَا وَهُوَ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ. وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ..... وَ اِيَّاكُمْ ، وَ اِيَّاكُمْ.))

(۸۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص چوری کرنے کی حالت میں (سچا) مومن نہیں ہوتا، کوئی شخص زنا کرنے کی حالت میں مومن نہیں ہوتا، کوئی شخص ممنوع چیز یعنی شراب پینے کی حالت میں مومن نہیں ہوتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، جب کوئی آدمی بڑے پیمانہ پر کسی مال لوٹ لیتا ہے کہ مسلمان آنکھیں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھتے رہ جاتے ہیں، تو وہ ایمان کی حالت میں نہیں لوٹتا۔ بچتے رہو، بچتے رہو۔

89. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Ones not (true) Believer at the time of stealing (if he steals someting). One is also not Believer at the time of committing *Zina* (unlawful sex). One is not Believer at the time of

drinking forbidden drinks (alcoholic beverages)." He further said, "By the Name in Whose hand Muhammad's soul is that one is not Believer if he grapples with others to grab dates and sweets at a marriage and the others are looking at him. One is not Believer at the time of cheating others. (So) Avoid indulging in all these." (He repeated it).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان

BELIEF WITH THE PROPHET

۹۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَا يَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَ لَا يَهُوْدِیٌّ، وَّ لَا نَصْرَانِیٌّ، وَ مَاتَ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ.))

(۹۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، اس امت کا کوئی شخص، یا یہودی یا نصرانی میرا تذکرہ سنے اور مر جائے اور اس چیز پر ایمان نہ لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے تو وہ دوزخ کے لوگوں میں ہوگا۔

90. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By Him in Whose hand Muhammad's soul is, if any person either Christian or Jew (and also of other religions) knows about me but does not enter the belief I have been sent with, shall go to Hell."

عورتوں کو تالی بجانا چاہیے

THE WOMEN SHOULD JUST CLAP ONCE

۹۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَلتَّسْبِيْحُ لِلْقَوْمِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ فِى الصَّلٰوةِ.))

(۹۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور عورتوں کو تالی بجانی چاہئے (یعنی نماز میں امام کوئی غلطی کرے تو اس کو آگاہ کرنے کے لئے۔)

91. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "(To inform and correct in case the *Imam* makes an error in recitation of the Holy Qur'an or forgets number of bows) "The male Muslims should say. '*Subhan-Allah* (Praise be to Allah) but the females should just clap their hands (once)" (in case the women are also participating in congregational prayers).

خون میں مشک کی خوشبو

SMELL OF MUSK

۹۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((کُلُّ کَلْمٍ یُکْلَمُ بِہِ الْمُسْلِمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَکُوْنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَھَیْئَتِھَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا ، اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ ، وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ.))

(۹۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر زخم جو مسلمان کو اللہ کی راہ میں لگے قیامت کے دن اسی صورت کا ہوگا جب کہ وہ نیزے سے زخمی ہوا، خون بہ رہا ہوگا، رنگ تو خون کا رنگ ہوگا مگر خوشبو مشک کی سی خوشبو ہوگی۔

92. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "The injuries inflicted in the way of Allah on (the bodies of) Muslims will be bleeding on the Day of Judgement. The colour of blood will be red but smell like musk."

سوال پر سوال

QUESTION UPON QUESTION

٦٣۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَزَالُوْنَ تَسْتَفْتُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ : هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهُ؟))

(۹۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہمیشہ دریافت پر دریافت کرتے رہو گے، یہاں تک کہ تم میں سے کوئی یہ بھی کہے گا کہ: یہ اللہ ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا، پھر تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

93. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If you continue to make (unnecessary) inquiries (regarding Allah and His creatures), someone among you will ask (one day) 'Well Allah created all these creatures but who created Allah."

صدقے کا کھجور

DATE OF CHARITY

٩٤۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ (اَوْفِیْ بَیْتِیْ) فَاَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ، ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَاُلْقِیْهَا .))

(۹۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کے پاس جاتا ہوں تو میں اپنے بستر پر (یا یہ فرمایا: اپنے گھر میں) کھجور پڑا ہوا پاتا ہوں اور میں اس کو کھانے کے لئے اٹھالیتا ہوں، پھر مجھے خوف ہوتا ہے کہ شاید صدقے کا ہو، پھر میں اس کو ڈال دیتا ہوں۔

94. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Sometimes (it happens that) I go home to find a date on my bed (or said, 'somewhere at home) and I pick it up to eat. Then i put it back fearing lest it should be of charity (charity (*Sadqah*) is not allowed for the Prophet and his descendants)."

قسم کا کفارہ

EXPIATION OF VOW

۹۵۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((وَاللّٰهِ ، لَاَنْ يَّلِجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.))

(۹۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص اپنے گھر والوں کے بارے میں اپنی قسم کی پابندی کرے، یہ اس سے زیادہ گناہ کا کام ہے کہ وہ قسم کو توڑ کر اللہ تعالیٰ کا مقرر فرمودہ کفارہ ادا کرے۔

95. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "By the name of Allah, leaving your wife (and other family) unattended by you fearing to break any vow (you made not to go to your wife (and other family) is disregarded by Allah and He wills you to expiate (in the way He prescribes to free yourselves from the binding vow)."

قرعہ اندازی

DRAWING A LOT

٩٦۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا أُكْرِهَ الْإِثْنَانِ عَلَى الْيَمِيْنِ فَاسْتَحَبَّاهَا (أَوْ اِسْتَحَبَّاهَا) فَاسْهِمْ بَيْنَهُمَا.))

(٩٦) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو لوگ قسم کھانے کے لئے مجبور کئے جائیں اور دونوں حیا کریں تو ان کے درمیان قرعہ ڈالو۔

96. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "When two persons are required to take oath and both are reluctant, draw a lot between them."

دودھ کا معاوضہ

SELLING OF UNMILKED CATTLE

۹۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا مَا اَحَدُكُمُ اشْتَرٰى لِقْحَةً مُّصَرَّاةً اَوْ شَاةً مُصَرَّاةً ، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا ، اِمَّا هِيَ ، وَ اِلَّا فَلْيَرُدَّهَا وَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ .))

(۹۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اونٹنی یا بکری خرید کرے جس کا دودھ دھوکا دینے کے لئے کئی وقت کا نہ نچوڑا گیا ہو تو اس کو دودھ نچوڑنے کے بعد دو باتوں کا اختیار ہوگا، یا تو اس کو رکھ لے ورنہ اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور دے دے (دودھ کے معاوضہ میں)۔

97. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "When anyone of you buys a she-camel or a goat whose several milking times have been missed (to cheat the buyer of high yielding cattle), he is free to honour the bargain or reject it (and keep the milk) for a handful (Sa'a) of dates."

بوڑھا کب جوان ہوتا ہے
WHEN OLD GETS YOUNG

۹۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَلشَّيْخُ شَآبٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَيْنِ : طُوْلُ الْحَيٰوةِ وَكَثْرَةُ الْمَالِ۔))

(۹۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھا آدمی دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے: لمبی عمر اور مال کی کثرت۔

98. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "An old man feels himself young with the love for long life and plenty of wealth."

ہتھیار سے اشارہ نہ کرو

DO NOT POINT WEAPON TO SOMEONE

۹۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((لَا یُشِیْرُ اَحَدُکُمْ اِلٰی اَخِیْہِ بِالسِّلَاحِ ، فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ اَحَدُکُمْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ اَنْ یَّنْزِعَ مِنْ یَدِہٖ ، فَیَقَعَ فِیْ حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ۔))

(۹۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ ممکن ہے کہ (وہ ہتھیار) شیطان اس کے ہاتھ سے نکال لے اور پھر وہ شخص آگ (دوزخ) کے گڑھے میں گر پڑے (اگر بے ارادہ ایک مسلمان کو قتل کر دے)۔

99. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "None of you should ever point his weapon towards your brother (or friend), as not anyone knows that Satan may make him launch the weapon (or fire) and (thus) make his way to Hell." (Unintentional killing of his Muslim fellow).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار دانت مبارک

FOUR TEETH OF THE PROPHET (peace and blessings be upon him)

۱۰۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ.))

(۱۰۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم پر اللہ کا غصہ بہت سخت ہو گیا جب کہ اس نے اللہ جل شانہٗ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یہ) کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے سامنے کے چار دانتوں کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔

100. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Allah's wrath on the people gets extremely great for they have maltreated His Messenger." He uttered these sentences pointing to his fore teeth. (reminiscent of the mishap of the battle of Uhud).

جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں

HE, WHO MAY BE KILLED BY THE PROPHET

۱۰۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهُ عَلٰى رَجُلٍ يَّقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ..... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..... فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ..... عَزَّوَجَلَّ.))

(۱۰۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل شانہٗ کا غضب اس شخص پر بہت سخت ہو جاتا ہے جس کو اللہ جل شانہٗ کا رسول، اللہ جل شانہٗ کی راہ میں قتل کرے۔

101. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah's wrath on that person is extremely great who is killed at the hands of the Prophet in way of Allah."

اولادآدم کا حصہ

SHARE OF SIN

۱۰۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((عَلَىٰ ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبٌ مِّنَ الزِّنَا ، اَدْرَكَ لَا مُحَالَةَ. قَالَ : فَالْعَيْنُ زِنْيَتُهَا النَّظَرُ وَتَصْدِيْقُهَا الْإِعْرَاضُ ، وَاللِّسَانُ زِنْيَتُهُ الْمَنْطِقُ ، وَالْقَلْبُ زِنْيَتُهُ التَّمَنِّىْ ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ بِمَا ثَمَّ اَوْ يُكَذِّبُ.))

(۱۰۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر اولاد آدم کے لئے زنا کا بھی کچھ حصہ مقدر ہے، وہ اس کو لازمی طور پر پاتا ہے، فرمایا: آنکھ کا زنا (نامحرم پر) نظر کرنا ہے اور اس کی تصدیق نظر موڑ لینا ہے، اور زبان کا زنا (فحش) بات چیت ہے، اور دل کا زنا خواہش کرنا ہے اور شرم گاہ گناہ کی تصدیق کرتی ہے یا جھٹلاتی ہے۔

102. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Every human being gets his share of *Zina* (unlawful sex) destined for him. Casting lustful gaze at a *Na mehram* (man not her husband and woman not his wife) is *Zina* of the eyes. Therefore turn your eyes away from if happen to fall upon. *Zina* of tongue is to indulge in lustful talk. *Zina* of heart is to wish for sexual act. The sexual organs just culminate the process or undo it."

700 نیکیاں، ایک بُرائی

700 VIRTUES, SINGLE SIN

١٠٣ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.))

(١٠٣) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلام کو اچھا بنا دے پھر تو ہر ایک نیکی جو وہ کرتا ہے اس جیسی دس سے سات سو گُنا لکھ لی جاتی ہیں اور ہر بُرائی جو وہ کرتا ہے اس جیسی ہی (یعنی صرف ایک گنا) لکھ لی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عز وجل سے جا ملتا ہے۔

103. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "When anyone of you becomes a good Muslim. his single act of virtue is increased ten to seven hundred times and if he commits a sin. it is the same single. (It is counted same single in his book of good and evils) till he meets his Lord" (he dies).

مختصر نماز

PRAYER SHOULD BE SHORT

۱۰٤۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا اَمَّ اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلٰوةَ ، فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ ، وَفِيْهِمُ الضَّعِيْفَ ، وَفِيْهِمُ السَّقِيْمَ. وَاِنْ قَامَ وَحْدَهٗ ، فَلْيُطِلْ صَلٰوتَهٗ مَا شَآءَ.))

(۱۰۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی امام بن کر لوگوں کو نماز پڑھائے تو اس کو چاہئے کہ نماز کو مختصر بنادے کیونکہ جماعت میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں، ضعیف بھی ہوتے ہیں، اور اگر تنہا نماز کے لئے کھڑا رہے تو اپنی نماز کو جتنا چاہے دراز کرسکتا ہے۔

104. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "One who leads the prayers should do it short. As among the participants of the congregational prayers could be old and weak people too. And when one is single may prolong it to one's will."

ایک نیکی لکھ لو!

AN ADDITIONAL VIRTUE

١٠٥ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : يَا رَبِّ! ذَاكَ عَبْدٌ يُرِيْدُ اَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً ..... وَهُوَ اَبْصَرُ بِهٖ ..... فَقَالَ: اِرْقُبُوْهُ ، فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا ، اِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً ، اِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّاىَ.))

(١٠٥) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ملائکہ (فرشتے) [بعض وقت] کہتے ہیں: ''اے رب! یہ بندہ گناہ کا ارادہ کر رہا ہے''۔ اللہ تو اس کو سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے اس پر اللہ فرماتا ہے: اس کو دیکھتے رہو، اگر وہ اس کو کرے تو اس کو اس جیسا ہی (ایک گناہ) لکھ لو، اور اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کو اس کے لئے ایک نیکی لکھ لو، بے شک اس نے اس گناہ کو میری خاطر چھوڑا ہے۔

105. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The angels tell their Lord sometimes saying 'O our Lord, Your that servant intends to commit a sin'. Allah says, 'keep watch on him. If he commits a sin, record in his book a single sin but if he gives up his intention count one virtue in his favour as he has left it for me.'"

اللہ جل شانہٗ اور بندے کا معاملہ

ALLAH AND HIS SERVANTS

۱۰۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:
((كَذَّبَنِىْ عَبْدِىْ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ. وَ شَتَمَنِىْ عَبْدِىْ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ. اَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّاىَ اَنْ يَّقُوْلَ : لَنْ يُّعِيْدَنَا كَمَا بَدَءَنَا. وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّاىَ اَنْ يَّقُوْلَ : اِتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا. وَاَنَا الصَّمَدُ : لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لِّىْ كُفُوًا اَحَدٌ.))

(۱۰۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میرا بندہ مجھے جھٹلاتا ہے اور یہ اس کے لئے مناسب نہیں، اور میرا بندہ مجھے گالی دیتا ہے اور یہ اس کے لئے مناسب نہیں اس کا یہ کہنا مجھے جھٹلانا ہے کہ ''وہ ہم کو اس طرح ہرگز دوبارہ پیدا نہ کرے گا جس طرح اس نے ابتداء میں پیدا کیا تھا''۔ اس کا یہ کہنا مجھے گالی دینا ہے کہ: ''اللہ نے کسی کو بیٹا بنالیا ہے'' اور میں بے نیاز ہوں: نہ جنتا ہوں اور نہ جنا گیا ہوں اور نہ میرا کوئی ہمسر ہے۔

106. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah Al-Mighty says. '(some of) My servants belie Me. It is not justified. They abuse me (sometiems). It is not justified. They belie me by saying. 'He will never resurrect us as He had born us.They abuse Me by saying. 'Allah begets a son for Himself' whereas I am self-sufficient Master. Neither I beget nor I am begotten and none is equal. comparable to Me.'"

سخت دھوپ، دوزخ کی بھاپ

INTENSE HEAT IN AIR OF HELL

۱۰۷۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((اَبْرِدُوْا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلٰوةِ ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.))

(۱۰۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دھوپ ذرا ٹھنڈی ہونے کے بعد نماز پڑھو، کیونکہ سخت دھوپ دوزخ کی بھاپ ہے۔

107. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Perform the (*Zuhur*) prayer when the intense heat decreases a little (the sun lowers a little in the west) as the intense heat is the air of Hell."

دوبارہ وضو کرو

NO PRAYER WITHOUT ABLUTION

۱۰۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ اِذَآ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ.))

(۱۰۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کی نماز جب کہ وضو ٹوٹ جائے قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ دوبارہ وضو کر لے۔

108. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The performing of prayer is not approvable if you are no more in ablution until you make ablution once again."

پُرسکون رہو

PROCEED TO MOSQUE AT MEDIUM PACE

١٠٩ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا نُوْدِىَ بِالصَّلٰوةِ فَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ. فَمَآ أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا ، وَمَا سُبِقْتُمْ فَأَتِمُّوْا.))

(۱۰۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس کے لئے جاؤ مگر اس طرح چلو کہ تم پُرسکون واطمینان ہو، جتنی نماز ملے اس کو پڑھ لو اور جو چھوٹ گئی ہے اس کو پورا کرلو۔

109. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "When *Aadhan* (call for prayer) is pronounced you must proceed to the mosque at a medium pace (do not run). Join the prayer (already in progress). Perform in the following of *Imam* and complete your prayer alone after the Imam and the initial followers have finished their prayer."

قاتل ومقتول دونوں جنت میں

MURDERER AND VICTIM BOTH IN PARADISE

١١٠۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ. قَالُوْا: وَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ. ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخَرِ فَيَهْدِيْهِ اِلَى الْاِسْلَامِ، ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ.))

(١١٠) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا ہو اور پھر بھی دونوں جنت میں جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا: کس طرح؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا: یہ قتل ہو گیا اس لئے جنت میں داخل ہو گا، پھر دوسرے پر اللہ مہربانی کرے گا اور اس کو اسلام کی ہدایت دے گا، پھر وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا اور شہید ہو جائے گا۔

110. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah Al-Mighty is pleased to see two persons while one has killed the other but the both will enter Paradise." The companions said, '(O Prophet of Allah) How (this is possible).' He said, "The one who is killed will enter Paradise (because of being murdered). Allah will be Merciful to the other, guiding him to the way of Islam. He will then (after becoming Muslim) fight in way of Allah to be martyred."

جب تمہارا بھائی منگنی کر رہا ہو!

GIVE FIRST OPPORTUNITY TO YOUR BROTHER

١١١ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَبِيْعُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطِبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ.))

(۱۱۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارا بھائی کوئی چیز خرید رہا ہو تو تم اس کو نہ خریدو، اور اگر تمہارا بھائی منگنی کر رہا ہو تو تم (اُسی عورت سے) منگنی نہ کرو (بلکہ انتظار کرو کہ وہ فارغ ہو جائے پھر جو چاہے کرو)۔

111. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "When your fellow intends to buy a thing. let him buy it first (if the thing is only one and has no match). If your fellow intends to betroth a woman. let him do it first. You must wait." (the outcome of their case if you are interested in that woman too.)

مومن کی ایک آنت

BELIEVER EATS LESS

۱۱۲۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَلْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ.))

(۱۱۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے اور مومن ایک آنت سے کھاتا ہے۔

112. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "The Unbeliever eats with seven intestines while the Believer eats with one." (The Muslims are advised not to eat too much. The Prophet's saying in this regard is that you must stop eating while your sto mach demands (a little more.)

خضر علیہ السلام کو خضر کیوں کہا گیا!

WHY HE WAS NAMED *Khizar*

۱۱۳۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((اِنَّمَا سُمِّیَ خَضِرٌ ، لِاَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَاءَ فَاِذَا ھِیَ تَھْتَزُّ تَحْتَہٗ خَضْرَآءَ.))

(۱۱۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خضر (علیہ السلام کا نام خضر یعنی سبز) اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ ایک مرتبہ سفید ریت پر بیٹھے تو وہ ان کے نیچے سرسبز ہوگئی۔

113. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Khizar (May blessing be upon him) was named Khizar (green) because once he was sitting on the white sand which turned green" (due to his miracle).

ٹخنوں سے نیچے لنگی

GARMENT COVERING THE ANKLES

١١٤ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى الْمُسْبِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَعْنِيْ إِزَارَهُ.))

(۱۱۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مُسبِل کی طرف (نظر رحمت سے) نہ دیکھے گا (یعنی) جس کی لنگی (بہت لمبی ٹخنوں سے نیچے تک ہو)۔

114. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Allah Al-Mighty will not cast glance of mercy on the person whose lower garment covers his ankles" (The Prophet told the male Believers to keep their lower garments above their ankles).

دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو

WHEN YOU ENTER THE GATE

١١٥۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ : اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ يُّغْفَرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ. فَبَدَّلُوْا ، فَدَخَلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا: حَبَّةٌ فِيْ شَعَرَةٍ.))

(١١٥) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ يَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ"

(تم دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور کہو "حطة" (ہمارے گناہوں کو معاف کر) وہ تمہاری خطاؤں کو معاف کرے گا، مگر انہوں نے ان الفاظ کو بدل دیا: اور دروازہ میں اپنی پیٹھ کے نچلے حصہ کے بل رینگتے ہوئے داخل ہوئے اور حبة فی شعيرة (جو میں گیہوں) کہنے لگے۔

115. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah had commanded a nation *Enter the gate in prostration (or bowing with humility) and say, 'Forgive us', and we shall forgive you your sins.*

But they changed the words and said, 'Wheat grains in barley'. (Just to make mockery of Allah's words) and (instead of bowing) they entered the gate dragging themselves on their back" (keeping their legs in front of them disobeying Allah's command).

جب زبان سے قرآن صاف نہ نکلے!

BETTER TO SLEEP

۱۱۶۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((إِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى لِسَانِهٖ : فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ ، فَلْيَضْطَجِعْ.))

(۱۱۶) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نماز کے لئے کھڑا رہے، پھر اس کی زبان سے قرآن صاف نہ نکلے اور جاننے کے قابل نہ رہے کہ کیا کہہ رہا ہے تو اس کو چاہئے کہ سو جائے۔

116. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If someone among you is unable to recite properly the Holy Qur'an in Isha prayer and understand what he is reciting (because of being overwhelmed by sleep) he must go to sleep" (and leave the prayer to perform it later).

میں ہی زمانہ ہوں

I CREATED THE TIME

١١٧ ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

((لَا يَقُلْ اِبْنُ اٰدَمَ " يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ " فَاِنِّىْ اَنَا الدَّهْرُ ، اُرْسِلُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ، فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا .))

(۱۱۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کہا: آدم کے کسی بیٹے (انسان) کو ''زمانہ کا برا ہو'' نہ کہنا چاہئے کیونکہ میں ہی زمانہ (دھر) ہوں، میں ہی رات اور دن کو پے در پے بھیجتا ہوں اور جب چاہوں ان کو روک لوں۔

117. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Allah says, 'None of Adam's son (human being) should ever abuse the age (time). Because it is Me Who is (creator of) age and sends day after the night. And I can stop them when I will.'"

غلام کیلئے اچھی بات

BEST WAY FOR A SLAVE

۱۱۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَّتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ طَاعَةِ رَبِّهٖ وَطَاعَةِ سَيِّدِهٖ. نِعِمَّا لَهٗ ، نِعِمَّا لَهٗ.))

(۱۱۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام کے لئے یہ بات کیا ہی اچھی ہے کہ اللہ جل شانہٗ اس کو اپنے پروردگار اور اپنے آقا (ہر دو) کی اچھی اطاعت کرتے ہوئے وفات دے، یہ اس کے لئے بڑا ہی اچھا ہے، یہ اس کے لئے بڑا ہی اچھا ہے۔

118. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "It is better for a slave that Allah grants him death in the state of his obedience to his Allah and his Master. It is better for him. It is better for him."

سامنے اور دائیں جانب فرشتے

DO NOT SPIT TO RIGHT

۱۱۹۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَبْصُقْ اَمَامَہٗ ، فَاِنَّہٗ یُنَاجِی اللّٰہَ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ ، وَلَا عَنْ یَمِیْنِہٖ ، فَاِنَّ عَنْ یَمِیْنِہٖ مَلَکًا ، وَلٰکِنْ لِّیَبْصُقْ عَنْ شِمَالِہٖ ، اَوْ تَحْتَ رِجْلِہٖ ، فَیَدْفِنُہٗ .))

(۱۱۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے سامنے نہ تھوکے، کیونکہ وہ جب تک اپنی نماز کی جگہ پر ہوتا ہے اللہ جل شانہٗ کی مناجات کرتے رہتا ہے اور سیدھی طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کی سیدھی جانب ایک فرشتہ ہوتا ہے لیکن اپنے بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوک کر اس کو دفن کردے۔

119. The Prophet of Allah (peace and blessings be upon him) said, "When anyone of you stands for prayer, he must not spit (in front) because he praises Allah at those moments; and there is an angel present at his right side. Rather he can spit at his left or bury it under his feet."

خاموش رہو

PRICE OF SILENCE

۱۲۰۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اِذَا قُلْتَ النَّاسَ : اَنْصِتُوْا ، وَهُمْ يَتَكَلَّمُوْنَ فَقَدْ لَغَوْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ..... يَعْنِىْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.))

(۱۲۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نے لوگوں سے کہا کہ ''خاموش رہو'' اور وہ باتیں کرتے ہی رہیں یعنی جمعہ کے دن تو تم نے اپنے نفس پر ایک لغو کام کیا۔

120. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "If during the Jumm'ah (seremon) you asked the people busy in talking to be silent, you made a mistake" (During ser mon speaking is strictly forbidden).

میں اس کا ولی ہوں

I AM YOUR GUARDIAN

۱۲۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. فَاَيُّكُمْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً فَادْعُوْنِيْ ، فَاِنِّيْ وَلِيُّهُ. وَ اَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا ، فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهٖ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانَ.))

(۱۲۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہ نسبت اور لوگوں کے میں مومنوں کے حق میں اللہ کے نوشتہ احکام میں زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں چنانچہ تم میں سے اگر کوئی شخص قرض چھوڑ کر مرے یا اس طرح فوت ہو کہ کفن کو بھی پیسے نہ ہوں تو مجھے بلاؤ۔ میں اس کا ولی ہوں اور اگر تم میں سے کوئی شخص مال چھوڑے تو جو کوئی اس کا قرابت دار ہو اسے ا[illegible] مال پر ترجیح حاصل ہو گی (ترکہ بحق حکومت ضبط نہ ہو گا)۔

121. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I am relatively nearer to the Believers (almost equal to relatives) as compared to the others. Therefore send for me if someone among you dies with a burden of payments or dies without enough money for his shroud (coffin). I am his guardian. (I will pay his loan and provide the shroud). When someone among you dies leaving the property or money, his relatives should be preferred regarding inheritance" (in the absence of real inheritors). (The inheritance should never be confiscated by the government.)

ذوق یقین وعزم

INVOKE ALLAH PERSISTENTLY

۱۲۲۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ: " اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ." اَوْ " اِرْحَمْنِی اِنْ شِئْتَ " اَوْ " اُرْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ " لِیَعْزِمِ الْمَسْئَلَۃَ. اِنَّہٗ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ : لَا مُکْرِہَ لَہٗ.))

(۱۲۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے: ''اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر'' اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر'' یا ''اگر تو چاہے تو مجھے رزق دے''۔اس کو چاہئے کہ پورے عزم کے ساتھ سوال کرے، بے شک وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

122. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "You must not invoke Allah like this, (O my Lord) Forgive me if You will' or 'Be Merciful to me if You will. Give me sustenance if You will'. He should invoke Allah with full determination and certainty (though) Allah does what He wills and none can force Him."

گائے کے سر جیسی سنہری چیز

DISHONESTY IS A CURSE

۱۲۳۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ : لَا يَتَّبِعْنِیْ رَجُلٌ قَدْ كَانَ مَلَكَ بُضْعَ اِمْرَءَةٍ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِیَ بِهَا وَلَمَّا بَنٰى ، وَلَا اٰخَرُ بَنٰى بَنَاءً لَهٗ ، وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا ، وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا. فَغَزَا ، فَدَنَا الْقَرْيَةَ حِيْنَ صَلّٰى الْعَصْرَ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ : اَنْتِ مَامُوْرَةٌ وَّ اَنَا مَامُوْرٌ. اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلٰى شَيْئًا. فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ ، حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهٗ ، فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهٗ. فَقَالَ: فِيْكُمْ غُلُوْلٌ. فَلْيُبَايِعْنِیْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ. فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ. فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ ، فَلْتُبَايِعْنِیْ قَبِيْلَتُهٗ. فَبَايَعَتْهُ قَبِيْلَتُهٗ ، فَلَصِقَ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهٖ. فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ ، اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ " قَالَ : فَاَخْرَجُوْا لَهٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ. فَوَضَعُوْهُ فِی الْمَالِ وَ هُوَ بِالصَّعِيْدِ ، فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْ. قَالَ: فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا. ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضُعْفَنَا وَعَجْزَنَا ، فَطَيَّبَهَا لَنَا.))

(۱۲۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے (ایک مرتبہ) جنگ کی اور اپنی قوم سے کہا: میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے

کسی عورت سے شادی کی ہو اور اس کے ساتھ زفاف کرنا چاہتا ہو اور زفاف نہ کیا ہو اور نہ ہی کوئی ایسا شخص جو اپنا مکان بنا رہا ہو اور ابھی اس کی چھت بلند نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی اور جس نے بکریاں یا اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے بچے پیدا ہونے کا انتظار کر رہا ہو۔ پھر انہوں نے جنگ کی، پھر جب کہ عصر کی نماز کا وقت ہوا یا اس کے لگ بھگ تو [دشمن کے] شہر کے پاس پہنچے اور سورج سے کہا: تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں، یا اللہ! اس کو کچھ دیر تک میرے لئے روک دے، اس پر ان کے لئے سورج رک گیا، یہاں تک اللہ نے اس کو فتح دی۔ پھر لوگوں نے جو مال غنیمت حاصل کیا تھا جمع کیا اور اس کو کھانے کے لئے آگ آگے بڑھی لیکن اس کے کھانے سے انکار کر دیا، پیغمبر نے کہا: ''تم میں خیانت ہے، اس لئے چاہئے کہ ہر قبیلے سے ایک شخص مجھ سے بیعت کرے'' پھر انہوں نے اُن سے بیعت کی اور ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا، اس پر انہوں نے کہا: ''تم میں خیانت ہے اس لئے چاہئے کہ اس کا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے''۔ پھر اس کے پورے قبیلے نے ان سے بیعت کی تو دو تین آدمیوں کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا، اس پر انہوں نے کہا: ''تم میں خیانت ہے، تم نے خیانت کی ہے''۔ کہا: پھر ان کے پاس گائے کے سر کے جیسی سنہری چیز نکال کر لائے، اس کو بھی مال غنیمت میں رکھ دیا گیا اور وہ پاک مٹی پر تھا، تو آگ آگے بڑھی اور کھا لیا۔ فرمایا: غنیمت کا مال ہم سے پہلے کسی پر حلال نہ تھا، یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ نے ہمارے ضعف اور ہماری عاجزی کو دیکھا، اس لئے اس نے اس کو ہمارے لئے پاک بنا دیا۔

123. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once a prophet of Allah planned to fight a battle (against the enemies). He said to his people, 'One who has married a woman and didn't yet consume his marriage but intends to do, should not go with me. One who is building his house and yet not completed should not go (to the battle) and one who has

bought goats or she-camels and waiting for their breeding should (also) not go". Then he led his army (to the enemys land). When they reached there (enemy's town) it was time of *Asr* prayer (afternoon) and the sun was declining. He said facing the sun, (O sun) You are on your duty and I am on mine'. Then said to Allah 'O My Lord stay the sun for me'. The sun stayed until the prophet's army won the victory. The people gathered the spoils and (according to the divine law of that time) the (heavenly) fire came to burn it out but withdrew. (didn't burn). The prophet of Allah said, 'Some of you are going to be dishonest, so one representative of every tribe should come and take oath of allegiance with me.' They obeyed and one man's hand got stuck to the prophet's (which attributed dishonesty to his tribe). The prophet of Allah ordered all men of the suspected tribe to take oath of allegiance. Then all the members of the tribe took oath of Allegiance (one by one giving their hands in his). Hands of three of them got stuck with his hand. He said to them, "You have breached the trust, you are dishonest. Upon this they went and brought a gold object similar to the cow's head and returned to the spoils. Then the sacred fire came and burned out all the spoils. Then he said, "Spoils were not allowed for any nation before us. Allah Al-Mighty made it lawful for the Muslims (to consume the spoils)."

حوض بہتا ہی رہا

WHEN CAME UMAR (R.A.)

١٢٤۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ ، رَءَيْتُ اَنِّيْ اَنْزِعُ عَلٰى حَوْضٍ اَسْقِى النَّاسَ فَاَتَانِيْ اَبُوْبَكْرٍ ، فَاَخذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِىْ لِيُرِيْحَنِيْ. فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ ، وَفِى نَزْعِهٖ ضُعْفٌ ، وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ.

قَالَ: فَاَتَانِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَخذَهَا مِنْهُ ، فَلَمْ يَنْزِعْ رَجُلٌ نَزْعَهٗ حَتّٰى وَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَنْفَجِرُ.))

(۱۲۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بار جب کہ میں سو رہا تھا میں نے (خواب میں) دیکھا کہ حوض پر لوگوں کو پانی پلانے کے لئے ڈول سے پانی کھینچ رہا ہوں۔ پھر میرے پاس ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تاکہ مجھے راحت پہنچائیں۔ پھر انہوں نے دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں ضعف تھا، اللہ جل شانہٗ ان کو معاف کرے، فرمایا: پھر میرے پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور ڈول کو ان سے لے لیا، پھر کوئی شخص ان کے جیسا کھینچ نہ سکا، یہاں تک کہ سب لوگ (سیراب ہو کر) واپس ہو گئے اور حوض بہتا ہی رہا۔

124. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "Once I was sleeping and I saw (in dream) myself pulling bucket of water from the well for people. (Seeing this) Abu Bakr came (to help) and he took the bucket from me to pull the

water. He pulled two bucketful of water and his action manifested slowness. Then came Umar ibn Khattab and took the bucket. He pulled the water mightily and none could compete him until all the people drank heartily and still the water was flowing heavily."

چپٹی ناک، چھوٹی آنکھیں

PEOPLE WITH SMALL EYES

۱۲۵۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا. جُوْرَ کِرْمَانَ ، قَوْمًا مِّنَ الْاَعَاجِمِ ، حُمْرَ الْوُجُوْہِ ، فُطْسَ الْاُنُوْفِ ، صِغَارَ الْاَعْیُنِ ، کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ.))

(۱۲۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی، یہاں تک کہ تم جور کرمان سے لڑیں، وہ ایک عجمی (غیر عرب) قوم ہے، سرخ چہرے، چپٹی ناک اور چھوٹی آنکھوں والی، گویا کہ ان کے چہرے پٹی ہوئی ڈھال ہیں۔

125. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The Doomsday will not come until you fight a battle against '*Jure Kirman*'. They are a non-Arab nation with red faces, flat noses and small eyes. Their faces look like flattened shield."

تکبر اور بُردباری

PRIDE AND HUMBLENESS

١٢٦۔وَقَال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَلْخُيَلَاءُ وَالْفَخْرُ فِىْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ ، وَالسَّكِيْنَةُ فِىْ اَهْلِ الْغَنَمِ.))

(١٢٦) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فخر و تکبر گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہوتا ہے اور بردباری بکری والوں میں۔

126. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "The owners of the camels and horses have (a sense of) pride and the owners of goats have humbleness" (in their behaviour).

بالوں کے جوتے

SHOES MADE OF HAIR

١٢٧ـ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ.))

(۱۲۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

127. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The Doomsday will not come until you fight a nation who wear shoes made of hair."

امارت کس کی!

LEADERS MUST BE FROM QURAYSH

۱۲۸۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:
((اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ ھٰذِہِ الشَّأْنِ ..... اَرَاہُ یَعْنِی الْاِمَارَۃَ.....
مُسْلِمُھُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِھِمْ ، وَکَافِرُھُمْ تَبَعٌ لِکَافِرِھِمْ.))

(۱۲۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس معاملہ میں ـــــ یعنی میں سمجھتا ہوں امارت کے بارے میں ـــــ لوگ قریش کے تابع ہیں، ان میں کے مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع، اور ان میں کے کافر ان میں کے کافروں کے تابع ہیں۔

128. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I see people accept the leadership of Quraysh. The Muslims are obedient to their Muslim Qurayshites while the Unbelievers are subservient to their Unbeliever Qurayshite lords."

بہترین عورتیں

BEST WOMEN

١٢٩۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ، اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ ، وَ اَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ .))

(۱۲۹) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین عورتیں جو کبھی اونٹ پر سوار ہوئیں ہیں وہ قریش کی عورتیں ہیں: اپنے بچوں پر ان کے بچپن میں بڑی مہربان رہتی ہیں، اور اپنے شوہر کے مال کی بڑی حفاظت کرتی ہیں۔

129. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The best of the women who ever rode on the camel are the women of Quraysh. They are kind to their children in their childhood and guard their husbands' property strictly" (who rode on camel may be a proverb which stands for women of the desert - translator).

نظر لگنا حق ہے

EVIL EYE IS RIGHT

۱۳۰۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
((اَلْعَيْنُ حَقٌّ ، وَ نَهٰى عَنِ الْوَشْمِ.))

(۱۳۰) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر لگنا حق بات ہے اور پچھنے (پچھا بٹو) لگانے سے منع کیا۔

130. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Influence of the evil eye is true but to make black spot on forehead or to scarify the body (to save from evil eye) is wrong". (He forbade it.)

نماز کا انتظار

TO WAIT FOR THE PRAYER

۱۳۱۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهٗ ، وَلَا يَمْنَعُهٗ اَنْ يَخْرُجَ اِلَّا اِنْتِظَارُهَا.))

(۱۳۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک کہ نماز اس کو روکے رکھے اور نماز کے انتظار کے سوائے اس کو اور کوئی چیز جانے سے نہیں روکتی۔

131. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "A person is considered in the state of performing prayer as long as the (wait for) prayer stays him in the mosque."

اوپر کا ہاتھ

HAND OF GIVER

١٣٢۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ، وَابْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ.))

(۱۳۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور (خیرات) اپنے قریبی رشتہ داروں سے شروع کرو۔

132. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "The upper hand (which gives away charity) is better than the lower (which accepts the charity) and prefer your near relatives for charity."

درمیان میں کوئی نبی نہیں!

RELATIONSHIP WITH EISA (A.S.)

۱۳۳۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ، قَالُوْا: كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : اَلْاَنْبِيَآءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ ، وَّ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى ، وَ دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ ، فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ.))

(۱۳۳) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور لوگوں کے مقابلہ میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ دنیا اور آخرت میں اولیٰ ہوں، لوگوں نے کہا: کس طرح؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیغمبر علاتی بھائی ہیں، اور ان کی مائیں علیحدہ ہیں اور ان کا دین ایک ہے، اور ہم دونوں کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

133. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "I am nearer to Eesa ibn Maryam (Jesus Christ) with comparison to others. The companions asked, 'How (it is) O Prophet of Allah?' He said, "The Prophets are like half brothers, their mothers are different but their faith is one (and the same). And also there is no other Prophet between us."

سونے کے دو کنگن

TWO GOLD BRACELETS

١٣٤۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ ، اِذْ اُوْتِيْتُ مِنْ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ. فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا ، فَذَهَبَا ، فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا : صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ.))

(۱۳۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ جب کہ میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانے میرے پاس لائے گئے اور سونے کے دو کنگن میرے ہاتھ میں رکھے گئے، مجھ پر وہ گراں گزرے اور مجھے رنج میں ڈال دیا۔ اس پر مجھے وحی ہوئی کہ ان دونوں کو پھونک دوں، پھر میں نے ان دونوں کو پھونک دیا اور وہ دونوں چلے گئے کہ میں نے دونوں سے دو جھوٹوں کی تعبیر لی جو میرے دونوں طرف ہیں اور میں ان کے درمیان میں ہوں: صنعاً والا اور یمامہ والا۔

134. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Once I was sleeping and the treasures of earth were brought to me (in dream) and two gold bracelets were given to me which caused my displeasure and worried me. Then it was revealed to me that I should blow at them. I did the same and they were gone. I took them (two bracelets) to stand for the two imposters who are on both sides of me and I am between them, one in San'a and the other in Yamama." (Prophet's saying indicates to false prophets Aswad Ansee of San'a and Musaylma Kazzab of Yamama.)

عمل کے ذریعے نجات

ONLY RIGHT PRACTICE

١٣٥۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِمُنْجِيْهِ عَمَلُهٗ ، وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا. قَالُوْا: وَ لَا اَنْتَ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : وَ لَا اَنَا ، اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَّ فَضْلٍ.))

(۱۳۵) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے عمل کے ذریعہ نجات نہیں پائے گا، لیکن (عمل کو) درست کرو اور میانہ روی اختیار کرو، لوگوں نے کہا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں؟ فرمایا: میں بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانک لے۔

135. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "None will be pardoned merely by his (looking good) practices. You (therefore) correct your practices and go on moderate way." The companions said 'Not you, o Prophet of Allah?' (will be pardoned) He said, "(Yes) Not me, except that Allah Al-Mighty's rich blessing and grace may cover me."

دوقسم کی تجارت ولباس

WHICH TRADE AND GARMENTS ARE FORBIDDEN

١٣٦ـ وَقَالَ: وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلُبْسَتَيْنِ: اَنْ يَّحْتَبِىْ اَحَدُكُمْ فِىْ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَىْءٌ ، وَاَنْ يَّشْتَمِلَ فِىْ اِذَارِهٖ اِزَا صَلّٰى ، اِلَّا اَنْ يُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِهٖ ،
وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسِّ وَالْاِلْقَاءِ وَالنَّجْشِ.))

(١٣٦) اور کہا: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوقسم کی تجارت اور دو طرح کے لباس سے منع فرمایا [چنانچہ لباس کی حد تک] تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح نہ لپیٹ لے کہ اس کی شرم گاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو، اور یہ کہ جب نماز پڑھے تو اپنی لنگی کو کندھوں پر ڈال لے مگر یہ کہ اس کے دونوں کناروں کو مخالف سمتوں سے اپنے کندھے پر ڈال لے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھو کر یا کنکری ڈال کر خریدنے اور نجش سے منع فرمایا۔

136. The Prophet (peace and blessings be upon him) prohibited two categories of trade and two fashions of garments. As far the garments, he said, "None of you should wrap your garments (round your body) in a fashion that your private parts may get prominent. When you perform prayer (and you have just one loose garment for your upper body)

wrap the garment in a fashion round your waist that each of its two ends is thrown on opposite shoulder overlapping the other. And do not sell or purchase anything by touching or by dropping a pebble tradition" (an old Arab tradition to deceive the buyer).

موت معاف ہے!

DEATH - MEANS OF PARDON

۱۳۷۔وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ ، وَالنَّارُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.))

(۱۳۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے زبانوں (جانوروں وغیرہ) سے موت واقع ہوتو وہ معاف ہے۔ کنوئیں میں گرنے سے موت واقع ہوتو بھی معاف ہے، کان میں گرنے سے موت واقع ہوتو بھی معاف ہے، آگ سے موت واقع ہوتو بھی معاف ہے، البتہ دفینہ ہوتو اس کا پانچواں حصہ زکوٰۃ میں دینا چاہئے۔

137. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "One who is killed by the animal is pardoned (by Allah). One who drowns in a well is pardoned (too). One who dies in a mine is pardoned (too) and one who is burnt to death is (also) pardoned. However in case of hidden treasure (If one is killed in search of a hidden treasure and finds it) the fifth of it must be given as *Zakat*."

شہر میں اقامت

ABODE IN TOWN

۱۳۸۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

((اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا ، وَ اَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ ..... وَ اَظُنُّهُ قَالَ: فَهِيَ لَكُمْ ، اَوْ نَحْوَهُ مِنَ الْكَلَامِ ، وَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ.))

(۱۳۸) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی شہر میں جاؤ اور اس میں اپنے مقدر کے مطابق اقامت کرلو ــــ میرا خیال ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ــــ تو وہ تمہارے لئے ہے ــــ یا ایسا ہی کوئی اور کلام ــــ اور جو شہر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے تو (فتح ہونے پر) اس کا خمس (پانچواں حصہ) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے، پھر وہ (خمس بھی) تمہارے ہی لئے ہے (یعنی سرکاری حصہ بھی مفاد عامہ کے لئے خرچ ہوتا ہے)۔

138. The Prophet (peace and blessings be upon him) said. "When you go to (capture) a town (you may) reside there. Or perhaps the Prophet said. 'The town (captured) is for you" (either you reside there or not) the narrator is not sure about the exact wording).

The Prophet further said. "If a town becomes enemy to Allah and His Prophet (and if captured by the Muslims) fifth portion of its spoils will go to Allah and His Prophet. (But in real sense) That fifth portion is also for you". (As after going in to *Baytal-Maal* (state exchequer) it is spent for the welfare of common man.)

اختلاف الروایات

الرموز: "ب" يدل على مخطوطة برلين لصحيفة همام بن منبه،
"د" على مخطوطة دمشق، "ح" على مسند ابن حنبل.
والرقم هو رقم الحديث فى الصحيفة كانشرنا ها.

١. ح: فرض اللّٰه عليهم، ب، ح: اوتينا من بعدهم.

٢. ح: ابو القاسم صلعم. أكملها واجملها. فيتم بناؤک. محمد النبى ﷺ فكنت انا.

٣. ب، ح: أنفق اشياء.

٤. ب: يقحمن فيها فذالک، ح: فتقتحم فيها قال: فذلكم، ب ح: "هلم عن النار" مرة واحدة، ح: فتخلبونى تقتحون.

٦. ح: "اياكم والظن" مرة واحدة. وكذلک كلمة "ولا تنا جشوا" حذفت عنده، ح: عبيد اللّٰه.

٧. ح: مسلم وهو يسأل.

٨. ح: لى رسول اللّٰه. وقال يجتمعون. أعلم كيف. فقالوا.

٩. ح: كلمة "مالم يحدث" بعد "صلى فيه".

١٠. ح: كلمة "آمين" الثانية فى ب فقط، ح: فيوافق.

١١. ح؛ وقال: بينما. قال له. ويلک اركبها فقال: بدنة، ب، ح: يا رسولَ اللّٰه! قال: وفى آخر الحديث كلمة "ويلک اركبها" مرة واحدة عند ح.

١٢. ح: جزء واحد من. جهنم قالوا: كانت لكافية.

۱۳. هذا الحديث بعد رقم ۱٦ عند ح.
۱۴. ب: تعلمون ما لبكيتم، ح: لضحكتم قليلاً ولبكيتم كثيراً.
۱۵. ح: شتمه. كلمة "إنى صائم" مرة واحدة فى ب.
۱۷. ح: امر بالنار، د: فلد غته. فأوحى اليه.
۱۸. د: محمد فى يده، ب: قعدت سرية، ذ: تغزوا.
۲۲. ح: ويفيض. بكثر الهرج أيما هو؟ يا رسول اللّٰه!
۲۳. ب، ح: يكون بينهما.
۲۵. ب: آمنوا جميعاً.
۲٦. ح: وله ضراط. حتى يخطر. نفسه فيقول، ب: حتى قضى التثويب.
۲۷. ح: خلق السموات. مافى يمينه.
۲۸. ح: يوم لأن يرانى. من أهله وماله ومثلهم معهم.
۲۹. ح: هلک كسرى ثم لا يكون. لتقتسمن كنوزهما. سبيل اللّٰه عزّوجل. وحذف ح كلمة "وسمى الحدب خدعة".
۳۱. ح: فانما اهلک. بأمر فائتمروا به، ب: بأمر فأتوا به.
۳۴. ب، ح: الى من فضل، ح: منه فيمن.
۳۵. ح: طهر اناء. أن يغسله.
۳٦. ح: يصلى الناس ثم يحرق.
۳۹. ح: لم اكن قدرته له ولكنه يلفته به قدرته له يستخرج به من البخيل يؤتينى. آتانى عليه.
۴۱. ح: هو قال عيسى:.
۴۲. ح: واللّٰه ما أوتيتكم.
۴۳. ح: جعل الامام. وإذا كبر. وإذا سجد.
۴۵. ح: واخر جتهم. اعطاک اللّٰه علم كل شئ واصطفاک. برسالاته كان قد كتب. فحاج.

٤٦. ح: خرَّ عليه جراد. اغنيک عما.

٤٧. خففت على داود عليه السلام القراءة. بدابته فتسرج وكان.

٤٩. ح: ليسلم الصغير.

٥٠. ح: عصموا منى اموالهم. على اللّٰه عزَّوجل.

٥١. ح: الناس وسفلتهم وعرتهم فقال اللّٰه عزو جل للجنة: إنما انتِ رحمة. يضع اللّٰه عزَّوجل رجله فتقول: قط قط أى حسبى. فان اللّٰه ينشى.

٥٣. ح: عليه وسلم إذا تحدث. حسنة ما لم يغعلها. يفعل سيئة فأنا اغفرها مالم يفعلها.

٥٤. ح: عليه وسلم لقيد. خيرمما.

٥٥. ح: الجنة أن يقول تمن ويتمن فيقول له، ب: له إن لک.

٥٧. لاند فعت في شعبهم.

٥٨. ح: خلق اللّٰه عزّوجل. قال له: اذهب. واستمع ما يجيبونک. فقالوا: السلام عليک ورحمة اللّٰه فزادوه رحمة اللّٰه. صورة آدم وطوله. ينقص الخلق، ب: حذف كلمة "فزادوا و رحمة اللّٰه:

٥٩. ح: موسیٰ عليه السلام. عينه وقال. فقل الحياة. فماتورات بيدک جنب الطريق، ب ح: رد اللّٰه عينه

٦٠. ح: موسیٰ عليه السلام يغتسل. الحجر بثوب موسى. موسى باثر. موسى وقالوا: ان بالحجر ند باستة.

٦١. ح: عن كثرة.

٦٢. ح: وإذا اتبع أحدكم.

٦٣. ح: خسفت به. حتى يوم القيامة.

٦٦. ح: مامن مولود يولد إلا على. تنتجون الاء بل فهل.

٦٧. ح: الذنب قال.

٦٨. ح: قالوا: إنک، ب ح: کلمة "إیاکم والوصال" مرة واحدة. لست فی ذاکم.

٧٠. ح: تطلع الشمس. الرجل علی دابته تحمله. له متاعه علیها صدقة قال: والکلمة. قال: کل خطوة یمشیها.

٧١. ح: حقها بسطها علیه.

٧٢. ح: قال: ویفرمنه، ب: یفر منه ویطلبه.

٧٣. ح: لاتبل. تغتسل منه.

٧٤. ب: المسکین الذی یطوف.

٧٦. ح: لایتمن أحدکم. انقطع عمله وإنه لایزید، د: یدعوابه.

٧٨. ح: فقال الذی اشتری. وقال الذی باع الأرض. قال: فتحاکما. قال احدهما. جاریة قال. علی انفسهما منه، ب ح: انا اشتریت منک الأرض، د: اشترا.

٧٩. ب: ضلت ثم وجدها.

٨٠. ح: حذف کلمة "او قال: أتیته".

٨١. ح: الماء ثم لینثر.

٨٢. ح: أن احداً عندی. أحد من یقبله منی لیس شیئاً.

٨٣. ح: عنکم عناء حره. فلقموه فی یده. وحذف ح کلمة "اولینا وله فی یده".

٨٤. ح: ربک أطعم. ولیقل فتاتی، غلامی: ب ح: سیدی ومولای.

٨٥. ح: فیهاولا یتفلون ولا یتمخطون. أمشاطهم الذهب. مجامرهم الألوة. مخ ساقیهما.

٨٦. ح: لن تخلفنیة. له صلاة.

٨٧. ح: لمن قبلنا.

٨٨. ح: دخلت النار امرأة. لها ربطتها. ترمم من خشاش.

٨٩. ح: وهو مؤمن حين يسرق. وهو مؤمن حين يزنى ولا يشرب الشارب وهو مؤمن حين يشرب يعنى الخمر. ولا ينتهب مؤمن فإياكم.

٩٢. ح: يكلمه المسلم فى سبيل اللّٰه ثم يكون. تنفجر دماً. المسك قال: أى يعنى العرف الريح.

٩٣. رقمه عند ح بعد ٩٤. ح: اللّٰه عزّوجل.

٩٤. رقمه عند ح بعد ٩٢. ح: تكون صدقة فألقيها ولا آكلها.

٩٥. ح: واللّٰه لأن يلج.

٩٦. ح: واستحيا هما فليستهما عليها، "فاستحياهما، كذا بالأصل الدمشقى، لعلها "فاستحياها" أى فاستحيا اليمين.

٩٧. ح: شاة مصراه. إمايرضى.

٩٨. ح: الشيخ على حب.

٩٩. ح: لايمشين أحدكم. لعل الشيطان ينزع فى يده.

١٠١. ح: رسول اللّٰه ﷺ فى سبيل.

١٠٢. ح: كتب على ابن آدم. أدرك لا محالة فالعين. النظر ويصدقها. زنيته النطق والتمنى. يصدق ماثمّ ويكذب.

١٠٤. ح: إذا ما قام أحدكم.

١٠٥. ح: الملائكة رب.

١٠٦. ح: له ذلك وشتمنى ولم يكن له ذلك تكذيبه إياى أن يقول. فلن يعيدنا. الصمد الذى.

١٠٧. ح: من الحر.

١٠٨. ح: لايقبل اللّٰه صلاة.

١٠٩. ح: تمشون عليكم. فصلوا وما فاتكم فاقضوا.

١١٠. ح: قالوا: كيف.

۱۱۱ . ح: لا يخطب احدكم على.

۱۱۲ . ح: زاد فى آخر الحديث بعد كلمة "واحد" ما يأتى: "حدثنا عبداللّٰه قال سمعت ابى (اى ابن حنبل) يقول: قلت لعبد الرزاق: يا ابابكر، افضل! يعنى هذا الحديث كأنه اعجبه حسن هذا الحديث وجودته قال: نعم.

۱۱۳ . ح: لم يسم خضراً إلا أنه جلس. خضراء والفروة الحشيش الأبيض وما يشبهه قال عبداللّٰه: هذا التفسير من عبدالرزاق.

۱۱۴ . ح: حذف كلمة "يعنى ازاره" وحذف دكلمة "يعنى".

۱۱۵ . ح: حبة فى شعرة.

۱۱۷ . ح: قال لا يقل. إنى انا الدهر.

۱۱۸ . ح: للمملوک ان يتوفى بحسن عبادة اللّٰه وصحابة سيده. كلمة "نعماله" مرة واحدة.

۱۱۹ . ح: من الصلاة. مناج للّٰه.

۱۲۰ . ح: الغيت على نفسک. وحذف كلمة "يعنى يوم الجمعة".

۱۲۱ . ح: فايكم ماترک. فأنا وليه. فليرث ماله عصبته.

۱۲۲ . ح: وارحمنى. وارزقنى ليحزم.

۱۲۳ . ح: بهاولم بين ولا أحدقد بنى بنياناً. ولا أحد قد اشترى. ينتظر اولادها. من القربة حين صلاة. ان تطعم فقال. قبيلتک فبا يعته قبيلته قال؛ فلصق بيد رجلين. فأكلته قال. ذلک لأن اللّٰه عزّوجل، ب، ح: يد رجل بيده قال. ثلاثة بيده قال.

۱۲۴ . ح؛ الناس قال: فأتانى. يدى ليرفه حتى نزع ذنوباً او ذنوبين وفى نزعه ضعف قال: فأتانى ابن الخطاب واللّٰه يغفر له فأخذها فلم ينزع رجل حتى تولى الناس، ب، ح: ابوبكر الصديق.

۱۲۵ . ح: خوز و كرمان، ب: حمر الوجه فطس الأنف.

١٢٦. رقمه فى ح بعد ١٢٧.

١٢٧. رقمه فى ح بعد ١٢٥. ح: اقواماً نعالهم.

١٢٨. ح: الشأن مسلمهم. (هو حذف كلمة "أراه يعنى الامارة")

ب: كافر تبع لكافرهم.

١٣١. ح: ما كانت الصلاة وهى تحبسه لا يمنعه إلا انتظارها.

١٣٣. ب، ح: أنا اولى بعيسى.

١٣٤. ح: إذا أوتيت بخزائن.

١٣٥. ح: ليس واحد بمنجيه.

١٣٦. ح: وقال نهى عن بيعتين. ونهى عن اللمس والنجش.

١٣٧. ح: وقال العجماء. والمعدن جبار وفى الركاز الخمس.

١٣٨. رقمه فى ح بعد ١٠٢ وقبل ١٠٣. ح: فأقمتم فيها فسهمكم فيها وأيما قرية.

تخریج احادیث
(بخاریؒ و مسلمؒ سے)

(۱) یزاد ههنا کما ذکرنا فی المقدمة:[أبو اسحاق إبراهيم بن محمد بن الحسين القطان، قال:أخبرنا والدی الامام]

(۱) مسلم ج (۱) ص ۲۸۲ کتاب الجمعه (مطبوعه هند اصح المطابع دهلی ۱۳٤۹ھ)،حدثنامحمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه، اخی وهب بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريره عن محمد رسول الله ﷺ...... (پوری حدیث من وعن) بخاری ج ۲۷ کتاب الایمان، حدثنی اسحاق بن ابراهیم، اخبرنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريره عن النبی ﷺ قال: نحنُ الآخرون السابقون يوم القيامة فقال رسول الله والله لان يلج احدکم بيمينه...... (دیکھئے صحیفہ ہمام کی حدیث نمبر ۹۵)

۲۔ "بيوتاً" فی مسلم بنی "داراً"رقم۔

(۲) مسلم ج ۲ کتاب الفضائل ص۲٤۸ (باب ذکر کونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبين) حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذکر أحاديث منها: وقال ابو القاسم ﷺمثلی ومثل الانبياء من قبلی......

۳۔ بهامش الدمشقية:سقط من اصل السماع کلمة"بنانه" "عضت" فی فتح الباری عن همام "غاصت"۔

(۳) مسلم ج ۲ کتاب الفضائل ص ۲٤۸۔ حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله ﷺ فذکر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ............

۵۔ لا يذکر هذا الحديث فی رواية ابن حنبل۔

(۶) بخاری ج ۲۵ کتاب الادب، حدثنا بشر بن محمد اخبرنا عبد اللّٰہ اخبرنا معمر بن همام بن منبه عن ابی هریرةؓ عن النبی ﷺ قال:......

(۷) مسلم ج ۱ص ۲۵۱ کتاب الجمعة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال:اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرةؓ عن النبی ﷺ قال......

(۸) مسلم ج ۱ص ۲۲۷ کتاب المساجد حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال......

(۱۰) مسلم ج ۱ص ۱۷۶ کتاب الصلوة حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی ﷺ بمثله۔

(۱۱) مسلم ج ۱ص ۴۲۵ کتاب الحج، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریره عن النبی ﷺ فذکر أحادیث منها وقال......

۱۲۔ فی المخطوطتین:"بنوا آدم"۔

(۱۲) مسلم ج ۲ص ۳۸۱ کتاب الجنة باب جهنم، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی ﷺ بمثل حدیث ابی الزناد غیر انه قال:"کلهن مثل حرها"۔

۱۳۔ وهو عند ابن حنبل بین ۱۴و۱۵۔

۱۴۔ زاد ابن حنبل ههنا حدثنا لا یوجد فی المخطوطتین وهو:"وقال رسول اللّٰہ ﷺ:اذا قاتل أحدکم فلیجتنب الوجه"۔

(۱۴) بخاری ج ۲۷ کتاب الایمان،حدثنی ابراهیم بن موسیٰ اخبرنا هشام هو ابن یوسف عن معمر عن همام عن ابی هریرة قال ابو القاسم ﷺ......

یہاں مسند احمد بن حنبل میں ایک حدیث زائد ہے جو صحیفہ ہمام کے دونوں مخطوطوں میں نہیں ہے:

''اور رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لڑائی کرے تو چہرے سے بچے'' (یعنی مسلمانوں کے منہ پر گھونسہ نہ لگائے کہ نازک جگہ ہے) بخاری ج،اکتاب العتق میں بھی ہمام بن منبہ سے یہ روایت موجود ہے:حدثناعبداللّٰہ بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال: اذا قاتل احدکم فلیجتنب الوجه"

(۱۰) مسلم ج ۲ص ۲۳۶ کتاب قتل الحیات وغیرها، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا

عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا به ابو هريرة عن رسول اللّٰہ ﷺ فذکرأحادیث منها وقال......

(۱۸) مسلم ج۲ص ۱۳۳ کتاب الامارة،حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللّٰہ ﷺ......

۱۹ ـ بهامش الدمشقية:"خ أدخر"ـ وفی البرلينية:"ادخر" فی المتن، و"اوخر"بالهامش ـ

(۲۲) قال ابو موسیٰ:"الهرج القتل بلسين الحبشة، عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ وعن ابی هريرة رضی اللہ عنہ (بخاری ج۹ ۲ کتاب الفتن)ـ

(۲۳) بخاری ج ۱٤ کتاب المناقب حدثنی عبداللّٰہ بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هريرة عن النبی ﷺ.......... مسلم ج ۲ص ۳۹۰ کتاب الفتن، حدثنا محمد بن رافع حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللّٰہﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللّٰہ ﷺ...........

(۲٤) بخاری ج۱٤ کتاب، المناقب حدثنی عبداللّٰہ بن محمد حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هريرة عن النبیﷺ......

(۲۵) مسلم ج۱ ص۸۸ کتاب الایمان، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا قال حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبیﷺ......

(۲٦) مسلم ج۱ص۱٦۸ کتاب الصلوة باب الاذان، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ عن النبیﷺ......

(۲۷) بخاری ج۳۰ کتاب التوحيد، حدثنا علی بن عبداللّٰہ حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام حدثنا ابو هريرة عن النبیﷺ......، مسلم ج۱ص۳۲۲ کتاب الذکوة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق بن همام قال حدثنا معمر بن راشد عن همام بن منبه اخی وهب بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن النبیﷺ فذکر أحادیث منها وقال قال رسول اللّٰہ ﷺ......

(۲۸) مسلم ج ۲ص٤ ۲٦ کتاب الفضائل، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللّٰہ ﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللّٰہ ﷺ......

(۲۹) بخاری ج ۱۲ کتاب الجهاد والسير، حدثنا عبداللّٰہ بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال مسلم ج۲ص۸۳ کتاب

الجهاد والسير مسلم ج۲ص۳۹٦ کتاب الفتن حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللهﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللهﷺ......

(۳۰) بخاری ج ۳۰ کتاب التوحید، حدثنا معاذ بن اسد اخبرنا عبدالله اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبیﷺ۔

۳۱۔ فی المخطوطتین بالهامش:"خ ترکتم (أی بدل:ترکتکم)وفی الدمشقیة بالهامش: "خ فائتمروا"(ای بدل:فأتوا، ورسمه عنده:فایتوا)۔

۳۲۔ "فلا یصوم"کذا ولعله "فلایصم"۔
یا تو یہ ابتدائی زمانے کی منسوخ شدہ حدیث ہے یا منشا اصل میں یہ کہنا ہے کہ طلوع فجر کے بعد بیوی کے پاس جائیں تو پھر اس دن روزہ نہیں رکھ سکتے۔

۳۳۔ "واحدة" کذا فی المخطوطتین، بدل "واحدا"۔

(۳۳) مسلم ج۲ص۳٤۲ کتاب الذکر والدعاء حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ایوب عن ابی سیرین عن ابی هریرة عن النبیﷺ وعن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبیﷺ...... وزاد همام بن منبه عن النبیﷺ "انه وتریحب الوتر"

۳۵۔ بهامش البرلینیة:"خ طهر"(ای بدل:طهور) "فلیغسله" وفی الجامع الصغیر ج۱طبع بمصر "أن یغسله"۔

(۳۵) مسلم ج ۱ص۱۳۷ کتاب الطهارة حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن محمد رسول اللهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللهﷺ ...... مسلم میں بھی "فلیغلسہ" کے بجائے "ان یغسلہ" نیز "طہور" کے ساتھ ساتھ مسلم مطبوعہ ہند کے حاشیہ پر بھی "طہر" درج ہے۔

۳٦۔ "ثم احرق بیوتا" وفی مسلم عن همام "ثم تحرق بیوت"۔

(۳٦) مسلم ج ۱ص۲۳۲ کتاب المساجد وموضع الصلوة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللهﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللهﷺ......

۳۷۔ بهامش الدمشقیة:"خ الکلام" (ای بدل:الکلم)

(۳۷) مسلم ج۱ص۲۰۰ کتاب المساجد ومواضع الصلوة، حدثنا محمد بن رافع قال

حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللّٰہﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللّٰہﷺ......

۳۸۔ "بنعل واحدة" فی البخاری ج۲٤ کتاب اللباس "بنعل واحدة" "ليحفيهما" فی البخاری ايضا "ليحفهما"۔

(۳۹) بخاری ج ۲۷ کتاب القدر، حدثنا بشر بن محمد اخبرنا عبد اللّٰہ اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبیﷺ قال......

(۴۰) مسلم ج۱ص۳۲۲ کتاب الزکوٰة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق بن همام قال حدثنا معمر عن راشد عن همام بن منبه اخی وهب بن منبه قال هذاما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللّٰہﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللّٰہﷺ......

٤١۔ ضاعت ورقة من البرلينية۔ و"["علامة ابتداء السقطة۔

(۴۱) بخاری ج۱۳ کتاب "بدء الخلق،حدثنا عبداللّٰہ بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هريرة عن النبیﷺ قال...... مسلم ج۲ص۲٦٥ کتاب الفضائل باب فضائل عيسٰی عليه السلام ، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللّٰہﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللّٰہﷺ......

یہاں سے حدیث نمبر ۵۵ تک مخطوطہ برلین میں نہیں ہے اور وہ حصہ ضائع ہو گیا ہے۔

٤۳۔ "انماالامام" والمشهور "انما جعل الامام""اجمعين" قال فی المصباح المنير المطبوع بمصر (جمع) هو تصحيف من المحدثين والوجه"اجمعون"۔

(۴۳) بخاری ج۳کتاب الاذان، حدثنا عبداللّٰہ بن محمد قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام عن ابی هريرة عن النبیﷺ قال:انما جعل الامام......

مسلم ج۱ص۱۷۷ کتاب الصلوة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبیﷺ......

(۴۴) بخاری ج۳ کتاب الاذان حدثنا عبداللّٰہ بن محمد حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبیﷺ......

مسلم ج۱ص۱۸۲ کتاب الصلوة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللّٰہﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللّٰہﷺ......

(۴۵) مسلم ج۲ص۳۳۵ کتاب القدر، حدثنا ابن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبیﷺ......

(۴۶) بخاری ج۲کتاب الغسل بخاری ج۱۹کتاب التفسیر بخاری ج۳۰ کتاب التوحید،حدثنا عبداللّٰه بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرة عن النبیﷺقال......

۴۷۔ "دابته"فی البخاری ج۱۳کتاب بدء الخلق عن همام بن منبه "دوآبه"۔

(۴۷) بخاری ج۱۳ کتاب بدء الخلق، بخاری ج۱۹ کتاب التفسیر حدثنی اسحاق بن نصر حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرة عن النبیﷺ......

یہاں قرآن سے زبور مراد ہے۔

۴۸۔ "رؤیا الرجل الصالح" فی الجامع الصغیر ج۱ص۴۳۱ عن الصحیحین ومسند احمد بن حنبل وابن ماجه "رؤیا المؤمن"۔

(۴۹) بخاری ج۲۵ کتاب الاستذان حدثنا محمد بن مقاتل ابو الحسن اخبرنا عبداللّٰه اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبیﷺقال......

یعنی کسی اور کا حق دلانے کیلئے سزائے موت یاہرجانہ دیا جاسکتا ہے۔

(۵۱) بخاری ج۲۰کتاب التفسیر (سورةق) حدثنا عبد اللّٰه بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرة قال قال النبیﷺ......

مسلم ج۲ص۳۸۲ کتاب الجنة، باب جهنم، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللّٰهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللّٰهﷺ......

(۵۳) مسلم ج۱ص۷۸ کتاب الایمان، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال وهذا ما حدثنا ابو هریرة عن محمد رسول اللّٰهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللّٰهﷺ......

۵۵۔ "إن هیئی له" ساقط من المشکاة باب صفة الجنة واهلها ص۴۹۶ "]"علامة انتهاء السقطة من البرلینیة۔

(۵۵) مسلم ج۱ص۱۰۱ کتاب الایمان حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللّٰهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللّٰهﷺ......

مخطوطہ برلین کے گم شدہ ورق کی عبارت یہاں ختم ہوتی ہے۔

۵۶۔ "فی شعبة" فی الجامع الصغیر ج۱ص۳۸۹ "فی شعب" کذا رواہ احمد والشیخان واظن ھذا ھو الصحیح لان آخر الحدیث "فی شعبھم"۔

۵۷۔ فی المخطوطین:"بنو اسرائیل"۔

(۵۷) بخاری ج۱۳،کتاب بدء الخلق، حدثنی عبداللّٰہ بن محمد الجعفی حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن ھمام عن ابی ھریرۃ قال، قال رسول اللّٰہﷺ......

جب تک آدمی اللہ پر توکل کرتا رہا اور روز کی غذا روز خرچ کرتا رہا، چیزیں سڑتی گلتی نہ رہیں، آنے والے دنوں کے لئے اٹھا کر رکھنے کا آغاز بنی اسرائیل سے ہوا۔

جنت کا شجر ممنوعہ کھانے کا مشورہ دینا مراد معلوم ہوتا ہے۔

۵۸۔ بھامش البرلینیة:"خ معا:یحببونك" (ای بدل:یحیونك) وفیه أیضاً"خ معافزادوه" (ای بدل:فزادوا)

(۵۸) بخاری ج۱۳کتاب بدء الخلق، حدثنی عبداللّٰہ بن محمد حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن ھمام عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ......مسلم ج۲ص۳۸۰ کتاب الجنة حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن ھمام بن منبه قال:ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللّٰہﷺفذکر أحادیث منھا وقال رسول اللّٰہﷺ......

(۵۹) بخاری ج٦کتاب الجنائز،بخاری ج۱۳کتاب بدء الخلق باب وفاة موسیٰؑ، حدثنا یحیی بن موسیٰ حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن ھمام حدثنا ابوھریرۃ عن النبیﷺ قال......

مسلم ج۲ص۲٦۷ کتاب الفضائل باب فضائل موسیٰ علیه السلام، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن ھمام بن منبه قال:ھذا ماحدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللّٰہﷺ فذکر أحادیث منھا وقال رسول اللّٰہﷺ......

٦۰۔ فی المخطوطتین:"بنو اسرائیل"، "واللّٰہ!ان بالحجر لندبا من اثر ضربه ثلاثاً او اربعاً او خمساً کذافی البخاری ج۱۳ کتاب بده الخلق۔

(٦۰) بخاری ج۲کتاب الغسل،حدثنا اسحاق بن نصر قال حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ھمام بن منبه عن ابی ھریرۃ عن النبیﷺ۔

مسلم ج۱ص۱۵٤ نیز مسلم ج۲ص۲٦٦ کتاب الفضائل، باب فضائل موسیٰ علیه السلام،حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق عن ھمام بن منبه قال:ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللّٰہﷺفذکر أحادیث منھا وقال رسول اللّٰہﷺ۔

(۶۲) مسلم ج۲ص۱۸ کتاب البیوع، حدثنا محمد بن رافع قال اخبرنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه عن النبیﷺ......

(۶۳) مسلم ج۲ص۳۰۸ کتاب الادب، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال:هٰذا ما حدثنا، ابو هریرة عن رسول اللّٰهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللّٰهﷺ...... رسول اللّٰهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللّٰهﷺ۔

(۶۴) مسلم ج۲ص۱۹۵ کتاب اللباس حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال:هٰذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللّٰهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللّٰهﷺ......

(۶۶) بخاری ج۲۷ کتاب القدر، حدثنی اسحاق اخبرنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰهﷺ مسلم ج۲ص۳۳۶ کتاب القدر، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هٰذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللّٰهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللّٰهﷺ۔

(۶۷) مسلم ج۲ص۴۰۷ کتاب الفتن، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هٰذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللّٰهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللّٰهﷺ......

۶۹۔ "یضع"فی البخاری ج۱ کتاب الوضوء"یدخل"و"إنه"فیه ایضا"فانه"۔

(۶۹) مسلم ج۱ص۱۳۶ کتاب الطهارت،ماحدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة قال رسول اللّٰهﷺ۔

(۷۰) بخاری ج۱۲ کتاب الجهاد والسیر(۷۰)بخاری ج۱۲ کتاب الجهاد والسیر، حدثنی اسحاق اخبرنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰهﷺ......

مسلم ج۱ص۳۲۵ کتاب الزکاة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق بن همام قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن النبیﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللّٰهﷺ......

(۷۱) بخاری ج۲۸ کتاب الحیل،حدثنی اسحاق حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰهﷺ......

(۷۲) بخاری ج۲۸ کتاب الحیل،حدثنی اسحاق حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن

همام بن منبه عن ابی هریرة قال قال رسول اللهﷺ......

(۷۳) مسلم ج۱ص۱۳۸ کتاب الطهارة،حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللهﷺ......

۷۵۔ "لا تصوم" فی مسلم ج۱ص۳۳۰ "لا تصم" عن همام بن منبه۔

(۷۵) بخاری ۲۱ کتاب النکاح، حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبیﷺ......

مسلم ج۱ص۳۳۰ کتاب الزکوة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن محمد رسول اللهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللهﷺ...... لاتصوم المراة...... گومسلم میں ''لاتصم'' ہے لیکن صحیفہ ہمام کی طرح بخاری میں ''لاتصوم'' ہے۔

۷۶۔ "لا یتمنی......ولا یدعو به" فی شرح الجامع الصغیر للعزیزی ج٤ص٤٣٠ "وفی روایة همام لا یتمن احدکم الموت ولا یدع به"۔

(۷۶) مسلم ج۲کتاب الذکر والدعاء حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللهﷺ......

(۷۷) مسلم ج۲ص۲۳۸ کتاب الفاظ من الادب وغیرها، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو یریرة عن رسول اللهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللهﷺ:"لا یقولن احدکم للعنب الکرم انما الکرم الرجل المسلم۔

۷۸۔ "انکح"وفی البخاری باب ما ذکر عن بنی اسرائیل ص٤٩٢"انکحوا"علی انفسکما فیه ایضا"انفسهما"۔

(۷۸) بخاری ج۱۲ کتاب بدء الخلق حدثنا اسحاق بن نطیر اخبرنا عبدالرزاق،عن معمر عن همام عن ابی هریرة قال،قال رسول اللهﷺ...... مسلم ج۲ص۷۷ کتاب الاقضیة،حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللهﷺ......

(۷۹) مسلم ج۲ص٣٥٤ کتاب التوبة، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق اخبرنا

معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبیﷺقال......

(۸۰) مسلم ج۲ص ۳٤۱ کتاب الذکر والدعاء، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللهﷺ فذکر أحادیث منها رسول اللهﷺ......

(۸۱) مسلم ج۱ص ۱۲٤ کتاب الطهارت، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق بن همام قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا به ابو هریرة عن محمد رسول اللهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللهﷺ۔

(۸۲) بخاری ج۲۹ کتاب التمنی، حدثنا اسحاق بن نصر حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن همام سمع ابا هریرة عن النبیﷺقال......

۸۳۔ بهامش البرلینیة:"خ معا:بطعام"(أی بدل بطعامکم)۔

(۸۴) بخاری ج۱۰ کتاب الرهن، حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام بن منبه أنَّهُ سَمِعَ ابا هریرة یحدث عن النبیﷺانه قال...... مسلم ج۲ص۲۳۸ کتاب الفاظ من الادب وغیرها، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللهﷺ......

۸۵۔ فی المخطوطتین:"یسبقون"ثم صحح فی الدمشقیة:"بیصقون"،"ساقها" فی الصحیحین "ساقهما"، "علی قلب"، "علی" ساقط من الصحیحین۔

(۸۵) بخاری ج۱۳ کتاب بدء الخلق، حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هریرة قال رسول اللهﷺ......

مسلم ج۲ص ۳۷۹ کتاب الجنة، حدثنا محمد بن رافع حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللهﷺ......

۸۶۔ "لن تخلفه" فی مسلم ج۲ص ۳۲٤"لن تخلفنیه"۔ سقطت ورقة اخری من ب۔ و"["علامة ابتدائها۔

(۸۷) "لم تحل" فی مسلم ج۲ص ۸۵"فلم تحل"وسیأتی فی رقم (۱۲۳)

(۸۷) مسلم ج۲ص۸۵ کتاب الجهاد والسیر، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللهﷺ...... *نیز دیکھئے ہمام کی حدیث نمبر*

۱۲۳ کا آخری حصہ۔

(۸۸) مسلم ج۲ص۲۳۷ کتاب البروالصلة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبیﷺقال......

(۸۹) مسلم ج۱ص۵٦ کتاب الایمان، حدثنا محمد بن رافع قال اخبرنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبیﷺ کل هولاءِ بمثل حديث الزهری غير ان العلاء وصفوان بن سُليم ليس فی حديثهما"يرفع الناس اليه فيها ابصارهم"وفی حديث همام "يرفع اليه المومنون اعينهم فيها وهو حين ينتهبها مومن"وزاد"ولا يغل احدكم حين يغل وهو مومن فاياكم اياكم"۔

۹۱۔ "للقوم"فی الصحيحين، كتاب الصلاة"للرجال"۔

(۹۱) مسلم ج۱ص۱۸۰ کتاب الصلوٰة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا معمر عن همام عن ابی هريرة عن النبیﷺبمثله وزاد "فی الصلوة"۔

۹۲۔ "يكلم"فی جامع الصغير ج۲ص۱٦۹ عن ابی هريرة "يكلمه"،"يكون"فی الجامع الصغير"تكون"و"يفجر"فيه"ايضا تفجر"متفق عليه۔

(۹۲) بخاری ج۱ کتاب الوضوء حدثنا احمد بن محمد قال اخبرنا عبدالله قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبیﷺقال......

مسلم ج۲ص۱۳۳ کتاب الامارة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللهﷺفذكر أحاديث منها وقال رسول اللهﷺ......

(۹۴) بخاری ج۹ کتاب فی اللقطة، حدثنا محمد بن مقاتل اخبرنا عبدالله اخبرنا معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبیﷺقال......

مسلم ج۱ص۳٤٤ کتاب الزکوٰة، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبد الرزاق بن همام قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريرة عن محمد رسول اللهﷺ فذكر أحاديث منها وقال قال رسول اللهﷺ......

(۹۵) بخاری ج۲۷ کتاب الایمان حدثنی اسحاق بن ابراهيم اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال :هذا ما حدثنا ابو هريرة عن النبیﷺ قال:نحن الاخرون السابقون يوم القيامة فقال رسول اللهﷺوالله، لان يلج احدكم......

(۹۷) مسلم ج۲ص۵ کتاب البيوع، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريرة عن النبیﷺ فذكر

أحادیث منها وقال رسول اللہﷺ......

۹۸۔ "الشیخ شاب"فی الجامع الصغیر ج۲ص۳۹"الشیخ یضعف جسمه وقلبه شاب علی حب"۔

(۹۹) بخاری ج۲۹ کتاب الفتن، حدثنا محمد بن رافع اخبرنا عبدالرزاق عن معمر عن همام سمعت ابا هریرة عن النبیﷺ قال مسلم ج۲ کتاب البروالصلة والادب، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال: هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللہﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللہﷺ......

(۱۰۰) بخاری ج۱۶ کتاب المغازی، حدثنا اسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام انه سمع ابا هریرة قال، قال رسول اللہﷺ......

(۱۰۱) مسلم ج ۲ ص ۱۰۸ کتاب الجهاد والسیر حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللہﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللہﷺ......

(۱۰۳) بخاری ج۱ کتاب الایمان، حدثنا اسحاق بن منصور قال حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن همام عن ابی هریرة قال قال رسول اللہﷺ......

۱۰۶۔ "]"علامة انتهاء السقطه فی ب۔و"لن یعیدنا کما بدأنا" وفی المشکاة ج۱ کتاب الایمان عن ابی هریرة "لن یعیدنی کما بدأنی "رواه البخاری۔

(۱۰۷) مسلم ج۱ص۲۲٤ کتاب المساجد، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللہﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللہﷺ......

(۱۰۸) بخاری ج۱ کتاب الوضوء، حدثنا اسحاق حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن همام عن ابی هریرة عن النبیﷺ قال......بخاری ج۲۸ کتاب الحیل......

مسلم ج۱ص۱۱۹ کتاب الطهارة،حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق بن همام قال حدثنا معمر بن راشد عن همام بن منبه اخی وهب بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن محمد رسول اللہﷺفذکر أحادیث منها وقال رسول اللہﷺ......

(۱۰۹) مسلم ج۱ص۲۲۰ کتاب المساجد، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللہﷺ

فذکر أحادیث منہا وقال رسول اللہﷺ......

(۱۱۰) مسلم ج۲ ص۱۳۷ کتاب الامارة،حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللہﷺ فذکر أحادیث منہا وقال رسول اللہﷺ......

(۱۱۳) بخاری ج۱۲ کتاب بدء الخلق، حدثنا محمد بن سعید الاصبهانی اخبرنا ابن مبارك عن معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة عن النبیﷺقال......

(۱۱۵) بخاری ج۱۲ کتاب بدء الخلق، حدثنی اسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه انه سمع ابا هريرة يقول:قال رسول اللہﷺ......

مسلم ج۲ ص۴۱۹ کتاب الزهد، حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللہﷺفذکر أحادیث منہا وقال رسول اللہﷺ......

(۱۱۶) مسلم ج۱ ص۲۶۷ کتاب صلوة المسافرین، حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللہﷺ فذکر أحادیث منہا وقال رسول اللہﷺ......

(۱۱۸) مسلم ج۲ ص۵۳ کتاب الایمان،حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللہﷺ فذکر أحادیث منہا وقال رسول اللہﷺ......

(۱۱۹) بخاری ج۲ کتاب الصلوة، حدثنا اسحاق بن نصر قال اخبرنا عبدالرزاق عن معمر عن همام سمع ابا هريرة عن النبیﷺ قال......

(۱۲۲) بخاری ج۳۰ کتاب التوحید، حدثنا یحیٰی حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن همام سمع ابا هريرة عن النبیﷺ قال......

۱۲۲۔ "حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللہﷺ فذکر أحادیث منہا وقال:غزانبی......"لمانبی"فی مسلم"لمابین" "فدنا القرية"فی مسلم ج۲ ص۸۵"فدنا من القرية"،"فأكلت"فيه ايضا"فاكلته"۔

(۱۲۳) بخاری ج۲۱ کتاب النکاح نیز بخاری ج۱۲ کتاب الجهاد، حدثنا محمد بن العلاء حدثنا ابن المبارك عن معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة قال قال رسول اللہﷺ......

مسلم ج٢ص٨٥ كتاب الجهاد والسير،حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللهﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللهﷺ......

١٢٤۔ "رأيت"في البخارى ج١٤ كتاب المناقب وفى مسلم ج ٢ ص ٢٧٥ "رأيتُ"، "ليريحنى" فى مسلم ج ٢ ص٢٧٥"ليروحنى"۔

(١٢٤) بخارى ج٢٨ كتاب التعبير، حدثنا اسحاق بن ابراهيم،حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن همام انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول اللهﷺ......

١٢٥۔ "خُور كرمان" فى المشكاة ص٤٦٥ كتاب الفتن عن ابى هريرة "خوزاو كرمان من الأعاجم"۔

(١٢٥) بخارى ج١٤ كتاب المناقب، حدثنى يحيٰى حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن همام عن ابى هريرة ان النبىﷺقال:

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلوا خُوْزًا وَّ كِرْمَانَ مِنَ الْاَ عَاجِمِ حُمْرَالرُّجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرِقَة نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ، تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَاقِ۔

(١٢٦) بخاری ج١٤ کتاب المناقب میں امام زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ کی روایت سے یہ حدیث بیان کی ہے ،البتہ آخری الفاظ یہ ہیں"والایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ"(ایمان یمن والوں میں ہے اور حکمت (حدیث) یمن والوں میں ہے)۔

١٢٨۔ في مسلم ج٢ص١١٩ "عن همام بن منبه قال:هذا ماحدثنا ابو هريرة عن رسول اللهﷺ فذكر أحاديث منها""أراه يعنى الامارة"ساقط من مسلم۔

(١٢٨) مسلم ج٢ص١١٩،كتاب الامارة،حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللهﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللهﷺ......

(١٣٠) بخارى ج١٩ كتاب الطب،حدثنا اسحاق بن نصر حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن همام عن ابى هريرة عن النبىﷺ......بخارى ج٢٤ كتاب اللباس حدثنى يحيى حدثنا عبدالرزاق......

مسلم ج٢ص ٢٢٠ كتاب السلام،حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول اللهﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول اللهﷺ......

(۱۳۳) مسلم ج۲ص۲٦٥ کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیه السلام،حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللهﷺفذکر أحادیث منها وقال رسول اللهﷺ......

۱۳٤۔ "اتیت من خزائن"فی البخاری ج۲۸ کتاب التعبیر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا به ابو هریرة عن رسول اللهﷺ"اوتیتُ خزائن"۔

(۱۳۴) بخاری ج۱۷ کتاب المغازی نیز بخاری ج۲۸ کتاب التعبیر،حدثنی اسحاق بن ابراهیم الحبطلی حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ماحدثنا به ابو هریرة عن رسول اللهﷺ......

مسلم ج۲ص۲٤٤ کتاب الرویا،حدثنا محمد بن رافع قال حدثنا عبدالرزاق قال حدثنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللهﷺ فذکر أحادیث منها وقال رسول اللهﷺ......

۱۳٦۔ "عانقه"فی المشکاة ص۲٤۷"عاتقه"۔

(۱۳۸) مسلم ج۲ص۸۹ کتاب الجهاد والسیر،حدثنا احمد بن حنبل ومحمد بن رافع قالا حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن همام بن منبه قال:هذا ماحدثنا ابو هریرة عن محمد رسول اللهﷺفذکر أحادیث منها وقال رسول ﷺ......

SOME INTERESTING FACTS

Professor KHALID PARVEZ

His journey was distressing and dangerous but unshaken committment to his purpose took him to his destination. Fighting against the unfavourable weather, torments of the sizzling deserts and scaring winds he reached at last Egypt leaving far behind the friendly air of Madinah.

He was a bit worried as he was unaware of his host's dwelling. He, however, succeeded to find Muslima bin Mukhlid Ansari, a dignitary of the city who was kind enough to send one of his men to lead him to his friend's house.

"Who is it?" voice came from inside as he knocked at the door. As the guest told his name the host came out hurriedly and embraced him. His face was beaming with delight at the arrival of a person who was being awaited anxiously for months. He took him inside the house and served him variety of food. But the guest refused to touch the food until he could get the answer to his question for he had travelled so far.

The host allowed him to question unhesitantly. He said, "O my friend, we had learnt together a saying of the Holy Prophet (peace and blessings be upon him) from him regarding keeping secret the wrong doings of fellow Muslims. I want to hear that *Hadith* from you."

"I remember it all. How it is possible I learnt a *Hadith* and now not in mind" said the host agreeably. I tell you my friend what the Prophet (peace and blessings be upon him) said. He said, 'One who keeps secret the wrong doing of a fellow Muslim in this world. Allah will hide his wrong doing (from others) in the here-after" (will forgive him his sins).

"All praises be to Allah. I remembered the same wording but I wanted to be sure before I narrated it to others" said the guest from Madinah. He was Abu Ayyub Ansari (R.A.). the respected host of the Prophet (peace and blessings

be upon him) and his host was Aqabah bin 'Amir (R.A.). The host offered his guest to stay a few days more but he declined politely saying that he didn't like to remain away for a single moment from Madinah without a right purpose. He bid him farewell and left for his dearest city. *(Ainee, Fateh-ul-Bari, Jame'a Bian-ul-Islm)*

Towards Syria:

Let us go to Syria where Jabir bin Abdullah the respected companion of the Prophet (peace and blessings be upon him had reached from Madinah to meet Abdullah bin Anees, another companion of the Prophet (peace and blessings be upon him) on a camel he got for just this long journey. The host welcomed his distinguished guest warmly and asked about the purpose that took him so far. "I have come to learn a *Hadith* from you which is not in my knowledge and I have been told that you have that *Hadith*" said Jabir bin Abdullah with great yearning. "To fear lest I should die before I could learn I travelled swiftly to reach you" he added.

"Surely I will narrate" said Abdullah. "I heard the Prophet (peace and blessings be upon him) saying, 'Allah will speak to the people on the Day of Judgement in a voice audible equally to far and near. He will say, 'I am Mighty king, Reckoner. None of those who have earned Paradise will enter it until the retribution is made for any harm on their part made to those who have earned Hell, though it might be as little as just a slap on face.'"

As Jabir bin Abdullah listened the *Hadith*, he was delighted with a sense of pride and relief. After a brief stay he took permission from his host and set out on the road to Madinah. (*Fateh-ul-Bari - Al - Adab-ul-Mufrid*)

Tale of a Madinite:

And now a tale of a Madinite told by himself. "I would spend most of my time in the service of the Prophet (peace and blessings be upon him). The Prophet often prayed for me, 'O Merciful Lord. Grace him with great wisdom and knowledge of faith.' Unluckily I was just thirteen when the Prophet (peace

and blessings be upon him) passed away. I made purpose of my life to collect Prophet's sayings. Whenever I learnt of any person who had listened something from Prophet's mouth, however hard and distressing to reach I would find him. I learnt from him the *Hadith* and memorized it. Sometimes when I reached the destination with great hardships I found the companion of the Prophet (peace and blessings be upon him) at rest. Then I would wait at his door till he arose and narrated to me the *Hadith*. Some of them would say, 'You are cousin of the Prophet (peace and blessings be upon him), why did you take trouble to come here, we would have come to you to narrate the *Hadith*.' Some of the companions would ask for how long I was waiting. When I told them that I had been waiting for several hours they felt uneasy and complained in a friendly way why I had not informed them instantly after my arrival.'

This tale of efforts is of Abdullah bin Abbas (R.A.) who is the man of great note regarding narration of *Hadith*. Umar (R.A.) bin Khattab would place him amongst the distinguished companions. More than one thousand *Ahadith* (plural of Hadith) are said to have been narrated by him.

(Al-Munhil-ul-Latif fi Usool-ul-Hadith Al-Sharif, Page 30, From Muhammad bin Alvi, Al-Maliki-Al-Hasni).

The above stated versions show great anxiety and will on the part of the companions of the Prophet (peace and blessings be upon him) in search of the sayings (*Hadith*) of the Prophet (peace and blessings be upon him) soon after his demise. It strengthens the fact that what degree of intent and eagerness might have been shown in his life time by his companions to hear from his tongue what he said and to follow his practices. They not only learned and made part of their lives the traditions and practices of the Prophet (peace and blessings be upon him) but also would bring them into writing. How those people could deny or ignore Allah's clear saying in this regard whose lives were true examples of total submission to Allah's commands. Qur'an tells us:

وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا

"You should not become weary to write it (your contract) whether it be small or big, for its fixed terms, that is more just with Allah; more solid as evidence, and more convenient to prevent doubts among yourselves." Sura Baqarah (Cow) - 282. It is to be concluded that the religion which attaches so much importance to bring on record the ordinary matters of mutual business, it is against its spirit not to pay attention to record one of the two main sources of the teachings of Islam. Qur'an and *Sunnah* (traditions of the Prophet) are the only sources of *Sharia* (laws of Islam). Sayings of the Prophet (peace and blessings be upon him) explain the Holy Qur'an which denotes significance of *Hadith* till the Day of Resurrection to guide the Muslim *Umma*. By the reason of its importance the Muslims of all times took to recording of the sayings of the Prophet (peace and blessings be upon him).

The first ever revelation to Prophet (peace and blessings be upon him) contains the mention of pen. Allah says "Who (Your Lord) has taught *writing by pen*. (Sura-Al'Alaq - The Clot)

Qur'an is the supreme source of knowledge and there is no reason why the sayings of Prophet whose one title is the city of knowledge (*Madinah-tul-Ilm*), should not be made a source of guidance and secure them with pen (in writing) as they are the true exegesis of the Holy Qur'an indeed.

Allah has sworn in the name of pen and all what it writes (Qur'an and *Hadith*). Allah says:

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ

By the pen and by what they write

(Sura Al-Qalam - The Pen).

With the will of Allah the Prophet (peace and blessings be upon him) who is the greatest of all the educators asked his companions several times to record his sayings. Hakim (a

narrator of *Hadith*) has reported in *Al Mustadrik* from Abdullah bin 'Amr bin 'Aas that the Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Imprison the knowledge in book" (Bring the knowledge in the form of book). (Selection - Kanzal-Iman-Volume 4 Page 69).

The Prophet (peace and blessings be upon him) had given freedom to all to write down his sayings. Whoever sought permission to record his saying was granted. The Prophet (peace and blessings be upon him) not only gave permission to record his sayings but also dictated on several occasions certain sayings and commands:

1. As on the eve of conquest of Makkah he delivered a seremon. It has been reported in the Bukhari (an authentic collection of *Hadith*) that on the request of Abu Shah Yamani, a companion, the Prophet ordered the scribe of Qur'an to write down his sermon and then hand over to Abu Shah Yamani. (*Sahih Bukhari Chapter: Kitab-ul-Ilm*).
2. The Prophet (peace and blessings be upon him) dictated to 'Amr bin Hazm (R.A.) to write a book on *Sadaqat* (Charity), duties (of Muslims) and traditions of himself (the Prophet). Muhammad bin Shahab Zahri states that the book was written on cattle hide and he had seen that book in the custody of Abu Bakar bin Hazm, the grandson of 'Amr bin hazm. *(Sunnan Nisai, Nasb-ur-Raya*).
3. 'Abdullah bin 'Umar (R.A.) says, "I was once in the company of the Prophet (peace and blessings be upon him) with other companions. I was youngest of all. The Prophet (peace and blessings be upon him) said, "One who attaches wrong things to me deliberately he should make his abode in Hell." When we came out to go home, I reminded them of Prophet's stern reaction and warned them against their frequent narration of *Hadith.* They laughed to hear and said, "O nephew what we narrate is safe with us in writing." (*Majmauz-Zawaid*.

Volume I, page 151, 152, As-Sunna Qabl-ut Tadeveen page - 93).)

4. The Prophet (peace and blessings be upon him) had got compiled all his sayings regarding the issue of *Zakat* under the title *Kitab-us-Sadaqa* but before he could send it to the officials for implementation he passed away. Therefore those laws were enforced by Abu Bakar Siddique (R.A.) and 'Umar (R.A.) bin Khattab during their rule. *Kitab-us-Sadaqa* contains laws regarding ratio of *Zakat* on camels, goats, silver and gold. This book was compiled by Abu Bakar bin Hazm (R.A.) under the orders and direct supervision of the Prophet (peace and blessings be upon him) himself. (*Bukhari, Sunan Abu Dawud, Masnad Hanbal, Dar Qatani*).
5. The Prophet (peace and blessings be upon him) had dictated injunctions relating to Salat, (worship of Muslims) Fasting, Riba (usuary) and intoxicating drinks to Wyle. (Wyle bin Hajar (R.A.) (*Muajjam Sagheer*)
6. It has been reported by Ma'an (R.a.) that Abd-ur-Rehman bin Abdullah bin Masud (R.A.) showed him a book and swore that it was written by his father Abdullah bin Masud (R.A.). The book contained the sayings of the Prophet (peace and blessings be upon him). The above mentioned facts are adequate to conclude that the sayings of the Prophet (*Hadith*) have ever been there in the written form since the days of the Prophet (peace and blessings be upon him) and tradition to report from the written sources comes from early ages and it goes to pre-Islam Arabia.

To protect the sayings of the Prophet (peace and blessings be upon him) from distortion, memorizing them and bringing them into writing have widely been used since the beginning. Though initially the memory was the main source of recording the *Hadith* because the Arabs had great ability to memorize. They were also intelligent and sagacious. Those who recorded the *Hadith* memorized it too. They considered

to report from memory a symbol of brilliance. The written sources, however, prevailed over the memory with the passage of time and the *Hadith* reached our age safe and secure with the help of modern means of every age.

Allah Al-Mighty clearly commands His servants to investigate into any new matter before to accept it and similarly the Prophet (peace and blessings be upon him) warned against attributing wrong things to him and gave tidings of abode in Hell who do so. The purpose behind these warnings was to imprint in the minds of people the importance of accuracy in learning and reporting the *Hadith*.

The practice and attitude of the companions of the Prophet (peace and blessings be upon him) regarding acceptance of *Hadith* was very strict and they demanded proof and witness to every *Hadith*. The famous incident of 'Umar (R.A.) to argue with Abu Hurayra (R.A.) over a *Hadith* which he considered was not authentic and he raised his famous stick over Abu Hurayra (R.A.) to produce witness to his narration. Luckily he found one and 'Umar (R.A.) accepted his testimony. This was not that 'Umar (R.A.) was not aware of the status of Abu Hurayra (R.A.) but because of sensitivity of the matter he was not ready to allow any laxity in this regard.

The individual efforts to record the sayings of the Prophet (peace and blessings be upon him) in memory and writing were so solid and trustworthy that need was not felt at the governmental level to collect and compile them. But at the end of the first century Hijrah 'Umar bin Abdul Aziz, the Caliph, decided to take over the task and ordered compiling the sayings of the Prophet (peace and blessings be upon him).

After that Muslim religious scholars of all ages participated in compiling the *Hadith* and used all old and new means to secure and spread the Prophet's teachings. Allah Al-Mighty has commanded to follow the precept and practice of His Prophet (peace and blessings be upon him). He says;

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

And obey Allah and the Messenger (Muhammad) (peace and blessings be upon him) that you may obtain mercy. (Sura Al-Imran - 32).

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

Say (O Muhammad) to mankind, "If you (really) love Allah, then follow Me. Allah will love you and forgive you your sins." (Al Imran - 31)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

Indeed in the Messenger of Allah (Muhammad) (peace and blessings be upon him) you have a good example to follow. (Al-Ahzab - 21)

The above mentioned and many other verses of Qur'an make obligatory for the Muslims to follow the teachings of the Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him). The question is how the people after the Prophet (peace and blessings be upon him) would know his traditions, teachings and practices. Allah Al-Mighty has made for Muslims a good example in the Prophet's life but how the Muslims could follow his life if not brought to light its various aspects. This could only be possible with the knowledge of *Hadith*. And because Allah Al-Mighty has made obligatory to follow His Prophet's teachings for Muslims, He must have made it sure the *Hadith* should reach us accurate and undistorted because demand to follow unauthentic and distorted teachings and commandments lacks logic which is against the tradition of the Al-Mighty Lord. Allah says:

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

And he (Muhammad) shall instruct them in the Book (The Qur'an) and Al-Hikmat (full knowledge of the Islamic laws).

In this verse the Book denotes clearly the Qur'an while *Al-Hikmat* denotes explanation of Qur'an (*Hadith*). Therefore to understand Qur'an, *Hadith* is a must. Allah has mentioned

on several places in Qur'an the obedience of Him and His Prophet (peace and blessings be upon him) is obligatory which highlights its importance. Allah says:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

He who obeys the Messenger (Muhammad) (peace and blessings be upon him) has indeed obeyed Allah. (An-Nisa (The women) - 80).

On another place, Allah says:

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ

That this is verily, the word of an honoured Messenger (Muhammad) (peace and blessings be upon him) which he has brought from Allah).

If word of Allah is the word of Prophet (peace and blessings be upon him), will Allah not ensure its authenticity, accuracy and purity?

THE FIRST EVER AVAILABLE

THE OLDEST COLLECTION OF HADITH

SAHIFAH HAMMAM IBN MUNABBIH 'UN ABI HURRARAH [RA]

DR. MUHAMMAD HAMIDULLAH

ADORNMENT: PROF. KHALID PARVEZ

- میاں چیمبرز۔3ٹیمپل روڈ لاہور۔فون:042-6365721-6366079
- گلگشت، ملتان۔ فون : 061 - 6520790 - 6520791

E-mail:beaconbookspakistan@hotmail.com
E-mail:beacon_books_pakistan@yahoo.com
www.beaconbooks.com.pk